

## حکم حقوقی بحق ناشر ان محفوظ

# چند باتیں

اس ناول کے نام نام، مقدمہ، کروار، واقعہ  
اوپر کردہ پھوٹنے تکنی فرمی ہیں۔ کسی قسم کی حکم قارئین۔ سلام منون! ناول "پرنس کاچان" آپ کے  
بھروسی والی مطابقت میں اتفاق ہو گی جس کی وجہ سے اس ناول میں ہے کہ پرنس کاچان سے تعارف ہوتے  
ہیں۔ مخفف بمعنی پھر قطعی تدریجی نہیں ہونگے کے لئے آپ انتہائی بے ہیں ہو رہے ہوں گے کوئی نکہ پرنس کاچان،  
کچھ بار آپ سے تعارف ہونے آ رہا ہے۔ اس ناول میں، عمران آپ  
کو ایک بار پھر اپنے اس روپ میں نظر آئے گا۔ جس روپ میں آپ  
ہوتے دیکھنے کے بعد شائق ہیں۔ اس کی مراجیہ حرکتیں اس کی دلچسپ  
یاتمی یہ سب کچھ آپ کو اس ناول میں بھاگ صورت میں سیریں لیں  
اہم کے باوجود پرنس کاچان کا کروار انتہائی دلچسپ، منقو اور انوکھا  
کروار ہے۔ یہ ایسا کروار ہے جس کا سکریٹی عمران ہے۔ آپ آپ خود  
بھر طور پر انداز لگاتے ہیں، کہ جس پرنس کا سکریٹی عمران ہو گا وہ  
پرنس کیا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بلکا بھلا دلچسپ اور قندہ خیز ناول  
آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع  
کریں۔ البتہ پرنس کاچان سے تعارف سے پسلے اپنے چند خطوط اور  
ہلن کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیجئے کوئی نکہ ایک بار تعارف ہو جانے کے  
بعد پھر آپ کسی اور طرف نظر انداز کر دیجئے کہیں تو ادارہ نسیں  
رہیں گے۔  
لیے سے محظیں بٹ صاحب لگتے ہیں۔ حتم سب بن بھائی آپ

ناشران — اشرف قریشی

یوسف قریشی

پرنز — محمد یوسف

طالع — ندیم یوسف پرنز لاہور

قیمت — 45 روپے



کے ناول پڑھتے ہیں اور پھر ہم مل کر ناول پر خوب تبصرہ بھی کرتے گے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ تبصرے آپ نکل نہیں پہنچ پاتے اس لئے مظفر گزہ سے محمد ایال ارشد صاحب لکھتے ہیں۔ ”آپ کے ناول ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ یہ تبصرے آپ نکل نہیں پہنچ پاتے اس لئے مظفر گزہ سے محمد ایال ارشد صاحب لکھتے ہیں۔“ آپ کے ناول بھی کہ ان تبصروں میں تعریف کا پسلو زیادہ نہیں ہوتا ہے لیکن اس پر مجید پسند ہیں۔ کیا آپ اپنے ناول کے سروق پر عران اور اس کے بلیک کراہم ناول پڑھ کر بے اختیار اس پر تبصرہ آپ کو ارسال کرنے ساتھیوں کی تصویریں شائع نہیں کر سکتے۔ اگر آپ ایسا کر دیں تو ہم مجید ہو گیا ہوں۔ آپ نے یہ ناول جس خوبصورت اور پاکیزہ انداز میں گاریں آپ کے مجید ممنون ہوں گے۔

لکھا ہے اور جس طرح ایک خوفناک اور بھیاںک اور سفاک جرم ہے محترم محمد ایال ارشد صاحب۔ ناول پسند کرنے اور خلا لکھتے کا بیجہ قارئین کو آگاہ کیا ہے اس پر بے اختیار آپ کے ذہن کو داد دینے۔ عران اور اس لئے ساتھیوں کی تصویریں دیکھ کر آپ اسیں پھر مجید ہونا پڑتا ہے۔ فورٹارز کا سلسہ واقعی انتہائی زوردار اور جاندرا۔ بھی نہ پہچان سکیں گے لیکن وہ اس قدر تجزی سے میک اپ کر کے ہے۔ آپ نے یہ سلسہ شروع کر کے واقعی سماجی برائیوں کے خلاف اپنے چرے بدلتے رہنے ہیں کہ شاید اب انسیں اگر ان کے اصل عملی بچک شروع کی ہے۔ امید ہے آپ یہ سلسہ جاری رکھیں گے۔ چوں کی تصویریں دکھائی جائیں تو وہ خود بھی اپنے آپ کو نہ پہچان سکے۔ البتہ ناول کی پشت پر شائع ہونے والی تصویر دیکھنے کے بعد یہ محترم محمد فیصل بٹ صاحب۔ ناول پڑھتے ان پر تبصرہ کرنے اور خلا لکھنے کا بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ عران اور کے ساتھیوں کی تصویریں لکھتے کا بیجہ ہٹکری۔ فورٹارز ناولوں کا اصل مقدمہ بھی یہی ہے کہ ملک میکسیں تو آنکھہ انسیں نہ چھاپنے کا مطالبہ کر دیں کیونکہ مکمل ہٹکرہ تو یہی کے اندر جو برائیاں اور جراہم ہوتے ہیں ان کے خلاف جدوجہد کے ہے کہ سورج کے سامنے چڑاغ نہیں جلا کرتے۔

لئے قارئین کو ذاتی اور عملی طور پر تیار کیا جائے۔ ہمیں ہمارے درمیان میں بھائیوں سے محترم ایم ایل بھٹکی صاحب لکھتے ہیں۔ ”آپ کا نے بھی حکم دا ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں ہر برائی اور جرم کے بھائیوں سے محترم ایم ایل بھٹکی صاحب لکھتے ہیں۔“ آپ کا خلاف جدوجہد کریں گا کہ معاشرہ پاکیزہ اور صاف تحرار کے۔ میری ناول ”سائک سنز“ واقعی سپنیس کا شاہکار ثابت ہوا ہے۔ خاص سب قارئین سے گزارش ہے کہ وہ جراہم اور سماجی برائیوں کے طور پر آخریں تو سپنیس اس قدر تھا کہ خدا کی پناہ۔ لگتا ہے آپ خلاف اپنے اپنے ملک میں جہاں تک ہو سکے خود رکام کریں ہاک اُنالی نیشنیت پر اعتماد ہیں۔ پھر آپ کی تحریر میں تاثیر کی ہو جے پناہ ہم اپنے ہمارے ملک کے معاشرے کو ہر ممکن حد تک جراہم اور سالم صفت اور شدت ہے وہ آپ کا یہ حصہ ہے۔ برعامل یہ تو تھا یہ کہ برائیوں سے پاک کر سکیں۔ امید ہے آپ آنکھہ بھی خلا لکھتے رہیں۔ آخر آپ کس بھل کا پا کھاتے ہیں۔“

محترم ایم الیں جنپری صاحب۔ بولوں پسند کرنے اور خدا لکھنے کا بیدار ہے۔ حیر میں تائیر کے بارے میں جو پچھہ آپ نے لکھا ہے تو اس میں میرا کوئی کمل نہیں ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی دوی ہوئی نہیں ہے جمال تک سپینس کا قلعہ ہے تو سپینس تو جاسوسی ن AOL کا صن ہوتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ اس حسن کے قدر شناس ہیں۔ باقی آپ نے پاکانے کے بارے میں جو سوال کیا ہے تو محترم۔ سب سے بڑی بھلی تو خود نہ ہے اور جو نالے کی بھلی کا پاکانے ہیں وہی نالے کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

عمران نے کار ہوٹل پلازا کے کپاؤڈ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا لیکن پارکنگ میں داخل ہوتے ہی وہ ہے اختیار جو نک پڑا کیونکہ اس نے وہاں سورپر فیا میں کی جیپ کھوئی دیکھی تھی۔ اسے حریت اس بات پر ہو رہی تھی کہ سورپر فیا میں تو پارکنگ میں اپنی سرکاری جیپ کھوئی کرنا کسر کر شان کھلتا تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ بڑے سے بڑے ہوٹل کے میں گیٹ کے سامنے ہی جیپ کھوئی کیا کرتا تھا اس نے اس کی سرکاری جیپ کو پارکنگ میں کھوئے دیکھ کر وہ بے حد حیر ان ہوا تھا۔ اس نے کار جیپ کے قریب تھاں بچھ دیکھ کر روکی اور پھر تجھے اڑاہی تھا کہ ایک بار پھر جو نک پڑا جب اس نے کچھ فاصلے پر سر عبد الرحمن کی سرکاری کار کھوئی ہوئی دیکھی۔ سرکاری ذرا یور بھی کار کے قریب موجود تھا۔ عمران کی نظریں بھٹے اس پر نہ پڑی تھیں۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا حفظ

مظہر کلیم ایم اے

اوه تو پوری اشیلی جس آئی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا اسی لمحے پارکنگ بوائے نوک لے کر اس کی طرف بڑھا۔ سہماں کیا ہوا ہے جو اشیلی جس کی بیبی اور کاریں موجود ہیں۔ عمران نے پارکنگ بوائے سے نوک لپٹتے ہوئے بڑھا۔ پرنسرو اتنا کے باڈی گارڈ نے ایک آدمی کو گولی مار دی ہے جاتا۔ پارکنگ بوائے نے جواب دیا تو عمران پونک پڑا۔ پرنسرو اتنا کہ کون ہے۔ عمران نے حیران ہو کر بڑھا۔ مجھے تو نہیں معلوم جتاب میں نے تو صرف نام سنایا۔ پارکنگ بوائے نے جواب دیا اور دوسرا آئے والی کار کی طرف بڑھ گی۔

کیا ہوا ہے سہماں۔ عمران نے کاؤنٹری میں کے سلام کا جواب دیتے ہوئے بڑھا۔ وہ جو نکد اکٹھماں آتا جاتا، ہما تمہارا اس نے سہماں کا سارا امداد اس سے کلبی واقف تھا۔ قتل ہو گیا۔ ہے جتاب معزز پرنسرو اتنا سہماں تشریف فرمائیں اچانک ایک آدمی نے ساتھ والی میز سے اٹھ کر پرنسرو کا یا زد پکڑ لیا۔ پرنسرو کے باڈی گارڈ نے اسے روکا تو اس نے ریو اور نکال لیا جس پر پرنسرو کے دوسرا بادی گارڈ نے اسے گولی مار دی اور وہ مر گی پھر پولیس لاٹ لے کر پہلی گئی جو نکد پرنسرو کی۔ آئی۔ پی ہیں اس نے سنزل اشیلی جس کے ڈائرکٹر جنرل اور سپرینٹنڈنٹ پرنسرو کے پیلات کے نئے ان کے کمرے میں موجود ہیں۔ کاؤنٹری میں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ان معزز پرنسرو کا تعلق کس ملک سے ہے۔ عمران نے بڑھا۔ یہ یورپی ملک پالینڈ کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ نبی دورے پر آئی ہوئی ہیں۔ کاؤنٹری میں نے جواب دیا۔ پالینڈ ادا اچھا حصیک ہے۔ بہر حال ڈائیکنٹ روم میں تو کوئی گورنر نہیں ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔ اوه نہیں جتاب آپ تشریف لے جائیں جس سرو ہو رہا ہے۔ کاؤنٹری میں نے جواب دیا اور عمران نے ایلات میں سفر لادیا۔ سپرینٹنڈنٹ فیاض کو تو پہچانتے ہوئا۔ عمران نے کہا۔ انہیں ہم نہیں ہمچانیں گے جتاب تو اور کون ہمچانے گا۔ کاؤنٹری

پرنسرو اتنا نام تو کچھ گیب سا ہے۔ عمران نے کہا اور پھر ہوئیں کے میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اب اس بات پر بھی حرمت ہو رہی تھی کہ اگر پرنسرو کے باڈی گارڈ نے کسی کو گولی مار دی ہے تو یہ تو پولیس کا کام ہے لیکن پولیس کی جائے سہماں اشیلی جس موجود تھی۔ وہ بھی سوچتا ہوا ہوٹل کے میں گیٹ سے ہال میں داخل ہوا تو ہال تقریباً آدمی سے زیادہ خالی تھا۔ حالانکہ اس وقت ہال عام ٹوڑ بکھار کی چورا ہو ای ہما تمہارا۔ جو لوگ ہال میں موجود تھے وہ بھی خاموش بیٹھے تھے ایک طرف ایک میز کے ساتھ کری فرش پر پڑی تھر آرہی تھی جس کے گرد پھاک سے دارہ سا ڈالا گیا تھا عمران کاؤنٹری طرف بڑھ گیا۔

میں نے معنی خیر لجھ میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”وہ بہب دا اس جانے لگے تو اسے میری طرف سے پیغام دے دینا کہ میں ڈائیکٹ ہال میں اس کا منتظر ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”بہتر حباب..... کاظمہ میں نے جواب دیا اور عمران سائیپر بنے ہوئے ڈائیکٹ روم کی طرف بڑھ گیا وہ واقعی لمحہ کرنے کے لئے ہمارا آیا تمہارا ڈائیکٹ روم میں اس کی پسند کی میز بھی اتفاق سے خالی تھی اس نے وہ اطمینان سے جا کر اس پر بینچ گیا۔

”میں سر..... وزیر نے قرب اگر موذباد لجھ میں کہا۔

”میرے لئے لمحہ لے آؤ۔ میون تو تمہیں معلوم ہے۔..... عمران نے کہا۔

”میں سر..... وزیر نے سکراتے ہوئے جواب دیا اور واپس چلا گیا۔ تمہاری در بعدی سرو کر دیا گیا اور عمران نے اطمینان سے لمحہ کرنا شروع کر دیا۔

”یہ اکیلے کھانا کھایا جا رہا ہے۔..... چاہئک عمران کے کافوں میں صاف کی آواز پڑی تو اس نے جو نک کر دیکھا تو صاف ڈائیکٹ روم کے گیٹ سے داخل ہو کر اس کی طرف بی آہی تھی۔

”حیرت ہے شیطان اس قدر خوبصورت بھی ہوتے ہیں۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”شیطان کیا مطلب کیا میں جیسیں شیطان نظر آہی ہوں۔..... صاحب نے میز کی وہ سری طرف کر کی پر بینچتے ہوئے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بڑگوں سے سنا تھا کہ اکیلے کھانا کھاؤ تو شیطان بھی ساقی کھانا شروع کر دیتا ہے اس لئے کسی شکری کو ساقی شامل کر لینا چاہئے لیکن اگر شیطان واقعی اس قدر خوبصورت ہوتے ہیں تو پھر تو کسی ”ورے“ کو ساقی شامل کرنا بددلتی ہے۔..... عمران نے جواب دیا تو صاحب نے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑی۔

”تم تو بہر جاں کھا چکے ہو اب مجھے اکیلے کھانا پڑے گا۔ سب ہی بڑگوں کا قول یہ محسنوں میں درست ثابت ہوا کہ یونک شیطان بہر حال مذکور ہوتا ہے۔..... صاحب نے سکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا اسی لمحہ وزیر اگر اسی تو عمران نے صاحب کے لئے بھی لمحہ لانے کا آرڈر دے دیا۔ وزیر نے اہل بات میں سرطانے ہوئے برتن کیسینے شروع کر دیتے۔

”میرے لئے چاۓ ساقی ہی لے آتا ہے کہ میں شیطان کی صد سے تکل جاؤں۔..... عمران نے وزیر سے کہا اور انھوں کہا تو جو نے کئے مل جوہہ ہے ہوئے ہے کی طرف بڑھ گیا۔ سب وہ بات دھوکہ دھوکہ دیا تو وزیر میزہ کھانا لگا رہا تھا۔ عمران کے بینچتے ہی اس نے ٹرالی سے چائے کے برتن انھا کر عمران کے سامنے رکھے اور پھر ٹرالی لے کر واپس چلا گیا۔

”شیطان اور عمران ہم قافیہ الفاظ ہیں اس لئے چائے ساقی پینے کے باوجود تم بڑگوں کے قول سے باہر نہیں جاسکتے۔..... صاحب نے سکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

سوپر فیاض بے اختیار ہو نکل پڑا۔  
رکاوٹ اور آپ دور نہیں کر سکتیں کیا مطلب کیسی رکاوٹ۔  
آپ کے والد تو اہمیتی بالآخر دویں ان کے سامنے کوئی رکاوٹ کیسے  
ٹھہر سکتی ہے۔ سوپر فیاض نے خزان ہوتے ہوئے کہا۔  
وہ خود اس رکاوٹ کی وجہ سے سوچ رہے ہیں کہ ہوئی ہنس  
چھوڑ دیں۔ صاحنے اسی طرح سمجھو چکے میں جواب دیتے ہوئے  
کہا۔

اچھا آخر وہ کس قسم کی رکاوٹ ہے کچھ تپ تپے۔ سوپر فیاض  
کے بچے میں حقیقی حریت تھی۔

سابے سرکاری فیضارٹس کے سپر شنڈنٹ بالا صد صد مالگہ  
ہیں اور میں حصہ دینے کی قابل نہیں ہوں۔ صاحنے بڑے  
محروم سے بچے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا جب کہ سوپر  
فیاض کا بھرہ نیکلت فٹھے سے تھا الحمد۔

مس صاحنے میں اس نے آپ کی عوت نہیں کرتا کہ آپ کسی بڑے  
بچپ کی بیجنی ہیں۔ میں صرف اس نے آپ کی عوت کرتا ہوں کہ آپ  
میرے دوست عمران کی دوست ہیں لیکن میں اپنی توہین بروڈاٹ  
کرنے کا بھی عادی نہیں ہوں۔ اسے میری طرف سے لاست وار نیکلت  
کھجی۔ سوپر فیاض نے نیکلت اہمیتی فصلیے بچے میں کہا۔

اورے اورے جھیں حصہ کیوں آگیا۔ صاحنے چمارے  
فیضارٹ کا نام تو نہیں لیا۔ وہ تو ایسے ہی جعل بات کر رہی تھی۔

"تم۔ تم۔ قبی شیطان ہو۔ اب جا کر سلی کو اپنی سیدھی پی۔" پھر  
دنبا۔ میں واقعی قتل کے ایک کمیں کی تخصیش کر رہا تھا، وہ میری  
خواہ گواہ جان کھانا شروع کر دے گی۔ ..... اس بار سوپر فیاض نے  
منٹ بھرے تھے، میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سلی بھاگی کے دامت اتنے مصبوط نہیں ہیں کہ تم بھی خخت  
جان کو وہ کھائے۔ وہیے چکر کیا ہے اگر قتل ہوا ہے تو اس کی تخصیش  
پولیس کا کام بے منزل اتنی جس نے اپنی ناک کیوں کیوں اس ساحتے  
میں گھیر دی ہے۔" عمران نے کہا اسی لئے صاحب بھی واپس آگئی۔  
اوه سوپر فیاض صاحب تشریف فرمائیں۔ ..... صاحنے  
مکراتے ہوئے کہا اور کرسی گھسیت کر بیٹھ گئی۔

آپ کمیں ہیں میں مس صاحب۔ آپ کا وہ ہوئی ہنس کیسا جا بہہ  
ہے۔ ..... سوپر فیاض نے کہا تو صاحنے بے اختیار ہنس پڑی۔  
ہوئی ہنس تو ڈینی کا ہے۔ میں تو صرف ہوئل سے کھانا کھا تھی  
ہوں اور بس۔ ..... صاحنے مکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوه میں نے سنا تھا کہ آپ ہوئی ہنس کے سلسلے میں کسی بڑے  
پرا جیکٹ پر کام کر رہی ہیں۔ ..... سوپر فیاض نے کھیاڑ ہوتے ہوئے  
کہا۔ وہ صاحب کو اس کے والد کی وجہ سے جانتا تھا جو دارالحکومت کے  
ایک بڑے ہوئل کے مالک بھی تھے۔

"اس پرا جیکٹ میں ایک رکاوٹ ہے اور یہ رکاوٹ ایسی ہے جسے کم  
از کم میں دور نہیں آ سکتی۔ ..... صاحنے اہمیتی سمجھو چکے میں کہا تو

- کھاتے وقت ہرگوں نے بولنے سے منع کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ جب کوئی کھاتے ہوئے بوتا ہے تو شیطان اس کے سر بر تھپڑا تا ہے اور مجھے تم نے بہر حال ہم قافیہ تو بنایا دیا ہے ..... عمران نے کھاتے چیز کرتے ہوئے کہا اور صاحبے اختیار انس پڑی - عمران نے اٹھیان سے چائے کی چکیاں لینی شروع کر دیں جب کہ صاحب اُن سیں مسروف ہو گئی۔ جب وہنچ سے فارغ ہوئی تو وہ بھی ہاتھ دھونے کے لئے اٹھ کر چلی گئی اور دیز نے اُنکر بر تن سینئن شروع کر دیئے۔ اسی لمحے وہنچ ہال میں سپر فیاض داخل ہوا۔ اس کے سامنے پر فل یونیفارم تھی۔ وہ تجھ تیر قدم المختار سید حامی عمران کی میز کی طرف آیا۔ - جمیں معلوم نہیں تھا کہ میں اس وقت ذیوقی پر ہوں پھر کوئی بلایا ہے ..... سپر فیاض نے قرب اُنکر بڑے رعنوت بھرے لمحے میں اکلہ۔

ذیوقی پر۔ مگر مجھے تو بتایا گی تھا کہ اپر کسی بر نزد کے کرے میں ہو ..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔ - چمارے ذیوقی بھی وہاں موجود تھے۔ اس نے سوچ کچھ کر منہ سے بات نہانا۔ ..... سپر فیاض نے غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساقہ ہی وہ کری گھسیت کر ہیجھ گیا۔ - ذیوقی کی ذیوقی کے پارے میں پوچھ گچ تو اماں نبی کی ذمہ داری ہے لیکن علمی بھابھی نے اپنے اختیارات مجھے دے رکھے ہیں۔ - عمران نے کہا تو فیاض بے اختیار انس پڑا۔

مس صاحب اور سر نندھ عٹ چاہے لا کہ حصے مانگنے ہوں لیکن سپر فیاض صمالاگا نہیں کرتا چیزیں یا کرتا ہے ..... عمران نے صاحب کو کھاتے ہوئے کہا تو سپر فیاض ایک جھٹکے سے اٹھ کر واہوا۔

شٹ اپ پو نا نسنس۔ تم بھی اپنی حد سے بہتھے جا رہے ہو۔ میں جا رہا ہوں خبردار اب اگر تم نے میرے دفتر کارخ کیا تو ..... سپر فیاض نے بھر پٹھکے، نے کہا اور تیری سے مزگیا۔

سوچ لو ان پکڑ بشارت نے جب پر نسرو والا کیس حل کر دیا تو پھر دے کہنا ..... عمران نے قدرے اونچی آواز میں کہا تو سپر فیاض یکلٹ ایک جھٹکے سے مزا۔ اس کے بعد سے پر انتہائی حرمت کے تاثرات ابھر نہستے۔

پر نسرو والا کیس کی مطلب کس کیس کی بات کر رہے ہو۔ - سپر فیاض نے حرمت بھرے لمحے میں کہا۔ اس کا بھرہ اور انداز بیسا پا تھا کہ بھد لمحے بھٹلے والا غصہ اور بات وہ بھول چکا ہے۔

پر نسرو والا کیس جس کی انکو اڑی تم ذیوقی کے ساقہ کرتے ہو رہے ہو ..... عمران نے سمجھ دیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ - وہ کیا کیس ہے۔ - پر نسروی۔ - وہی۔ - آئی۔ - پی ہے۔ - گودہ بخی دورے پہنچاں آئی ہے لیکن بہر حال وہ سر کاری ہممان ہے۔ اس کے باڑی گاڑ سے ایک آدمی نے جھگڑا کیا اور پر نزد کے باڑی گاڑ نے جب اسے روکنا چلا تو اس نے اس پر ریو اور کال یا اس پر اس نے اپنے تھنڈنے کے لئے کوئی چلا دی اور وہ آدمی مر گی۔ اس میں کیس کہاں سے تکل آیا ہے جسے

حل کیا جائے۔ سوپر فیاں نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔  
کیا ڈینی کی بھی ہی رپورٹ ہے۔ عمران نے سکراتے  
ہوئے کہا۔

انہوں نے مجھے بیان لکھنے کا کہا ہے یعنی ساقی بی اس باہی گا، ذکر  
گرفتاری کا بھی حکم دے دیا ہے اور انہوں نے پرنسر سے بآبے کہا  
اگر چاہیں تو مددانت سے باذی گارڈ کی نمائش کرائیں۔ بہر حال کسی  
کی مزید انکوائزی ہوگی۔ سہال میں موجود افراد اور ہوش کے ملازمین کے  
بيانات لکھے جائیں گے اس کے بعد جو صورت حال ہوگی وہیے ہی  
عذالت فیصلہ کرے گی یعنی اصل بات تبھی ہے کہ جو میں نے تمہیں  
 بتائی ہے۔ سوپر فیاں نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

میں چلتی ہوں مجھے ایک کام جانا ہے۔ اودے سوپر فیاں اگر آپ  
کو سری بات سے تکلیف پہنچی ہے تو میں مذہرت خواہ ہوں۔ صاحب  
نے اچھتے ہوئے کہا۔  
”اہ کوئی بات نہیں میں صاحب۔ میں اپنے الفاظ پر شرمندہ  
ہوں۔“ سوپر فیاں نے بھی جواب میں مذہرت کرتے ہوئے کہا اور  
صاحب سرطاںی ہوتی تیری سے واپس چلی گئی۔

ہاں اب بتاؤ تم کس کی بات کر رہے ہو۔ کہا واقعی کوئی

کیسی ہے۔ سوپر فیاں نے صاحب کے جانے پر کرسی گھسیٹ کر

بیٹھتے ہوئے کہا۔

اگر ہے بھی ہی تو جمیں اس سے مطلب تم جاؤ پنی انکوائزی کرو۔

اور..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔  
”ایک تو تم نے اس لاکی کے ملٹنے سری ہے عربی کردی اور سے  
تاراض بھی خود ہر رہے ہو۔ میرا عرف دیکھ کر میں اس کے باوجود  
چہاری بات سننے کے لئے مزا آیا ہوں۔ دیکھو عمران بظاہر تو اس میں  
کوئی جکر نہیں ہے لیکن اگر تم کہہ رہے ہو تو پھر ضرور کوئی جکر ہو گا۔  
تم مجھے بتاؤ کہ کیا مسلسل ہے۔ تم میرے دوست ہو اور دوست کو  
دوست کی مدد کرنی چاہتے۔ سوپر فیاں اب متلوں پر اتر آیا تھا۔  
”تم نے یہ نہیں بتایا کہ مقتول کون تھا اور اس نے کیوں پر نسرا  
و اتنا سے بھکڑا کیا۔ اس کا کیا تعلق تھا۔“..... عمران نے کہا۔  
”مقتول کا نام عبد العزیز بتایا گیا ہے۔ نوادرات کا کاروبار کرتا تھا۔  
سماں گیا ہے کہ اچھائی عیاش نظرت آدمی ہے اور ساقی ہی بد محاشی بھی  
کر رہتا ہے۔ پر نسرا خوبصورت لڑکی ہے اس نے اسے زبردستی اخوا  
کرنا چاہا جس پر اس کے باذی گارڈ نے اسے گولی مار دی۔ ایسے لوگ تو  
ہوتے ہیں جو اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتے ان کاہی انعام، ہوتا  
ہے۔“ سوپر فیاں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب سب تم چہارے جیسے عرف کے مالک نہیں ہو سکتے۔ اس کی  
رہائش گاہ کہاں ہے۔“..... عمران نے کہا تو سوپر فیاں نے اس کی  
رہائش گاہ کا پتہ جیب سے ڈائزی نکال کر بتا دیا۔  
”میں نے تو پکر کی بات اس لئے کر دی تھی کہ اگر سیدھا سادھا  
قتل کا کیس ہوتا تو پوسٹس کام کر قی۔“..... اشیلی جس کی مداخلت کا

مطلوب ہے کہ اس میں ضرور کوئی شکوفی خاص بات ہے ورنہ مجھے تو  
بھاں ہوٹل میں آنے سے جعلے اس کیس کا بھی علم نہ تھا۔..... عمران  
نے سکراتے ہوئے کہا۔

”خواجہ میرا وقت بھی بر باد کیا تا نفس تم تو بیکار آؤی ہو۔ مجھے  
تو بہر حال کام کرنا ہوتا ہے۔..... سورفیاں نے مت بناتے ہوئے کہا  
اور ایک جھیکے سے انھیں کھڑا ہوا۔

”میرے لئے کیا ادا سگی کا ذمہ رکتے جاتا۔ آخر تم میرے دوست  
ہو۔..... عمران نے کہا۔

”میرے پاس فاتح پسے نہیں ہیں کہ میں تم جیسے بیکار اور نکھنے کے  
فریضے اٹھا دیں۔..... سورفیاں نے فصلیلے یہیں کہا اور تیر تیر قوم  
انھماں ڈائنسنگ ہال کے دروازے کی طرف مزگیا تو عمران نے دیڑ کو  
اشارے سے بليا۔

”بل لے تو مس صالح کا بھی۔..... عمران نے کہا۔

”بل تو مس صالح نے پے کر دیا ہے جتاب۔..... دیڑ نے موبد باند  
لچھ میں کہا۔

”چلو دیک بخت ہے اپنا بل خود ہی ادا کر دیتی ہے مگر میرا بل تو لے  
آؤ۔..... عمران نے کہا تو دیڑ بے اختیار سکرا دیا۔

”انہوں نے آپ کا بھی بل ادا کر دیا ہے جتاب۔..... دیڑ نے  
سکراتے ہوئے کہا۔

”اجھا پھر تو واقعی نیک بخت ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلاتی ہے۔ خدا

اوے اس کا ابردے گا۔..... عمران نے کہا اور بیسبیٹ میں ہاتھ ڈال کر  
اس نے ایک ڈن نوٹ لکھا اور دیڑ کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے  
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نوٹ کی مالیت اس کے کھانے کے بل  
سے بہر حال کافی زیادہ تھی۔

سلسلے پیٹھا بے ادبی میں شمار ہو گا ہے لیکن پرنسپر کم کی تعییں کی  
وجہ سے مجور اُسے پیٹھا پڑا ہو۔

میں کیا پورٹ ہے..... پرنسپر سپاٹ لجھے میں پوچھا۔  
میں نے مسلومات حاصل کر لی ہیں۔ ہمارا مطلوبہ نوادرہ بہان کے  
ایک رئیس نواب احمد خان کے پاس ہے۔ انہیں جسے نواب صاحب  
کہا جاتا ہے۔ وہ انتہائی خلک اور انتہائی عفت مزاج آدمی ہے۔ دُکسی  
سے طبا ہے اور دُکسی کو لپٹنے نوادرات دکھاتا ہے۔ دیکھے اس کے  
پاس انتہائی قسمی اور نایاب ترین نوادرات کا کافی جزا ذخیرہ ہے جو اس  
نے اپنی محل بنارہائش گاہ میں رکھا ہوا ہے اور جس کمرے میں ہے  
نوادرات موجود ہیں اس کی نصف جو بیس گھنٹے سماں افراد حفاظت  
کرتے ہیں بلکہ وہاں حفاظت کے انتہائی بعدید ترین سائنسی آلات بھی  
نصب ہیں۔ ..... ذیوک نے مودباد لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو  
پرنسپر آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔  
کیا یہ بات کنفرم ہے کہ ہمارا مطلوبہ نوادر اس کی تحریک میں  
ہے۔ ..... پرنسپر نے اشتیاق بھرے لجھے میں کہا۔  
لیں پرنسپر۔ ..... ذیوک نے اسی طرح مودباد لجھے میں جواب  
دیتے ہوئے کہا۔  
کس طرز کنفرم کیا ہے تم نے۔ ..... پرنسپر پوچھا۔  
پرنسپر میں بہان کے مجاہب گھر کے ڈاکٹر گھر جزل سے ملا۔ انہوں  
نے مجھے ایک آدمی ڈاکٹر ارسلان احمد کی پہ دی کہ نوادرات کے

ٹیلی فون کی گھصتی بچتے ہی آرام کری پر نیم دراز خوبصورت اور  
نوجوان لڑکی نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھایا۔

میں۔ ..... لڑکی نے بڑے مترجم لجھے میں کہا۔  
ڈیوک ملاقات کا خواہش مند ہے پرنس۔ ..... دوسری طرف سے  
انتہائی مودباد لجھے میں کہا گیا۔

بچھ دو اسے۔ ..... پرنسپر نے کہا اور رسیور کھد دیا پس جلد لمحوں بعد  
کمرے کے بند دروازے پر مودباد سی دلکش کی آواز سنائی دی۔  
میں کم ان۔ ..... پرنسپر نے اسی طرح مترجم لجھے میں کہا تو دروازہ  
کھلا اور ایک لبے قد اور بھاری جسم کا غیر ملکی نوجوان اندر واصل ہوا اور  
اس نے انتہائی مودباد انداز میں سلام کیا۔

بچھو۔ ..... پرنسپر نے کچھ فاصلے پر دیکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ  
کرتے ہوئے کہا اور ڈیوک کری پر اس طرح بیٹھے گیا جسے پرنس کے

بارے میں وہ شخص ہیں الاقوامی اتحادی رکھتا ہے۔ ارسلان احمد سے میں جا کر ملاؤ اپ کے حوالے سے وہ ملن پر فائدہ ہو گیا کیونکہ نوادرات کے حوالے سے وہ آپ کے بارے میں کافی کچھ جانتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ ہمارا مطلوبہ نوادر بڑے نواب صاحب کے پاس ہے۔ اس نے مجھے اس کا فون بھی دکھایا۔ میں نے اس سے فون مالک یعنی اس نے کہا کہ وہ نوادرات کے بارے میں کوئی تحقیقی مقالہ لکھ رہا ہے اس نے وہ یہ فون نہیں دے سکتا اور وہ ہی اس کی کاپی دے سکتا ہے۔ بہر حال اس نے یہ بات کفرم کر دی ہے کہ ہمارا مطلوبہ نوادر نہیں ہے اور بڑے نواب کے بارے میں باقی باتیں بھی اسی نے بتائی ہیں۔ ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر ارسلان احمد اس بڑے نواب صاحب سے ملتا رہتا ہے۔ پرنسپنے کہا۔

”میں پرنسپ اس نے بتایا ہے کہ بڑے نواب صاحب خود بھی نوادرات کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں اور اسی حوالے سے ڈاکٹر ارسلان کی قدر کرتے ہیں یعنی اس قدر کے باوجود انہوں نے صرف ایک بار اسے اپنا ذخیرہ دکھایا ہے۔ البتہ انہوں نے چند نوادرات کے فونوں سے دیجے ہیں جس میں ہمارے مطلوبہ نوادر کا فون بھی شامل ہے لیکن پرنسپ اس نے آپ کے ساتھ اس بڑے نواب صاحب کے پاس جانے سے الکار کر دیا ہے کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ بڑے نواب صاحب اس بات پر اس سے ناراضی ہو جائیں گے اور

آئندہ وہ اس سے بھی ملنے سے الکار کر دیں گے۔ ڈیوک نے اور زیادہ تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے اب جب کہ ہمیں یہ معلومات مل گئی ہیں تو اب اس کا حصول کوئی مسئلہ کام نہیں ہے یعنی میں جلدی نہیں کرنا چاہتی۔ تم فی الحال راہبست کی خصوصیت کا بندوبست کرو اس کے بعد کوئی پلان بنائیں گے۔ پرنسپ نے کہا۔

”میں پرنسپوں سے اگر آپ براہ راست اس نواب صاحب کو فون کر دیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو الکار نہیں کریں گے۔ ڈیوک نے جواب دیا۔

”اس کا فون نمبر کیا ہے۔ پرنسپ نے اثبات میں سرہلاٹتے ہوئے کہا تو ڈیوک نے جیب سے ایک کارڈ لٹکال کر بڑے مودباد انداز میں پرنسپ کی طرف بڑھا دیا۔ یہ ایک سادہ مگر اچھائی قسمی اور خوبصورت کارڈ تھا جس پر فون نمبر اور نواب صاحب کا نام اور پتہ لکھا ہوا تھا۔

”ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔ پرنسپ نے کہا تو ڈیوک نے بڑے مودباد انداز میں سلام کیا اور واپس مزگیا۔ پرنسپ نے جلدی غور سے کارڈ پر درج نمبر دیکھتی رہی پھر اس نے فون کا رسیور انداز کر کچھ لکھا ہوا ایک بہن پر لیں گردیا۔

”میں پرنسپ۔۔۔ اس کی سیکرٹری کی مودباد آواز ساتھی دی۔۔۔ ایک فون نمبر نوت کرو۔۔۔ پرنسپ نے کہا اور ساتھ ہی کارڈ پر

لکھا ہوا فون نمبر بتا دیا۔  
”میں پرنسز..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

” یہ فون نمبر ہماں کے ایک بڑے رئیس تواب احمد خان کا ہے۔  
اس سے یا اس کے سکرٹری سے بات کر کے میرا تعارف کرو اور  
ملاتکات کا انظام کرو۔ پرنسز نے کہا۔

” کس حوالے سے پرنسز..... سکرٹری نے پوچھا۔

” نوادرات کے حوالے سے۔ ان صاحب کے پاس اچھائی نایاب  
اور قیمتی نوادرات کا ذخیرہ ہے۔ ..... پرنسز نے کہا اور سیور رکھ دیا اور  
اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے چائی پر لکھا ہوا ایک رسالہ اٹھایا اور  
اسے پڑھا شروع کر دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو  
پرنسز نے رسالہ رکھا اور بھاٹ پڑھا کر سیور اٹھایا۔

” میں ..... پرنسز نے اپنے مخصوص درجہ میں کہا۔

” پرنسز تواب احمد خان صاحب سے آپ کی کل دس سچے ملاقات  
ملے ہو سکتی ہے۔ وہ آپ کا اپنے محل میں خوش ولی سے استقبال کرنے  
کے لئے میار ہیں۔ ..... دوسری طرف سے سکرٹری کی موہو باد آواز  
سنائی دی۔

” کیا بات ہوتی ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ ..... پرنسز نے اسکراتے  
ہوئے پوچھا۔

” میں نے انہیں فون کیا تو فون ان کے ایک ملازم نے ایڈ کیا۔  
میں نے آپ کا حوالہ دیا تو نواب صاحب نے خود فون ایڈ کیا۔ وہ آپ

کی ہماں موجودگی کا سن کر بے حد خوش ہوئے۔ جب میں نے ان سے  
ملاتکات کی بات کی تو وہ نہ صرف فوراً رفاقت مدد ہو گئے بلکہ انہوں نے  
دعوت دی ہے کہ پرنسز ان کے ہاں تشریف لا کر اور مجھے میں شرکت کر  
کے ان کی عوت افزائی کریں۔ میں نے وقت پر چھاتو انہوں نے دس  
تھی کا وقت دیا ہے ..... سکرٹری نے جواب دیا۔

” شُحیک ہے کہ نغمہ کر دو اور رافائل سے کہہ دو کہ ہم ہماں پورے  
اعواز کے ساتھ جانا چاہتی ہیں اور نواب صاحب کے لئے تھنکے کے طور پر  
وہ نمبر ہو گہہ کوچیک کر کے ساتھ لے جائے۔ ..... پرنسز نے کہا۔

” میں پرنسز..... دوسری طرف سے سکرٹری نے جواب دیا تو  
پرنسز نے رسیور رکھ دیا۔  
” یہ تو بڑا آسان شکار ثابت ہو گا۔ ..... پرنسز نے بڑھاتے ہوئے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ چائی پر پڑا ہوا رسالہ اٹھایا۔

بھرے پر بے پناہ سنجیگی تھی۔

کیا ہوا ہے جہیں کیا مجرہ کھلا رہ گیا تھا۔..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے سُکرا کر لیا۔

جی نہیں انہوں نے کہا کہ ہم اصل رکھا چاہتے ہیں۔ سلیمان نے اسی طرح مودباد لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔

اصل تو کیا تم نکل ہو۔ حیرت ہے میں تو آج تک جہیں اصل ہی کھٹا رہا۔..... عمران نے سُنگ رومن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اصل نہیں جتاب اصل۔ یعنی اعلیٰ نسل کا وہ کہتے ہیں کہ جس بنا پر اپنے اس قدر ہمذب ہو سکتا ہے اس کا مالک لا جمال اصل ہی ہو گا۔..... سلیمان نے جواب دیا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس دیا۔

تم نے انہیں اپنا غاندھی شجوہ نسب بتا رہا تھا۔ خواہ گواہ دوڑے چلتے آتے۔ جلواب اس ذمی میں کافی کا ایک کپ پڑا دو۔..... عمران نے سُنگ رومن کی طرف مرتے ہوئے کہا۔

یعنی آپ کے نزدیک یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ کی بجائے میں کیل ہوں۔..... سلیمان نے مت بناتے ہوئے جواب دیا اور آجھے کی طرف بڑھ گیا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے قید کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ظاہر ہے سلیمان نے جا خوبصورت جواب تھا کہ وہ بقول عمران اعلیٰ نسل کا تھا جب کہ عمران اور کے مقام۔

عمران سری صیان چرضا ہوا جب فلیٹ کے دروازے پر چینچا تو دروازے میں لاک نہ دیکھ کر وہ چونکہ پڑا۔ سلیمان گاؤں گیا ہوا تھا اور ابھی اس کی والی کامکان نہ تھا پھر دروازہ کس نے کھولا ہے۔ عمران نے دروازے کو دبایا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا بھن پر میں کر دیا سحد لھوں بجد اندر سے پہنچنے کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار سُکرا دیا کیونکہ وہ قدموں کی آواز سے ہی ہبچان گیا تھا کہ آنسے والا سلیمان ہے اس کا مطلب تھا کہ سلیمان اس کے اندازے سے بھٹلے ہی وابس آگیا۔

کون ہے۔..... اندر سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

میرے علاوہ اور کون اس دروازے پر ہو سکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دروازہ کھل گیا اور سلیمان نے بڑے مودباد انداز میں عمران کو سلام کیا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ اس کے

فواورات کا کاروبار کرتا تھا۔ اس کی رہائش گاہ گرین و ڈکلوفی کی کوئی نسبت بارہ بی بلاک بتائی جاتی ہے۔ تم نے اصل حقائق معلوم کر کے کم تر ہے۔ عمران نے الماری کھول کر اس کے خانے میں موجود ٹرانسیور تھلا اور الماری بند کر کے وہ کری پر آکر بینچے گیا اس نے ٹرانسیور نائیگری فرچون کی اپیٹھست کی اور پھر بہن پر سس کر دیا۔

ہمیشہ ہمیشہ عمران کا لگ اور..... عمران نے بہن دیا کر بار بار میں پاس اور..... نائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اور ایڈن کال دیتے ہوئے کہا۔  
آں کچھ ہوئے ٹرانسیور اپ کر دیا۔ اسی لمحے سلیمان کافی کے برتن نائیگر ایڈنگ یو بس اور..... چند لمحوں بعد ہی نائیگر کی اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے میر برلن لگانے شروع کر دی۔  
تم نے تو جاتے ہوئے کہا تھا کہ تم چار روز بعد آگے یہیں آج مود پاٹ آواز سنائی دی۔

کہاں موجود ہو تم اس وقت اور..... عمران نے پوچھا۔  
”بارڈ کلب میں پاس اور..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ خیریت ہے..... عمران نے کہا۔  
”بارڈ کلب = کہاں ہے اور..... عمران نے حیران ہوتے ہوئے بی ہاں خیریت ہے۔ میں گیتو تھامائی سے ملنے گروہ میری بڑی بہن کے گاؤں گئی ہوئی تھی اور ابھی اس کی والپی کا کوئی پروگرام نہ تھا پوچھا کیونکہ وہ یہ نام بھلی پار سن رہا تھا۔  
”ہوش الفا کے نیچے ایک خفیہ جوان خاص ہے باس اسے کوڈ میں ہاں کیونکہ بڑی بہن کے ہاں سچے کی ولادت متوقع ہے اس نے واپس کلب کہا جاتا ہے اور..... دوسری طرف سے نائیگر کی مسکراتی ہوئی۔ اگلی..... سلیمان نے بھی سمجھیا لمحے میں جواب دیا۔  
تم بھی بہن کے ہاں جکر لگا آتے ہو ستا ہے انہیں کسی چیزی آواز سنائی دی۔

اوہ اچھا نام ہے۔ بہر حال ایک کام تم نے کرنا ہے۔ ہوش پلاک ہدودت ہو۔..... عمران نے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔  
میں پالیسٹن کی پرسو اتنا غہری ہوئی ہے۔ اس کے باڑی کا رذنے ایک..... بڑی بھیگ صاحب کو بھٹے سے اطلاع تھی۔ انہوں نے بھٹے ہی سب شخص عبد الحمید کو گولی مار دی ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ اس عبد الحمید مقفلام کر دیا تھا اس لئے میرے جانے کی ضرورت ہی باقی نہ رہی پر نسرا کا بازو کیوں یا تھا اور اسے اخوا کرنے کی کوشش کی تھی اسے۔ تھی۔ ..... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا یہیں اس کا بچہ ہے حد تھی تو اس نے ریو الور تھال یا جس پر نسرا کے باڑی گاڑنے اسے سمجھیا تھا۔  
مار دی یہیں میں اس کہانی سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ شخص عبد

کم تر ہے۔ عمران نے الماری کھول کر اس کے خانے میں موجود ٹرانسیور تھلا اور الماری بند کر کے وہ کری پر آکر بینچے گیا اس نے ٹرانسیور نائیگر کی فرچون کی اپیٹھست کی اور پھر بہن پر سس کر دیا۔  
ہمیشہ ہمیشہ عمران کا لگ اور..... عمران نے بہن دیا کر بار بار میں پاس اور..... نائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اور ایڈن کال دیتے ہوئے کہا۔  
آں کچھ ہوئے ٹرانسیور اپ کر دیا۔ اسی لمحے سلیمان کافی کے برتن نائیگر ایڈنگ یو بس اور..... چند لمحوں بعد ہی نائیگر کی اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے میر برلن لگانے شروع کر دی۔  
تم نے تو جاتے ہوئے کہا تھا کہ تم چار روز بعد آگے یہیں آج مود پاٹ آواز سنائی دی۔

کہاں موجود ہو تم اس وقت اور..... عمران نے پوچھا۔  
”بارڈ کلب میں پاس اور..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ خیریت ہے..... عمران نے کہا۔  
”بارڈ کلب = کہاں ہے اور..... عمران نے حیران ہوتے ہوئے بی ہاں خیریت ہے۔ میں گیتو تھامائی سے ملنے گروہ میری بڑی بہن کے گاؤں گئی ہوئی تھی اور ابھی اس کی والپی کا کوئی پروگرام نہ تھا پوچھا کیونکہ وہ یہ نام بھلی پار سن رہا تھا۔  
”ہوش الفا کے نیچے ایک خفیہ جوان خاص ہے باس اسے کوڈ میں ہاں کیونکہ بڑی بہن کے ہاں سچے کی ولادت متوقع ہے اس نے واپس کلب کہا جاتا ہے اور..... دوسری طرف سے نائیگر کی مسکراتی ہوئی۔ اگلی..... سلیمان نے بھی سمجھیا لمحے میں جواب دیا۔  
تم بھی بہن کے ہاں جکر لگا آتے ہو ستا ہے انہیں کسی چیزی آواز سنائی دی۔

اوہ اچھا نام ہے۔ بہر حال ایک کام تم نے کرنا ہے۔ ہوش پلاک ہدودت ہو۔..... عمران نے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔  
میں پالیسٹن کی پرسو اتنا غہری ہوئی ہے۔ اس کے باڑی کا رذنے ایک..... بڑی بھیگ صاحب کو بھٹے سے اطلاع تھی۔ انہوں نے بھٹے ہی سب شخص عبد الحمید کو گولی مار دی ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ اس عبد الحمید مقفلام کر دیا تھا اس لئے میرے جانے کی ضرورت ہی باقی نہ رہی پر نسرا کا بازو کیوں یا تھا اور اسے اخوا کرنے کی کوشش کی تھی اسے۔ تھی۔ ..... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا یہیں اس کا بچہ ہے حد تھی تو اس نے ریو الور تھال یا جس پر نسرا کے باڑی گاڑنے اسے سمجھیا تھا۔  
مار دی یہیں میں اس کہانی سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ شخص عبد

اور ہرے نواب صاحب کے ہرے قریعی تعلقات ہیں لیکن جسے صاحب نے میری بات سن کر صرف زبانی افسوس کا اعہد کیا اور کہا کہ ایسا تو ہوتا رہتا ہے اور ہم..... سلیمان نے سخیوں مجھے میں جواب دیا۔

” یہ کون ہیں ہرے نواب صاحب میں نے تو کبھی ان کا نام نہیں سناتم کہہ رہے ہو کہ ذیلی سے ان کے قریعی تعلقات ہیں ۔۔۔ میران نے حیران ہو کر پوچھا۔

” آپ جب پڑھنے والاست گئے ہوئے تھے جب وہ کوئی آتے جاتے مہنت تھے پھر شاید ان کا آنا بند ہو گیا ہے۔۔۔ بہر حال ہرے نواب صاحب اپنے آپ کو اصل نواب کہلاتے ہیں۔۔۔ اجتنائی خلک مزاج اور سخت ادی ہیں۔۔۔ میرا ایک رشتہ دار ان کا ملازم ہے اس سے کوئی قابلیت ہو گئی تو ہرے نواب صاحب نے اسے نوکروں کے ہاتھوں کوڑوں سے پٹھایا۔۔۔ وہ شدید رنجی ہو گیا تو اسے انھوا کر محل سے باہر پھینکوادیا۔۔۔ وہ

” تو تم لپھنے چاہو ادھمائی پر ہونے والے تخدو کا انتقام لینا چاہتے ہو۔۔۔ میران نے سکراتے ہوئے کہا۔

” انتقام میں نے کیا لیتا ہے میں تو صرف شکلت کرنا چاہتا ہیں کہ

” چھارہ کسی نہ کسی طرح گھر پہنچا۔۔۔ اتفاق سے میں بھی اسی روز گاؤں گیا۔۔۔

” نواب صاحب کا جا کر گربان پکڑ لوں لیکن میرے چھاڑا دھمائی اور اس

” کے خاندان والوں نے میری میں کیں کہ ہم چھوٹے لوگ ہیں۔۔۔ اگر

” جی ہاں ایک بار میں گیا تھا ہاں۔۔۔ سلیمان نے دروازے پر ہر

” گئے۔۔۔ میں واپس آیا تو سیدھا کوئی ہبھا۔۔۔ ہاں ہرے نواب صاحب کے پاس

” تو پھر تیار ہو جاؤ کل پرنس کا چان ہرے نواب صاحب کے ہاں پہنچ ہو کر میں نے شکلت کی کیونکہ مجھے سلطوم ہے کہ ہرے نواب صاحب کا کیا حظر ہوا

” لیکن تم اس قدر سخیوں کیوں ہو۔۔۔ کیا اماں کی یاد آ رہی ہے ۔۔۔

” میران نے کافی کی چکی لیتھے ہوئے کہا۔۔۔

” جی نہیں دراصل مجھے اس بارا ایک ایسا حق تجویز ہوا ہے کہ مجھے اپنی بے اصلی کا اجتنائی شدت سے احساس ہونے لگا ہے۔۔۔ سلیمان

” نے اسی طرح سخیوں مجھے میں کہا تو میران نے احتیار ہونک پڑا۔۔۔

” بے اصلی کا احساس کیا مطلب یہ کیسی بات کر دی تم نے۔۔۔

” میران نے حیران ہوئے ہوئے کہا۔۔۔

” ہمارے گاؤں سے تکریبیا بارہ میل کے فاصلے پر ایک ہرے نواب صاحب رہتے ہیں ان کا نام نواب احمد خان ہے۔۔۔ وہی ہرے نواب

” مہنت تھے پھر شاید ان کا آنا بند ہو گیا ہے۔۔۔ بہر حال ہرے نواب صاحب اپنے آپ کو اصل نواب کہلاتے ہیں۔۔۔ اجتنائی خلک مزاج اور سخت ادی ہیں۔۔۔ میرا ایک رشتہ دار ان کا ملازم ہے اس سے کوئی قابلیت ہو گئی تو ہرے نواب صاحب نے اسے نوکروں کے ہاتھوں کوڑوں سے پٹھایا۔۔۔ وہ شدید رنجی ہو گیا تو اسے انھوا کر محل سے باہر پھینکوادیا۔۔۔ وہ

” چھارہ کسی نہ کسی طرح گھر پہنچا۔۔۔ اتفاق سے میں بھی اسی روز گاؤں گیا۔۔۔

” ہرے نواب صاحب کے چھاٹو مجھے ہے حد مصدا آیا۔۔۔ میں نے سوچا کہ ہرے نواب صاحب کا جا کر گربان پکڑ لوں لیکن میرے چھاڑا دھمائی اور اس

” کے خاندان والوں نے میری میں کیں کہ ہم چھوٹے لوگ ہیں۔۔۔ اگر

” جی ہاں ایک بار میں گیا تھا ہاں۔۔۔ سلیمان نے دروازے پر ہر

” گئے۔۔۔ میں واپس آیا تو سیدھا کوئی ہبھا۔۔۔ ہاں ہرے نواب صاحب کے پاس

” تو پھر تیار ہو جاؤ کل پرنس کا چان ہرے نواب صاحب کے ہاں پہنچ ہو کر میں نے شکلت کی کیونکہ مجھے سلطوم ہے کہ ہرے نواب صاحب کا کیا حظر ہوا

ہے..... عمر نے اپنی آواز میں کہا کیونکہ سلیمان دروازے سے کچن کر جاں ہو گیا تھا۔  
 "قابو ہے پر نس کا چان و چارہ اب کسی کو انعام میں، ہیرے موئی تو کی طرف مُر گیا تھا۔  
 "پر نس کا چان کیا مطلب۔ یہ کاچان کیا ہوا۔ ..... سلیمان نے اپنے سے بہا کافی کا کپ ہی دے گا۔ ..... عمران نے جواب دیا اور داہیں آتے ہوئے سکرا کر کہا۔ اس کا ساتھ ہوا جو اپنے اختیار کھلا کھلا کر نہ چا۔  
 "آپ پر حقیقت سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمگانی کے اس دور  
 کچن تو پر اتنا لفظ ہو گیا ہے اس لئے جدید نام کا چان ہے۔ بروڈن میں کافی کا کپ قدم دو رکے ہیرے جو اہرات کی تھیلوں سے زیادہ  
 قیمت میں بتتا ہے۔ ..... سلیمان نے ہستے ہوئے کہا اور تیری سے بچان۔ کافاں دغیرہ وغیرہ۔ ..... عمران نے جواب دیا۔  
 "لیکن بات تو پھر وہیں آجائے گی۔ پر نس آف ڈسپ کے ساتھ واپس مل گیا اور عمران نے سکرتے ہوئے ہاتھ پر جھاکر رسیور انھیا  
 پر نس کا چان کی بھلا کیا حشیت ہو گی۔ ..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے انکو اتری کے نہر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔  
 "میں انکو اتری پلیں۔ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مودبائی آواز  
 ہوئے کہا۔  
 "ڈسپ تو فرمی ریاست ہے جب کہ کاچان بہر حال حقیقت ہے سماں دی۔  
 اور اسی حقیقت کے بغیر کچن میرا مطلب ہے کاچان کے زندگی کی گاڑی۔ ڈوار اٹکومت کے نواح میں نواب احمد خان رہتے ہیں ان کی  
 ہی نہیں چل سکتی اس لئے پر نس کاچان کے مقابلے پر نس آف ہائش گاہ کا نہر چلتے۔ ..... عمران نے کہا۔  
 ڈسپ کی کیا حشیت ہے۔ اصل اصل ہے اور نقل نقل۔ زیادہ۔ ..... ان کی رہائش گاہ نور محل کا نہر یا نواب محل کا دونوں جگہوں پر  
 زیادہ پر نس آف ڈسپ پر نس آف کاچان کا سیکڑی بن سکتا ہے انہیں جتاب۔ ..... انکو اتری آپ سر ہتے کہا۔  
 بس۔ ..... عمران نے سلیمان کو خوش کرنے کے لئے خود ہی سارا۔ "جہاں وہ خود رہتے ہیں۔ ..... عمران نے کہا۔  
 "خود تو نور محل میں رہتے ہیں۔ ..... آپ سر نے کہا اور ساتھ ہی  
 باتوں کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔  
 "ویسے ہایہ زندگی میں بھلی بار آپ نے حقیقت کا اعتراف کیا۔ ایک نہر بنا دیا۔ عمران نے ٹکریہ کہ کر کر یہل دبایا اور پھر نون آنے  
 تو کیا خیال ہے انعام میں آپ کو ایک کپ کافی مزید شہزادہ پرست کا یا یا ہوا نہر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔  
 جائے۔ ..... سلیمان نے ہستے ہوئے کہا۔ اس کا مودع عمران کی بات۔ "نور محل۔ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سماں دی۔

"وہ کیا نور بھری آواز ہے۔ یہ تو واقع نور محل لگتا ہے۔"..... عمران  
نے سکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں۔"..... دوسری طرف سے ایسے  
لمحے میں کہا گیا جسے بولنے والی کو اپنی آواز کی تعریف پسند آئی، ہوا۔

"مری نام ڈم ڈم ہے اور میں ہر ہاتھی نس پر نس سلیمان آف کاچان کا  
سکر نری ہوں۔"..... عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈم ڈم کی مطلب یہ کہیا نام ہے اور نس آف کاچان۔ یہ کاچان  
کیا کوئی ملک ہے یا ریاست ہے۔"..... اس بار دوسری طرف سے

بولنے والی لڑکی کے لمحے میں بے پناہ حریت تھی۔  
آپ کو موسمی تو تھینا دلچسپی ہو گی۔"..... عمران نے اس کے  
سوال کا جواب دیتے کی جگاتے اتنا سوال کر دیا۔

"جی ہاں موسمی سے کے دلچسپی نہیں ہوتی۔"..... لڑکی نے جواب  
دیا۔

"تو پھر تو آپ کو ڈم ڈم جسے موسمی بھرے نام سے خوشی ہونی  
چاہئے تھی بلکہ آپ کو تو فرمائش کرنی چاہئے تھی کہ یہ نام آپ کو بخش

دیا جائے تاکہ ہر بڑے نواب صاحب جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ  
اہتائی خلک مزاج آدمی ہیں جب آپ کا نام لیں تو کم از کم کچھ تو  
موسمی ان کے من سے بھی نکل سکے۔"..... عمران کی زبان روشن ہو  
گئی اور دوسری طرف سے بولنے والی بے اختیار کھلکھلا کر پتی پڑی۔

"واقعی ڈم میں جوی موسمیت ہے۔ مری نام آمدن ہے اور میں

ہر بڑے نواب صاحب کی سیکر نری ہوں۔ ہر حال فرمليے آپ کیا کہا  
چاہئے ہیں۔"..... آمدن نے بنتے ہوئے کہا۔

"پر نس کاچان کی خواہش ہے کہ ہر بڑے نواب صاحب سے ملاقات  
کی جائے۔"..... عمران نے کہا۔

"کیا پر نس کاچان بھی نوادرات کے خوشنی ہیں۔"..... آمدن نے  
پوچھا تو عمران بے اختیار بخوبی کہا۔

"تو کیا ہر بڑے نواب صاحب نوادرات کے خوشنی ہیں۔"..... عمران  
نے پوچھا۔

"جی ہاں وہ قدیم ترین نوادرات کے بہت ہر بڑے گلزار بھی ہیں اور  
اس مہم ضرور پر اعتماد کیا گئی درج رکھتے ہیں اور وہ صرف ملاقات بھی  
ان سے کرتے ہیں جن کا کسی نہ کسی طرح متعلق نوادرات سے ہو۔ کل  
پائیٹ کی پرسروادا تباہی تشریف لا رہی ہیں۔ نواب صاحب ان سے بھی  
ملاقات کے لئے اس لئے آمادہ ہو گئے ہیں کہ پرسروادا تباہ نوادرات کے  
سلسلے میں ہیں ہر اتواء شہرت رکھتی ہیں۔"..... دوسری طرف سے آمدن  
نے کہا تو عمران کے کان پر نسروادا تباہ کے دہان پہنچنے پر بے اختیار کھوئے  
ہو گئے۔

"اوہ پھر تو نواب صاحب واقعی پر نس کاچان سے مل کر بے حد  
خوش ہوں گے کیونکہ پر نس کاچان بھی اپنی ریاست میں پر نس آف  
نوادرات ہی کھلاتے ہیں۔ لیکن وہیں قدیم نوادرات کے شاہق جنک  
میں بعدی نوادرات کا خوشنی ہوں۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

”جدید نوادرات کیا مطلب۔..... آمنڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔  
”مجھے سو فیصد یقین ہے کہ آپ حسن کا ایک جیسا جاگتا نوادر ہیں  
اور آپ کی صدھراواز اور اہتمائی دلکش ہنسی بتارہی ہے کہ آپ بہر حال  
نوادر جدید ہیں۔..... عمران نے جواب دیا تو آمنڈ نے اختیار مکھلا  
کر پس پڑی۔

”اس تعریف کا شکریہ۔ ویسے آپ کی اطلاع کے لئے بنا دوں کہ میں  
نواب صاحب کی بھتیجی بھی ہوں اور ان کی سیکرٹری بھی۔ آمنڈ نے  
کہا۔

”اوہ پھر تو آپ نوازدی آمنڈ ہوئیں اور مجھے نواب زادی نام  
کے الفاظ سے جڑی ہوئے۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے کسی نے گالی دے دی  
ہو۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دسری طرف سے آمنڈ اور  
زیادہ اوپنجی آواز میں پس پڑی۔

”میں نے تو اپنے نام کے ساتھ یہ الفاظ استعمال نہیں کیے اور آپ  
کا خیال واقعی درست ہے میں نوادرات میں سے صدھری بہر حال جدید  
تو ہوں۔..... آمنڈ نے کہا۔

”نمیک ہے پھر تو ملاقات ہو سکتی ہے۔..... عمران نے کہا۔  
”بانکل ہو سکتی ہے۔ آپ بھی کل دس سچے تشریف لے لیتے۔ پرنس  
واسخابی کل دس سچے تشریف لارہی ہیں اور نجی کی دعوت ہے اور میں  
بھی دعوت میں شامل ہوں۔..... آمنڈ نے سکراتے ہوئے کہا۔

”یہیں میں پرنس کاچان کے بیٹر کیسے آسمانا ہوں۔ پرنس کاچان اس  
محاطے میں بے حد خفت ہے۔ وہ تو بہاڑ پر بہر مختار شروع کر دے گا۔  
عمران نے کہا۔  
”بہاڑ پر بہر مختار شروع کر دے گا کیوں کیا مطلب۔..... آمنڈ نے  
حیران ہو کر پوچھا۔  
”اک کہ بہاڑ کی بھوتی سے چھلانگ لگا کر خود کشی کر لے۔ آخر دہ  
کاچان جیسی بڑی ریاست کا پرنس ہے۔ اب یہ تو اس کی شان کے  
خلاف ہے کہ کسی درخت پر بہر مختار کر چھلانگ لگائے۔ ویسے ایک بات  
ہے وہ ہے بے حد فیض بہاڑ کی بھوتی تک پہنچنے پہنچنے اس کا خود کشی  
کا راہ بدل جاتا ہے اس لئے اب تک وہ ایک بہار ایک دفعہ خود کشی  
کا راہ کر جا ہے۔..... عمران نے جواب دیا تو آمنڈ ایک بار پھر  
مکھلا کر پس پڑی۔  
”میری دعوت پرنس آف کاچان کے لئے بھی ہے۔..... آمنڈ نے  
جواب دیا۔

”یا اللہ ڈم ڈم کے کیسے نسب بناتے ہیں تو نے کہ ہر بار ڈم ڈم  
صرف ڈم ڈم بن کر ہی رہ جاتا ہے۔..... عمران نے بڑے درد بھرے  
لیچے میں کہا تو دسری طرف سے آمنڈ کے بیٹے کی آواز سنائی دی۔  
”اب کیا ہو گیا کہ آپ نسب کا روشنالے کر بیٹھ گئے۔..... آمنڈ  
نے بیٹے ہوئے کہا۔  
”یہ پرنس کاچان ہر بار ڈم ڈم سے آگے ہو جاتا ہے۔ اب دیکھیں

آپ نے بھی پرنس کاچان کو ہی دعوت دے دی۔ میں غرب ڈم ڈم پر  
دیسے کا دیسا ہی رہا۔ ..... عمران نے بڑے درد بھرے لہجے میں کہا تو  
آمنہ کافی درجک شستی رہی۔

”میں نے پرنس کاچان کو بڑے نواب صاحب کی طرف سے دعوت  
دی ہے اور آپ کو اپنی طرف سے اب تو آپ خوش ہیں۔ ..... آمنہ  
کہا۔

”واہ اب مزہ آئے گا۔ میں خوش سیر اخدا خوش لیکن ایک بات ہے  
میں نے سنا ہے کہ بڑے نواب صاحب واقعی بڑے نواب صاحب  
ہیں۔ نوکروں کو ذرا سی غلطی پر نوکروں سے پڑاو دیتے ہیں کہیں ایسا داد  
ہو کہ جب پرنس کاچان دہاں ٹھیکن تو بڑے نواب صاحب کو دعوت کا  
علم ہی نہ ہو اور پرنس کاچان کو زوں سے پٹٹے نظر آئیں۔ ..... عمران  
نے کہا۔

”ارے ایسی کوئی بات نہیں بڑے نواب صاحب نے مجھے ہر قسم کا  
اختیار دیا ہوا ہے۔ یہ دعوت بڑے نواب صاحب کی طرف سے ہی  
کچھیں اور جہاں تک کوڑوں سے پڑانے والی بات ہے تو یہ بھی غلط  
ہے وہ تو اہمتری نرم دل آؤ ہیں۔ البتہ ان کا ایک بھی تجباہ ہے نواب  
دلاور خان وہ بہت خالم آدمی ہے جاگیر کسار اکام اس کے ذمے ہے لیکن  
و نواب محل میں رہتا ہے۔ یہ کوڑوں وغیرہ سے پڑانا اسی کا کام  
ہے۔ ..... آمنہ نے خوب دیتے ہوئے کہا۔  
”واہ اچھا پھر تو تمہیک ہے۔ لیکن کیا کل کوڑا بوار نواب زادہ

صاحب سے بھی ملاظات ہو گی۔ ..... عمران نے کہا۔  
”ہاں وہ بھی موجود ہوں گے یعنی فکر نہ کریں۔ نور محل میں انہیں  
ہاتھ میں کوڑا کھنکی کی بھی ہرات نہیں ہو سکتی۔ ..... آمنہ نے بنتے  
ہوئے خوب دیا۔

”اس دعوت کا بے حد فخر یہ انشاء اللہ کل دس سچے ملاظات ہو گی۔  
خدا حافظ۔ ..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور کریل دبا کر اس  
نے نوں آئے پر ایک بار پھر نیڑا اعلیٰ کرنے شروع کر دیتے۔

”راتاہاوس۔ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جو زفاف  
کی آواز سنائی دی۔

”مرمان بول رہا ہوں جو زفاف۔ ..... عمران نے کہا۔  
”میں باس حکم۔ ..... دوسری طرف سے جو زفاف کا بھر ٹکٹ  
موہبداد ہو گیا۔

”کل ہر بھائی نس پرنس اُف کاچان نے نور محل دعوت پر تشریف  
لے جاتا ہے تم اور جوانا اس کے حسب سابق باذی گارڈ ہو گے اور  
سینکڑی ڈم ڈم پرنس کی خصوصی کار اور باس وغیرہ حیار رکھنا۔  
”مرمان نے کہا۔

”لیکن پرنس کا باس۔ ..... قینچی چلتے بڑی ہی ہی کو کہے ہمایا جائے  
گا باس۔ ..... جو زفاف نے حریت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار  
کھلکھلا کر بہش چڑا۔  
”یہ قینچی کہاں سے آگئی جہارے ذہن میں کیا کسی سے ادھار تو

رسیور انعامیاں  
”لیں قدم ڈم بول رہا ہوں سکندری نو پرنس آف کاچان۔..... عمران  
نے کہا۔  
”ناٹنگر بول رہا ہوں یاں۔..... دوسری طرف سے ناٹنگر کی آواز  
خالی دی۔  
”ارے تو کیا ناٹنگر کو بھی بونا آگیا ہے جبکہ تو سنا تھا کہ ناٹنگر عزتا  
ہے یا پرو دھلاتا ہے۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ناٹنگر  
ہے اختیار پش چا۔  
”جس ناٹنگر کو آپ بصائیز میں جائے اسے بونا تو بہر حال آپی  
جائے گا۔..... ناٹنگر نے حواب دیا تو عمران ہے اختیار پش چا۔  
”بہر کیا بول رہے ہو۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔  
”باس عام ٹوپر تو ہی کچھ بتایا گیا ہے جو آپ نے بتایا تھا کہ  
مقتول نے پرنس کو اخواز کرنے کی کوشش کی اور ریو الور نکال یا جس  
پر پرنس کے باڑی کاڑی نے اپنے تحفظ میں اسے گولی مار دی تھیں میں نے  
اصل بات معلوم کر لی ہے۔ پر پرنس و اسکا تعلق واقعی پالینڈ کے شاہی  
خاندان سے ہے اور پرنس نوادرات کی بہت جی گلزار بھی ہے اور اس  
کے ساتھ ساتھ وہ نوادرات جبرا بھی حاصل کر لیتی ہے اور قیمت بھی۔  
مقتول کا کاروبار بھی کچھ اس قسم کا ہے۔ اس کے پاس ایک قیمتی نوادر  
تھا۔ جو اس نے پالینڈ جا کر پرنس کو فروخت کرنے کی کوشش کی پر نس  
کو وہ پسند کیا یعنی مقتول نے اس کی بھوقیت بتائی وہ پرنس زدیتے کے

نہیں لے بیٹھے۔..... عمران نے بہتے ہوئے کہا۔  
”میں کسی سے ادھار کیوں لوں گا بابس جب تک آپ زندہ ہیں اور  
آپ کے بعد بہر حال میں بھی زندہ نہیں رہ سکتا اس لئے ادھار کا تو  
سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔..... جو زف نے جواب دیا۔  
”اس لئے کہہ رہا تھا کہ حادثہ بھی ہے کہ ادھار بھت کی قیمتی ہے  
لیکن تم نے یہ نہیں بتایا کہ قیمتی تھا دے دہن میں کہاں سے  
آگئی۔..... عمران نے بہتے ہوئے کہا۔  
”آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ پرنس آف کاچان۔ قیمتی جو ہی ہوتی  
ہوگی جسی قیمتی کو کاچان ہی کہا جاتا ہو گا۔..... جو زف نے جسے سادہ  
سے لے چکیا تو عمران ہے اختیار پش چا۔  
”کاچان کچن سے بنائے یعنی ریاست کچن کا پرنس اور اتنا تو تم  
جلستے ہی ہو گے کہ جس طرح تم افریڈ کے پرنس ہو اس طرح کچن کا  
پرنس کون ہے۔..... عمران نے کہا۔  
”اوہ اچھا میں سمجھ گیا تو پھر یوں کہیں ناں کہ پرنس سلیمان آف  
کاچان۔..... جو زف نے جواب دیا۔  
”اس طرح تمام ہذا ہو جاتا ہے اور میرے فیٹ کا کچن بہر حال اتنا جزا  
نہیں ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔  
”ٹھیک ہے بس ہم جیا رہوں گے۔..... جو زف نے جواب دیا تو  
ومر ان نے سکراتے ہوئے رسیور کو دیا۔ ابھی وہ سلیمان کو بلانے کا  
ارادہ کر رہا تھا کہ فون کی گھمنی نج اٹھی اور عمران نے باقہ بڑھا کر

مران نے پوچھا۔  
”جی ہاں مقتول کے دوست جس کا نام احمد رضا ہے اس نے بتایا  
ہے کہ وہ پاکیشیا کے قدم تین کھنڈرات سے ملنے والی کسی دبوی کا  
مجسم تھا جس کی قیمت لاکھوں ڈالروں میں ہے لیکن پرنسپرنس نے اس کے  
مرف ایک لاکھ روپے ادا کئے ہیں۔..... نائیگر نے جواب دیا۔  
”کس دبوی کا مجسم تھا اور کن کھنڈرات سے دستیاب ہوا ہے۔۔۔۔۔  
مران نے کہا۔

”یہ تو میں نے معلوم نہیں کیا بس اگر آپ کہیں تو اب دوبارہ  
اس بارے میں تفصیلات معلوم کروں۔..... نائیگر نے کہا۔

”ہاں معلوم کر کے مجھے پھر پورٹ کرنا میں فلیٹ پر ہی ہوں۔۔۔۔۔  
مران نے کہا اور رسیور کھو دیا۔

”حباب ہزبائی نس غاصیمان صاحب پرنس اتف کا چاند وہ انعام تو  
وہ گیا۔..... مران نے رسیور کھو کر اپنی آواز میں کہا۔

”میں نے انعام دیتے کا ارادہ بدل دیا ہے۔..... کپن سے سلیمان کی  
قواز سنائی دی۔

”اے وہ کیوں۔۔۔۔۔ اے ہو پرنس اور اتنے کھوس ہو۔۔۔۔۔ پرنس تو  
تھے دریا دل ہوتے ہیں۔..... مران نے مسکرا تے ہوئے کہا۔

”جس پرنس کا سیکری سند رول ہو اس کے پرنس پچارے کو  
سماں بنتا پڑتا ہے۔۔۔ آپ نے نواب زادی آمد سے ڈم ڈم کر لی جب  
مجھے اس بوڑھے اور خلک مزاج نواب کے کھاتے میں ڈال دید۔

لئے تیار نہ تھی۔ مقتول نے جب اپنا ناوار و اپس مالک تو اسے ایک  
عمومی ساچیک دے کر ہاں سے دھکے مار کر نکال دیا گیا۔ مقتول  
ہاں کچھ نہ کر سکا لیکن ہبھاں جب اسے معلوم ہوا کہ پرنسپرنس اپنی  
ہوئی ہے تو اس نے اگر اپنی بھایار قم کا لفڑا کیا جس پر بھگڑا ہو گیا اور  
مقتول نے واقعی ریوالور نکال کر پرنس کو دھکایا جس پر پرنس کے حرم  
پر اس کے باذی گاڑنے اسے گولی مار دی۔..... نائیگر نے تفصیل  
بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ کہانی کہاں سے معلوم کی ہے تم نے۔..... مران نے اہمی  
سبحیدہ لمحے میں کہا۔

”اس مقتول کے ساتھ اس کا ایک دوست اور پارمنز بھی تھا وہ  
دونوں اکٹھے ہی گئے تھے لیکن اس کا پارمنز ہاں ہاں میں بنیجہ گل جب  
کہ مقتول نے جا کر پرنس سے بات کی۔ جب اسے گولی مار دی گئی تو  
اس پارمنز نے ہی جا کر پولسیں میں روپورٹ کی لیکن پولسیں نے اعلیٰ  
حکام سے رابط کیے بغیر پرنس کے خلاف مقدمہ درج کرنے سے انکار کر  
دیا۔ اعلیٰ حکام سے رابط کے بعد انہوں نے ہو مقدمہ درج کیا وہ  
ہوٹل کی انتظامیہ کی طرف سے تھا اور اس میں وہی کہانی درج تھی جو  
بھٹے آپ نے بتائی تھی پھر یہ کسی پرنس کی وجہ سے پولسیں سے لے کر  
سنزل اشیلی جس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔..... نائیگر نے جواب  
دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس نواور کے بارے میں معلوم ہوا جو وجہ حمازعد بنا ہے۔۔۔۔۔

اوپر سے انعام بھی مانگ رہے ہیں۔..... سلیمان نے جواب دیجئے سے واپس چلا گیا۔  
ہونے کہا۔  
اڑے اڑے جھیں تو پرنس آف کاچان کی بجائے پرنس آف بڑے چکیک ہے کل اگر چکیک پر نسروادا سے جھیں کوڈوں سے نہ بخواہ تو بے  
بڑے کان ہوتا چاہتے وہاں بیٹھے بھی تمہیں کی ساری باتیں سن لیں۔ ٹھنڈا نام بدل لینا۔..... عمران نے کہا۔  
ہو۔ اب تو مجھے بھی فکر لاحق ہو گئی ہے کہیں ہرے نواب صاحب۔ "ہمترے ہے ابھی سے بدل لیں۔ ذم ذم کی بجائے جنم جنم رکھ لیں۔  
جمہاری وجہت سے ملائش ہو کر اپنی بھی آمدزدار شدت کی سے ملے کہ کس میں زیادہ موسمی قیمت ہے۔..... سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران  
لیں اور میں بیچارہ سکرنازی واقعی ذم ذم بنا رہ جاؤں۔..... عمران نے بے اختیار چکر مار کر کس پر اے۔  
کہا۔

پرنس کا سلیمنڈر رہاب اتنا بھی گمراہ نہیں کہ وہ نواب زادیوں  
رشت لیتا پھر سے۔ پرنس کے لئے پرنسزی مناسب راتی ہے المٹہ ۱۰  
پر نسروادا سماں کا حدود ار بع چکیک کرنا پڑے گا۔..... سلیمان نے کہا۔  
میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے باقاعدے میں تیار شدہ کافی کی میا  
تمی۔

کی مطلب تم نے وہ باتیں کیے سن لیں جو دوسرا طرف سے  
ٹکیں جب کہ فون میں لاڈور کا بیٹن بھی آن ش تھا۔..... عمران  
حریت بھرے لے چکے میں کہا۔

پرنس کو اپنے سکرنازی سے بھی ہوشیار رہنا پڑتا ہے ورنہ عام  
پر سکرنازی کی سطح کے لوگ ہی پرنس صاحبان کے خلاف ساتھ  
کرتے نظر آتے ہیں اور پہنچل فون اسی مقصد کے لئے بنایا  
ہے۔..... سلیمان نے کافی کی پیالی رکھتے ہوئے جواب دیا اور پھر

ساقی..... پر نسرو اتنا نے سکراتے ہوئے کہا۔  
 جو سلوک کسی پر نسرو کے باذی گارڈ سے ہو سکتا ہے وہی ہوا اب  
 تم نے خود ہی مجھے باذی گارڈ بنا دیا تھا درد تم دوست مجھی کہہ سکتی  
 تھیں۔..... رابرٹ نے مت بناتے ہوئے کہا۔  
 ”دوست کہہ دیجی تو اتنی آسانی سے جہاری گو ظلامی نہ ہوتی  
 مجھے..... پر نسرو اتنا نے ہنسنے ہوئے جواب دیا۔  
 ”ویسے غور کیا جائے تو میرا یہ نیا مددہ مجھی کم دلکش نہیں ہے۔۔۔  
 رابرٹ نے تیکھی نظریں سے پر نسرو اتنا کو دیکھتے ہوئے سکرا کر کہا تو  
 پر نسرو اتنا بے اختیار کھلکھلا کر پس پڑی۔  
 ”ابھی یہ رسمی مددہ ہے مجھے۔۔۔ اس میں اصلیت اس وقت پیدا ہو  
 گی جب تم واقعی میرے لائف پارٹنر بن جاؤ گے۔۔۔ پر نسرو اتنا نے  
 کہا تو رابرٹ مجھی بے اختیار پس پڑا۔  
 ”جہیں تو اورات سے ہی فرست شٹلے گی اور میں اس دوران  
 بوجھا ہو کر قبریں بھی بھیج جاؤں گا۔۔۔ رابرٹ نے ہنسنے ہوئے کہا تو  
 پر نسرو اتنا بے اختیار پس پڑی۔  
 ”نہیں بس اب سہماں سے واپسی پر جہاری حضرت پوری ہو جائے  
 گی۔۔۔ پر نسرو اتنا نے کہا تو رابرٹ کے ہمراہ پریلٹ اہمیتی سرت  
 کے تلاٹات ابھر آئے۔۔۔  
 ”وعدہ۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔۔۔  
 ”ہاں وعدہ اور سنوڈیوک نے کارنال سر انعام دے دیا ہے اس نے

دروازے پر دیکھ کی آواز سنتے ہی پر نسرو اتنا بے اختیار پونک  
 پڑی۔۔۔  
 ”میں کم ان۔۔۔ پر نسرو اتنا نے اوپنی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا  
 اور ایک لبے قد کا غیر ملکی نوجوان اندر داخل ہوا۔۔۔  
 ”اوہ تم رابرٹ آنگے ہو صفائحہ ہو گئی ہے جہاری۔۔۔ پر نسرو اتنا  
 نے سکراتے ہوئے کہا۔۔۔  
 ”پاں نہ صرف نمائت ہو گئی ہے بلکہ کہیں بھی ختم کر دیا گیا ہے  
 کیونکہ تمام روپور میں ہمارے حق میں تھیں اس نے مجھے مقامی عدالت  
 میں لے جایا گیا جہاں مجھسے تھے روپور دیکھنے کے بعد مقدمہ  
 خارج کر دیا۔۔۔ رابرٹ نے بڑے بڑے تکفاد لیجے میں کہا اور سامنے  
 کریں پر بیٹھ گیا۔۔۔  
 ”اگر فتاری کے دوران کوئی غلط سلوک تو نہیں کیا گی جہارے

سلطانا کا مجرم کلاش کریا ہے۔۔۔ پرسرو اتنا نے کہا تو رابرت نے  
انھیاں بچنک چڑا۔

• سلطانا کا مجرم کلاش کریا ہے کیا واقعی۔۔۔ رابرت کے ہمراۓ  
پر اجتماعی حریت کے تہذیبات ابھر آئے تھے۔

• ہاں یہ جو سماں کے ایک نواب کی تحویل میں ہے اور سکرٹری  
نے کل اس سے ملاقات کا وقت لے لیا ہے اور کل ہم نے دہان جانا  
ہے۔۔۔ پرسرو اتنا نے جواب دیا۔

• اودہ پھر تو ہمارا خواب پورا ہو جائے گا مجرم تھا دیوبی اور سلطانا کا  
مجسم ہمارے پاس ہو گا۔ اس طرح ہم دیا کے سب سے ہڑے اور قبیتی  
فرمے پر سام کے مالک بن جائیں گے اودہ فرمی گلہ۔۔۔ رابرت نے  
اجتمائی صرفت ہمراۓ لجھے میں کہا۔

• ہاں اب یہ خداوند ہم سے دور نہیں رہا۔ مجھے یقین تھا کہ سلطانا کا  
مجسم پاکیشیا سے ہی ملے گا کیونکہ میری تحقیقات کے مطابق سلطانا کے  
کھنڈرات کی کھدائی کے بعد یہ مجرم لارڈ برمن کی تحویل میں رہا اور لارڈ  
برمن سے یہ مجرم پاکیشیا کے کسی شخص نے بھاری قیمت دے کر فرمایا  
تھا۔ لارڈ برمن اگر فوت نہ ہو گئے ہوتے تو ان سے تمام مسلمان ہو جاتا  
لیکن اب یہ بات سامنے آگئی ہے کہ ان سے یہ مجرم اس نواب نے ہی  
فرمایا ہو گا۔۔۔ پرسرو اتنا نے کہا۔

• تو پھر اب کیا پرد گرام ہے کیا وہ یہ مجرم ہمارے ہاتھ فروخت کر  
دے گا۔۔۔ رابرت نے کہا۔

• یہ تو دہان جانے کے بعد ہی مسلمان ہو گا۔ میں کو شش کروں گی  
کہ اس سے فریب لوں لیکن اگر اس نے فروخت نہ کیا تو پھر اسے بہر حال  
حاصل تو کرتا ہے۔۔۔ پرسرو اتنا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
• کیا اس نواب کو علم ہو گا کہ سلطانا اور برتا کھادیوبی کے نہیں پر  
لکھے ہوئے فروخت میں پر سام خڑائے کاراز موجود ہے۔۔۔ رابرت نے  
کہا۔

• میرے خیال میں اسماں نہیں ہے ورنہ وہ لا حالت برتا کھادیوبی کا  
مجرم کلاش کرتا۔۔۔ پرسرو اتنا نے جواب دیا اور رابرت نے اثبات  
میں سرہلا دیا۔

• اگر نواب نے اسے فروخت نہ کیا تو پھر ہمارا کیا پرد گرام ہے کیا  
تم فرمی کارروائی کرنے پر تیار ہو یا اس سلسلے میں کوئی پلان بناؤ  
گی۔۔۔ رابرت نے کہا۔

• فرمی طور پر تو کچھ کرنا ناظر ہو گا اس طرح ہم مٹکوک بھی ہو سکتے  
ہیں جبکہ بھی اس برتا کھادیوبی کے مجھے کے مالک کی وجہ سے تمہیں قید  
میں جانا پڑا ہے۔۔۔ بعد میں کوئی پلان بنائیں گے۔۔۔ پرسرو نے کہا تو  
رابرت نے اثبات میں سرہلا دیا۔

• جبکہ تم اسے اپنی طرح چیک کر لینا۔۔۔ اسماں ہو کر وہ نقلی مجرم  
ہو۔۔۔ رابرت نے بعد لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

• ظاہر ہے اب میں بھی تو نہیں ہوں کہ اصل اور نقل میں تجزیہ نہ  
کر سکوں گی۔۔۔ پرسرو اتنا نے جواب دیا تو رابرت نے انھیار مسکرا

دیا اور انھر کراکب سائینٹ پر بیٹھے ہوئے ریک کی طرف جو گیا۔ اس نے ریک میں موجود شراب کی بوتل انھائی اور واپس آگر کر کی پر بیٹھ گیا۔ ابھی آتے ہوئے میں نے راستے میں ہوتی تحری سٹار پر فٹکشن کا بورڈ دیکھا ہے کیا خیال ہے فٹکشن نہ اخٹھ کیا جائے۔۔۔۔۔ رابرٹ نے سکراتے ہوئے کہا۔

کس قسم کا فٹکشن ہو گا۔۔۔۔۔ پرنسر و اتنا نے جو نک کر پوچھا۔ بھیاں تو ڈانس اور پاپ ٹنکنگ کے ہی فٹکشن ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ کچھ دلچھ تو بہر حال ہو گا ہی۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

اوے۔۔۔۔۔ انتظامات شایان شان ہونے چاہئیں۔۔۔۔۔ پرنسر و اتنا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے انجات میں سہلا دیا۔

میلی فون کی گھنٹی بیجھتے ہی کری پر نیم دراز صدر نے ہاتھ بڑھا کر ساقی ہی چاتی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور الٹھایا۔ وہ اس وقت لی دی دیکھنے میں مصروف تھا۔

“ صدر بول رہا ہوں ”۔۔۔۔۔ صدر نے رسیور کو کافون سے نگتے ہوئے کہا۔

“ تیرور بول رہا ہوں کیا ہو رہا ہے ”۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے تیرور کی آواز سنائی دی۔

“ کیا ہونا ہے۔۔۔۔۔ قرافٹ میں فی دی ہی دیکھا جاسکتا ہے ”۔۔۔۔۔ صدر نے جواب دیا۔

“ آج رات ہوتی تحری سٹار میں بڑا زور دار فٹکشن منایا جا رہا ہے کیا خیال ہے ”۔۔۔۔۔ تیرور کی سکراتی ہوتی آواز سنائی دی۔

“ کس قسم کا فٹکشن ہے جو تم اس قدر خوش ہو رہے ہو ”۔۔۔۔۔ صدر

۱۰۔ اگر آپ کہیں تو میں تغیر کو اللہ کر دوں۔ ..... دوسری طرف  
سے صاحنے کہا تو صدر بے اختیار مسکرا دیا۔  
کیا واقعی آپ میرے کہنے سے اللہ کر دیں گی۔ ..... صدر نے  
کہا۔

”ظاہر ہے آپ کا حکم، جالانا تو میرا فرض ہے۔ ..... صاحنے خاید اے  
پوری طرح رجع کرنے پر تل گئی تھی۔  
۱۱۔ اچھا تو مران بہر حال اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی گی۔ اور کے  
تم تغیر کو اللہ کر دیتا اور اسے کہنا کہ جب تک مران نہیں کہے تم  
جن میں شرکت نہیں کرو گی۔ ..... صدر نے بھی تپ پال پڑھے  
ہوئے کہا۔

”مران والی بات جو یا سے کہ دیں۔ میں نے آپ کا حکم ملتے کی  
بات کی ہے۔ ..... صاحنے سکراتے ہوئے کہا۔

۱۲۔ میں صاحنے اگر آپ مذاق کر رہی ہیں پھر تو شخصیک ہے اور اگر آپ  
واقعی سنبھالیں تو پھر پہلے پہنچنے ڈین کو بدلتی دیں۔ مران صاحب کی  
عادت ہے ایسی باتیں کرنے کی۔ ..... صدر نے کہا۔

۱۳۔ مسئلہ ڈین کا ہوتا تو میں یقیناً بدل لیتی یعنی جہاں تو مسئلہ دل کا  
ہے اور اسجا تو آپ بھی جلتے ہوں گے کہ دل کا بدنا نامن کہا  
ہے۔ ..... صاحنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۱۴۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تجھے بھی دل کو سمجھنا پڑے گا۔ صدر  
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے حکوم تھا کہ اگر اس نے دوسری بات

کی تو صاحنے اور زیادہ غراب کرے گی اس لئے اس نے بھی جان  
بوجھ کر لائیں بدل لی تھی۔  
۱۵۔ یہ ہوئی تاں بات اب کیا حکم ہے۔ صاحنے کی بنتی ہوئی آواز  
سنائی دی۔

۱۶۔ بحیثیت بڑے بھائی کے تو میں واقعی حکم دے سکتا ہوں یعنی کہا  
تو یہی جاتا ہے کہ چودوں کو حکم شہری دیا جائے تو ہترہے اس میں  
بڑوں کی مت کا بھرمان قائم رہتا ہے۔ ..... صدر نے سکراتے ہوئے  
جان بوجھ کر بڑے بھائی کی بات کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے  
صاحب اپنے اختیار کھلکھلا کر پڑی۔

۱۷۔ ”چلیئے فی الحال الجیہی بھی۔ ..... صاحنے بنتے ہوئے جواب دیا  
تو صدر اس کے لفڑی فی الحال پر بے اختیار پڑا۔

۱۸۔ ہسلے میں جو یا بول رہی ہوں۔ کیا باتیں ہو رہی ہیں جسے قہقہے  
گک رہے ہیں۔ ..... اچانک جو یا کی بنتی ہوئی آواز سنائی دی۔

۱۹۔ تغیر نے آج رات ہوئی تحری مثار میں ہونے والے فتشن کی  
دھوکت دی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ آپ کو میں رفائد کر دیں جبکہ  
صاحب کو وہ رفائد کر لے گا۔ میں نے آپ کو فون کیا تو میں صاحنے  
فون اختیار کیا اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ وہ میرا حکم جالانے کی پابند ہے اس  
پر میں نے کہا کہ میں بحیثیت بڑا بھائی حکم تو دے سکتا ہوں یعنی حکم  
دننا نہیں چاہتا۔ ..... صدر نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
۲۰۔ اچھا اسی لئے صاحنے فی الحال کا لفڑی استعمال کیا تھا دیسے

مفرد صالح کے دل میں جہاں سائے نرم گوشہ پیدا ہو چکا ہے اور مجھے  
یقین ہے کہ تم مران کی طرح متعدد نہیں ہونگے۔۔۔ جو یا نے  
کہا۔

”اپ نے مران صاحب کو کچھے متعدد کہہ دیا میں جو یا۔۔۔ مفرد  
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ ہے ہی متعدد۔۔۔ اجتنی کھوار آدمی۔۔۔ میں اسے اچھی طرح سمجھتی  
ہوں۔۔۔ بہر حال تم اپنی بات کرو صالحہ میری ہیں ہے اور اگر تم رفاسند  
ہو جاؤ تو میں چیف سے بھی بات کروں گی۔۔۔ جو یا نے اجتنی  
سخنیوں لئے میں کہا۔

”اپ فی الحال فٹکشن کی بات کریں۔۔۔ ایسی باتیں خودی نہیں ہوں  
کرتیں ان میں وقت لگتا ہے پھر کیا خیال ہے آج رات فٹکشن پر جیں  
گی تاں۔۔۔ مفرد نے موضوع جدیل کرنے کی کوشش کرتے  
ہوئے کہا۔

”اس میں کیا حرج ہے تقریباً خواہ چیزیں کہہ دیا وہ مجھے  
دھوت دستا تو کیا میں الکار کر دیتی۔۔۔ جو یا نے جواب دیا۔  
”کیا خیال ہے مران صاحب سے بات کی جائے۔۔۔ تقریباً کہا تو  
نہیں یہیں کچھی بات یہ ہے میں جو یا کہ جو لطف مران کے ساتھ مغل  
کا آتا ہے وہ اس کے بغیر نہیں آتا۔۔۔ مفرد نے کہا۔

”وہ ہے ہی الجما۔۔۔ بہر حال تم کرو بات۔۔۔ تقریباً کوئی میں سخا لوں  
گی۔۔۔ جو یا نے کہا تو مفرد نے اوکے کہہ کر کریل دبایا اور پھر

تیری سے مران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔۔۔  
”سلیمان بول رہا ہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز  
ستائی دی۔۔۔

”اڑے تم تو گاؤں گئے تھے کل ہی مران صاحب نے مجھے بنا یا تھا  
پھر اجتنی جلدی کہہ داپس ہو گئی۔۔۔ مفرد بول رہا ہوں۔۔۔ مفرد نے  
کہا۔۔۔

”اڑاہ تو چار پانچ روز کا تھا یہیں اماں ہیں ہیں کے ہاں گئی ہوتی  
تمیں اس نے جلدی داپس آگئی۔۔۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے  
کہا۔۔۔

”مران صاحب کہاں ہیں۔۔۔ مفرد نے پوچھا۔  
”وہ راتاپاوس کا کہہ کر گئے ہیں۔۔۔ سلیمان نے کہا۔  
”اوکے میں وہیں فون کر لیتا ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔ مفرد نے کہا  
اور کریل دبایا کہ نون آئے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے  
شروع کر دیتے۔۔۔

”راتاپاوس۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ہو رف کی خصوص آواز  
ستائی دی۔۔۔

”مفرد بول رہا ہوں مران صاحب بہاں آئے تھے۔۔۔ مفرد  
نے کہا۔۔۔

”جی ہاں موجود ہیں ہو لڑاں کریں۔۔۔ ہو رف نے کہا اور اس  
کے ساتھ ہی خاموشی چاگئی۔۔۔

۰ جلوہ گران بول رہا ہوں صدر خیرت کھیہاں فون کیا۔ سجد  
گوں بعد گران کی آواز سنائی دی۔  
”جی ہاں خیرت ہی ہے۔ تیر نے سب ساتھیوں کو آج رات  
ہوش تمہری سارے فکشن میں شویں کی دعوت دی ہے گواں نے  
آپ کا نام تو نہیں بیان کیں میری سس جویا سے بات ہوئی ہے۔ آپ کے  
بغیر فکشن کا لطف ادھورا رہ جاتا ہے اس نے میری درخواست ہے کہ  
آپ بھی فکشن میں ضرور شامل ہوں۔..... صدر نے کہا۔  
کس قسم کا فکشن ہے۔..... گران نے پوچھا۔

میں بھیہا ہو ملؤں میں ہوتا ہے ڈائیس اور پاپ میوزک کا اور کیا  
ہوتا ہے۔ بہر حال بورڈ سے تو نجات ملے گی۔..... صدر نے کہا۔  
”الیسا۔ ہو کہ میرے آئے سے تیر ہی فکشن سے واک آؤٹ کر  
جائے آج کل واک آؤٹ کافیش ہمارے ملک میں زوروں پر ہے۔  
گران نے کہا تو صدر بے اختیار بنس پڑا۔  
”اس کی ذمہ داری مس جویا نے لے لی ہے آپ فکر نہ کریں۔  
صدر نے بنتے ہوئے خواب دیا۔  
”اچھا تو اب نوبت ہماں تھک ہی گئی ہے کہ جویا نے تیر کی ذمہ  
داری بھی لینی شروع کر دی ہے۔ اوکے پھر تو آتا پڑے گاہو دے کہیں یہ  
ذمہ داری بڑھ کر کسی اور رشتہ میں تبدیل نہ ہو جائے۔..... گران  
نے کہا تو صدر بے اختیار کھلکھلا کر بنس پڑا۔  
”اوکے پھر آپ رات آنھے سمجھ ہی چاہیں ہم آپ کی سپت رکھ لیں

۔۔۔ خدا حافظ۔..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے  
رسیور کریٹل پر کھاہی تھا کہ فون کی گھمنی نہ اٹھی۔ صدر نے ہاتھ  
چھا کر ایک بار پھر رسیور انھیا ہے۔  
”صدر بول رہا ہوں۔..... صدر نے کہا۔  
”تیر بول رہا ہوں صدر ساز سے سات سچے ہوش تمہری سارے فکشن  
جانا۔ میں نے سب انتظامات کر لئے ہیں۔..... تیر نے کہا۔  
”گران کی نکت بھی لے لینا۔ مس جویا کا حکم تھا کہ گران بھی  
ساتھ رہے گاں لئے میں نے اسے زبردستی منوایا ہے۔..... صدر نے  
کہا۔  
”مجھے جو یا نے بتایا ہے۔ مجھے گران کے آئے پر کوئی اعتراض نہیں  
بپڑ گیکہ وہ اپنی حماقتوں سے فکشن فراب د کرے۔..... تیر نے  
خواب دیتے ہوئے کہا۔  
”تم اصل میں اس کی حماقتوں کو انبوح نہیں کرتے۔ تم اسے  
انبوح نہیں کیا کرو۔..... صدر نے کہا۔  
”کو شش تو کہا ہوں یعنی وہ بات بھی ایسی کروتا ہے کہ خوازہ  
خس آ جاتا ہے۔ بہر حال تھیک ہے۔ میں کو شش کروں گا کہ اسے  
برداشت کر سکوں۔..... تیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو  
گیا۔ صدر نے مسکراتے ہوئے رسیور کھا اور پھر ہی وی دیکھنے میں  
سرور ہو گیا۔ سات سچے اس نے اٹھ کر ہی وی آف کیا اور ڈریںگ  
روم کی طرف چڑھ گیا۔ چاروں کرجب وہ فلیٹ سے پنج اور کراپی کار

جو بیانے اختیار تھیں کہ اور سب ساتھی ہے اختیار پڑے  
اور پھر اس سے بھٹک کر مزید کوئی بات ہوئی پاہنگ سب بھٹک کر  
دروازے کی طرف دیکھنے لگے کیونکہ گیت سے دل کو اُدی تیری سے  
اندر داخل ہوئے اور گیت کی سائینے دل پر اس طرح کھوئے ہو گئے  
جسے باکر ڈالتے آئے ہوں یعنی دنوں ہی غیر ملی تھے۔

یہ کون یہی اور اس طرح سلسلہ ہو کر کیوں آئے ہیں۔..... جہاں  
نے حیران ہو کر کہا یعنی اس سے بھٹک کر کوئی اس کی بات کا ہوا ب رہا  
پاہنگ ہوئی کی انقاومی کے پار پانچ افراد تیری سے دوڑتے ہوئے  
گیت کی طرف بڑے اور اس طرح لامن بناؤ کر گیت کے سامنے کھوئے  
ہو گئے جسے کسی کا مستقبل کرنے کے لئے آئے ہوں۔ اس کے ساتھ  
ہی گیت کھلا اور ایک تو بوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔  
اس نے اپنائی شوش رنگ کا سکرت ہم رکھا تھا۔ سہرے بال  
کاندھوں بھک رہتے تھے۔ کافوں میں اپنائی قیمتی ہیریوں کے ناپس  
تھے۔ اس نے سر کے بالوں پر پلاٹیزم کا بنایا جھوٹا سامان جھوٹا ہوا تھا۔  
اس کے پیچے ایک آدمی بھی اندر داخل ہوا اور ہوئی کی انقاومی اس  
لڑکی کے سامنے جھک گئی۔ اسی لمحے ہال میں اناہ نسخت شروع ہو گئی۔  
خواتین و حضرات ہمارے آج کے فتنوں کی محنت خصوصی  
ہر ہاتھی نس پر نسرا و اعماق پالیٹش تشریف لے آئی ہیں ہم ہوئی کی  
انقاومی کی طرف سے انہیں خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کی آمد ہمارے  
لئے باعث امداد ہے۔

میں بیٹھا تو سارے سات ہونے والے تھے۔ تمودی در بعد ۶ ہوئی  
تمی ساری تھی گیا۔ ہوئی کی دیستہ درین پارکنگ رنگ برلن کا درون  
سے اس طرح بھری دکھائی دے رہی تھی جسے جہاں کاروں کا میدہ ہو  
رہا ہے۔ صدر نے اپنی کار ایک خالی جگہ پر روکی اور کار سے اٹ کر کے  
نے پارکنگ بٹک بیا اور پھر ہوئی کے میں گیت کی طرف بڑھ گیا۔  
گیت سے باہر استقبال پہ بنا ہوا تھا۔

”میرا نام صدر سعید ہے میری سیٹ بک ہو گی۔..... صدر نے  
ایک استقبالی گرل سے کہا۔

”میں سر سیٹ نہیں نامی ہی۔ یہ لمحے اپنا بٹک۔..... استقبالی  
گرل نے ایک کارڈ کال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور صدر  
فلکر یہ ادا کر کے میں گیت کی طرف بڑھ گیا۔ فتشن کے دوران ہوئے  
ہر آدمی نے علیحدہ علیحدہ آتا ہوتا ہے اس لئے نام اور سیٹ نہیں استقبالی  
پر رکھنے جاتے ہیں سو آدمی آتا ہے وہ اپنا نام بنا کر کارڈ حاصل کر کے  
اندر چلا جاتا ہے۔ میں گیت پر موجود آدمی کو کارڈ حاصل کر کے  
ہوا تو دور سے تیرنے ہاتھ پلایا اور صدر اس طرف مزگیا۔ سو اسے  
مران کے تقبہ بیانام ساتھی موجود تھے۔

”اسلام علیکم۔..... صدر نے ترب جا کر کہا تو سب نے سلام کا  
ہوا ب دیا اور صدر ایک خالی کرسی گھسیت کر جیئے گیا۔

”ابھی بٹک مران نہیں آیا۔..... جو یا نے کہا۔  
”آجائے گا اپ کیوں ہے میں ہو رہی ہیں۔..... صدر نے کہا تو

پالیٹ کی نری..... سب نے بڑاتے ہوئے کہا۔ پھر نرس آگے والی سیوں کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے نیے میلہ مخصوصی انتظامات کے گئے تھے۔ پر نرس کے ساتھ ایک فری ملی بینج گیا تھا جب کہ وہ سچ افراد ان کی کرسیوں کے مقاب میں موجود کر سیوں پر بینج گئے تھے۔ پر نرس کی سیت اس انداز میں ترجیب دی گئی تھی کہ وہ سارے ہال کو دیکھ سکتی تھی اور سارا ہال انہیں دیکھ سکتا تھا پر نرس کے ہمراہ پر بڑی پاوقاری سکراہت تھی۔

اس پر نرس کے باہی گارڈ نے آج ہی ایک آدمی کو ہوش پلاں پلاں میں گولی مار کر قتل کر دیا ہے۔ اپاٹک سالنے کہا تو سب نے انھیاں ہونک پڑے۔

قتل کر دیا ہے کیوں۔..... سب نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

بیان یا تو سمجھی جاتا ہے کہ اس آدمی نے ریوالوں کے دور پر نرس کو ہوش سے اخواز کرنے کی کوشش کی اصل بات کیا ہے اس کا علم نہیں ہے۔..... سالنے ہو اب دیا۔

جمہیں کہہتے چلا۔..... جو یا نے کہا۔

میں کھانا کھانے والی جاتی رہتی ہوں۔ آج میں گئی تو مران صاحب بھی ڈائٹنگ روم میں موجود تھے۔ میں نے اور مران نے مل کر کھانا کھایا۔ وہیں اس بات کا چلتے چلا۔ بتایا گیا تھا کہ مران کے ذیہی اور سوپر فیاصل اور پر نرس کے کمرے میں انکو اڑی کر رہے ہیں۔ پھر پرستند و فیاض مران کے پاس آگئی تو میں جل گئی۔..... سالنے

ہو اب دیتے ہوئے کہا۔

”یعنی قتل کی تفصیل تو پولیس کرتی ہے سڑل اشیلی بنس کا اس سے کیا تعلق۔..... صدقی نے کہا۔

”پر نرس کاری ہمان اور وی وی آئی پی ہے اس لئے تو مران کے ذیہی خود کہنے ہوتے تھے۔..... صاحنے ہو اب دیا اور سب نے اجابت میں سرطانیتے۔

”ارے وہ مران آگئا۔..... اپاٹک صدر نے کہا تو سب کی نظریں گیٹ کی طرف مل گئیں۔ مران واقعی گیٹ پر کھدا اس طرح آنکھیں محپکارا تھامیں ہے اور کوپکوپک کسی نے دھوپ میں بخادیا ہو۔ اس کے ہمراہ پر حماقتوں کے آپار پوری روائی سے بہر رہے تھے اور اس کے جسم پر جو کراس جیسا بابس تھا۔

”لا جوں والا قوت یہ بس ہے قوش میں ہجن کر آئنے کا ناسن۔۔۔

”خور نے فیصلے لے جی میں کہا۔ ہال میں موجود افراد کے ہمراوں پر بھی مران کے لئے ناگواری کے ہماڑت نتایاں طور پر نظر آ رہے تھے لیکن مران ان سب سے ہے پروادہ بڑے اٹھیاں سے جلتا ہوا ان کی طرف بڑھتے تھا پھر یافت ہال چلتے تھے اور ایک آدمی کے دھلانے سے گونج اٹھا اور ہال میں یافت خاموشی چھا گئی۔

”جہاری یہ جو اُت کہ تم میرے سر پر چلت مارو۔..... ایک گئے سر والا خمیس کی شدت سے جیج رہا تھا۔ اس نے سوٹھنا ہوا تھا اور وہ اپنے انداز سے احتالی موزن آدمی لگ رہا تھا۔

- گنجے بھائی دراصل جھماری بٹڑکے صین اور بولڈ والوں نے تیر روشنی کا بندوبست کر رکھا ہے اس لئے میرا باتھ نہیں رک سکتا تھا۔ تم ایسا کرو دیتے ہیں بدل لو..... میران نے اسے بڑے مضموم سے لے گیا۔

میرجہر۔ میرجہر یہ جو کر اندر کسے آیا ہے۔ اسے باہر نکالو۔ ابھی اور اسی وقت باہر نکالو وردہ میں ہوتی سیل کراؤں گا۔ ..... اس آدمی نے اور زیادہ غصے سے چپکتے ہوئے کہا۔

۔ میں بھی اس روشنی میں پچھلے لگائیں تھے بھائی۔ اس نے چھوڑ دیں تم سیٹ بدلو۔ تمہارا منکر حل ہو جائے گا۔..... میران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی تھے انتقامی کا ایک آدمی تیری سے قبضہ اپنے۔

• عمران صاحب پلیزہ ہمارا فکشن غراب نہ کریں۔ آپ اپنی سیٹ پر جائیں میں ان صاحب سے خود ہی صافی مانگ لیتا ہوں۔ ..... میر  
نے عمران کے قریب آ کر تکڑا بامکھیاتے ہوئے لے چکے میں کہا۔

اصل سند تو تم نے خود بیو اکر کر کاہے میگر صاحب کر ان کے سر کے عین اور تجزیہ دشی کر کمی ہے۔ اب تم خود دیکھو جہار اپنادل بھی چاہو رہا تو کچھ بتانے کو..... مران نے بڑے مضمون سے لے لئے میں کہا۔

اے معلوم تھا کہ اگر مرد ان ندی پر ہٹ آیا تو اسی سارے بھٹکنے غرباً ہو جائے گا۔  
یہ ہے کون۔ اے فوراً ہاں سے باہر نکالو۔ اس اُدی نے اجتماعی فصلی لے لیتے من کہا۔

جذب یہ علی مران صاحب ہیں ۹۴ زکریز جزل سخن اشیل بھس  
بیور دے صاحبزادے ہم آئیے مران صاحب آپ کی سیت دہاں ہے میں  
آپ کو چھوڑ آتا ہوں ..... شیرخ نے اس آدمی نے مران کا تعارف  
کرتے ہوئے کہا تو اس آدمی کا بہرہ ملکت بدلت گیا اور وہ خاموشی سے  
والپس ستر بینے گا۔

۱۰۔ جاہاں پسی آگر والیں کے وقت بھی میں رہ سکتا تو پہنچی سماں  
مائلگ لیتا ہوں ..... عراں نے کہا اور پر تیر تیر قدم اٹھا کا مندر اور  
تھس کا طبقہ اُنہوںگ

سیوں کی مرد سے۔  
یہ کیا مرکت کی ہے تم نے اور یہ کیا بس ہیں کرتے گئے ہو فکش  
میں ..... جو یا نے عمران کے قریب مکنے ہی اجتنابی خصلے لے جائیں  
کہا۔

اب کیا کروں کوئی حورت آج چک جیے گنجی نظری نہیں آئی اس  
لئے مجبوراً مردوں کو ہی پڑت مارنی پڑتی ہے اور اگر تمہیں بس پسند  
نہیں آیا تو میں ابھی آئا رہتا ہوں۔ جہاں احکم سر آنکھوں پر۔ مگر ان  
نے جس سے مضموم سے مجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو سب کے اختیار  
پس پڑے۔

۔ پیغمبر مطہر۔ جیکن خبردار ہے اگر تم نے کوئی خلاصہ کر کی کی۔  
جو یا نے بوس کھلانے ہوئے تھے میں کہا کیونکہ مران سے کچھ بھی نہ تھا  
کہ وہ واقعی بس امکان کر صرف لر جائے میں بیٹھ جائے۔

۔ مرکت تو مرکت ہی ہوتی ہے خلاصہ اور سمجھ کر کے ہو سکتی ہے۔  
البج اپنی سیدی طرود ہوتی ہے کیون مسدر یار جنگ ہادر۔ مران  
نے کریڈو پیٹھکھوئے ہوئے صحوم سے لگھ میں کہا۔

۔ سارے ہال والے ہمیں ہی دیکھ رہے ہیں خاص طور پر اس پر نظر  
کی تھیں تو ہم پر بھی ہوتی ہیں۔ کیا سوچ رہی ہو گی وہ بھارے  
حشتن۔ ..... خنزیر نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

۔ پر نسر کہاں ہے پر نفر۔ ..... مران نے تیری سے گھستنے ہوئے کہا  
اور اس طرح پھانک گھستنے کی وجہ سے وہ کری سیست ایک دھماکے  
سے بھیج جا گر اور ہال ایک بار پر جو ہمک کراس طرف دیکھنے لگا جو یا  
اور خنزیر کے تو ہے اختیار من بگھائے گئے جب کہ باقی ساتھی ہے اختیار  
اور دیکھتے ہوئے کہا۔ ..... مران نے چونک کر اور  
ہش پڑے۔ مران جلدی سے اخدا اور اس نے اس طرح زور زور سے  
کر کے جھلانے شروع کر دیتے جسے قلبیں کی میں نکلتے کے لئے اسے  
الٹاکر ڈنڈوں سے پیٹھا جاتا ہے اور اس بار ہال میں ہے اختیار قبھے  
پھوٹ پڑے۔

۔ کیا مطلب کیا آج ہنسنے کا فناش ہے پر تو اول انعام تھے ملنا  
پہنچتا۔ ..... مران نے کہا اور دوسرے لئے اس کے حلق سے اس قدر  
زور دار قبھے نکلا کر ہال گونج اٹھا۔

۔ اے اے یہ کیا کرو ہے ہو۔ ..... جو یا اور باقی ساتھی مران  
کے اس طرح قبھے مارنے سے ہے اختیار بوس کھلا کر انھیں کروے ہوئے۔  
کیا ابھی قبھے میں کوئی کسر باقی رہ گئی ہے دیکھے میں تو اس سے  
بھی اونچا قبھے مار سکتا ہوں۔ ..... مران نے جبے غافر انھیں کہا۔  
۔ بس ہیں کافی ہے انعام آپ کو ہی ملے گا مران صاحب۔ ..... مسدر  
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر پڑی ہوئی کری المعاکر  
سیدمی کردی تو مران اس طرح خوش ہو کر کری دیکھنے میں بھی اسے  
واقعی اول انعام کا حق دار قرار دے دیا گی ہو۔ اسی لئے ایک غیر ملکی تیر  
تیر قدم المعاکر ہوا مران کے قریب آیا۔

۔ پر نسر کا حکم ہے کہ آپ فناش کو ڈسزب د کریں۔ ..... اس خیر  
علی نے قریب آگرہ، سے حفت لگھ میں کہا اس کے بولسزے بھاری  
ریو اور کادست بابر نکلا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔  
۔ پر نسر کا حکم ہے۔ کہاں ہے پر نفر۔ ..... مران نے چونک کر اور  
اور دیکھتے ہوئے کہا۔

۔ وہ سائنسے تشریف فرمائیں انہیں آپ کی احتیات ہر کوئی کی وجہ  
سے ڈسزبیں ہو رہی ہے۔ ..... اس آدمی نے بھٹلے سے بھی زیادہ حفت  
لگھ میں کہا۔

۔ جلو میری وجہ سے اسے کچھ د کچھ تو ہو ہی رہا ہے یہ فیضت ہے  
وہی کس پڑنا گھر سے تشریف لائی ہیں محترم۔ ..... مران نے من  
بناتے ہوئے کہا۔

وہ پالینڈ کی پرنسرو اتنا ہیں اور ان فلکشن کی مہماں خصوصی ہیں اور میں ان کا باذی گارڈ ہوں اس پارتو زبان سے بات کر رہا ہوں لیکن دوبارہ آپ نے کوئی احتقاد مرکت کی تو پھر مجھے دوسری طرح سے سمجھاتا بھی آتا ہے ..... آئے والا واقعی ضرورت سے زیادہ بھی سخت مزاجی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

اچھا اچھا آپ جائیں اور اپنی پرنسر کو بھی بنا دیں کہ یہ آزاد لکھ ہے ہم آپ کے غلام نہیں ہیں۔ جائیں ..... بیگٹ میرنے فیصلے مجھے میں باذی گارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

اے پرنسرو اتنا ارے واہ وہ ماں موجود ہیں کمال ہے مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں ارے واہ ابھی جا کر ان سے ملتا ہوں ..... میران نے کری سے انتہے ہوتے کہا یعنی جو یانے اسے بازدھے کپڑہ کر بھا دیا۔

خبردار اگر تم گئے ہم ہو ہیں۔ سرزم جاؤ ..... جو یا نے جھٹے میران سے پھر باذی گارڈ سے مخاطب ہو کر کہا تو باذی گارڈ ہو تو سخت دیکھا نہیں داہیں چلا گیا۔

اے وہ پرنسرو اتنا ہے پالینڈ کی پرنسر کوئی غیر تو نہیں ہے ..... میران نے ایسے لمحے میں کہا جسے جو یا کے روکنے پر اسے حیرت ہو رہی ہو۔

جسے سلوم ہے کہ وہ پرنسر ہے اور جہاری کون ہو گی یعنی تم نے میر پالینڈ کے مشہور قی ڈانس سے پا شوری ڈانس کہا جاتا ہے کی خود ہاں نہیں جاتا جسے ..... جو یا نے کات کمانے والے لمحے میں کہا اور

جسی لمحے ہاں کی بیان کیے بعد دیگرے بمحض چل گئیں اور پھر سینچ روش پھوگیاں کے ساتھ ہی فلکشن کے آغاز کا اعلان شروع ہو گیا۔

خواتین و حضرات آج یورپ کی سب سے مشہور بیلے ڈانس میں دھو رکھی اپنے فن کا مظاہرہ کریں گی۔ مس ذور تھی اور ان کے ساتھی سرزمیں ایکل ..... اعلان کیا گی اور دوسرے لمحے سوزک شروع ہو گی اور اس کے ساتھ ہی سینچ پر ایک لڑکی اور لڑکا بیلے ڈانس کا خصوصی بیس میکنے کو دار ہوئے اور پھر بیلے ڈانس کا آغاز ہو گیا۔ جو زاد واقعی ڈانس میں بھے ہدم اپنے تھا۔

” یہ دوچارے لئے بڑے ہوٹل میں بھی بھوکے ہیں چھپا۔ ” میران نے منہ بنتا ہوئے ہمارے ہمراہ۔

” بھوکے کی مطلب یہ تو بیلے ڈانس کر رہے ہیں ..... ساتھ یہ ہمیں ہوئی صادق نے حیران ہو کر کہا۔

” اصل میں تو یہ بھوک رقص ہے یعنی جب آدمی بے پناہ بھوکا ہوتا ہے تو وہ کس طرح بھوک کی شدت سے نلمجا ہے۔ تم نے دیکھا نہیں دیکھا دوس کی بڑیاں نکلی ہوئی ہیں ..... میران نے کہا تو صادق بے اختیار بھوک پڑی۔ بیلے ڈانس کے بعد تنبہاہ شناخل کے ڈانس کا مظاہرہ کیا دیا۔

” خود اگر تم گئے ہم ہو ہیں۔ سرزم جاؤ ..... جو یا نے جھٹے

” میران سے پھر باذی گارڈ سے مخاطب ہو کر کہا تو باذی گارڈ ہو تو سخت دیکھا نہیں داہیں چلا گیا۔

” اے وہ پرنسرو اتنا ہے پالینڈ کی پرنسر کوئی غیر تو نہیں ہے .....

” میران نے ایسے لمحے میں کہا جسے جو یا کے روکنے پر اسے حیرت ہو رہی ہو۔

” مجھے سلوم ہے کہ وہ پرنسر ہے اور جہاری کون ہو گی یعنی تم نے

” میر پالینڈ کے مشہور قی ڈانس سے پا شوری ڈانس کہا جاتا ہے کی خود

” ہاں نہیں جاتا جسے ..... جو یا نے کات کمانے والے لمحے میں کہا اور

اپ بولو کون ڈم ڈم کو جلچ کرتا ہے بولو..... میران نے اپنی  
اوائیں کہا۔  
اپ باہری ڈنس کے پارے میں جلتے ہیں..... پرنسرو اتنا  
نے حریت بھرے لئے میں کہا۔  
ڈم ڈم سے زیادہ کون جان سکتا ہے۔ باتیا تو ہے کہ میں نے  
ڈنسوں میں ڈاکٹریت کر رکھی ہے اور اسی بناء پر ہر نس کا چان نے مجھے  
اپنا سیکرٹری بتتے کام باز بخدا ہوا ہے۔ یہ باہری نہیں ہے یہ کاتا سوتا  
ڈنس ہے باہری ڈنس میں ایجی کو باسیں طرف نہیں گھما دیا جاتا بلکہ  
چینے کو باسیں طرف گھما دیا جاتا ہے اور باہری ڈنس دونوں کاندوں  
کو ایک سیدھے میں رکھ کر کیا جاتا ہے اور پھر ایک پلے سے مجھے سے  
اوٹھا کیا جاتا ہے۔ جب کہ گردن کا رخ چالیں زاویہ پر ہو تو اپا ہے  
جب کہ کاتا سوتا میں ایجی کو باسیں طرف گھما دیا جاتا ہے۔ دونوں  
کاندوں کو چالیں کے زاویے پر رکھ کر اور گردن کو باسیں طرف  
ساطھ کے زاویے پر رکھا جاتا ہے۔ یہ جو زادا کاتا سوتا ڈنس کر رہا ہے  
باہری نہیں کر رہا۔..... میران نے اپنی اوایں بولنا شروع کر دیا۔  
حریت ہے۔ دیل ڈن۔ اپ واقع باہری کی باریکوں کو جلتے  
ہیں دیل ڈن کیا آپ کو یہ ڈنس آتا ہے۔..... پرنسرو اتنا نے اٹک کر  
کھوئے ہوئے اپنی حریت بھرے لئے میں کہا۔ اس کے بعد  
پرداقی احتیائی تجہب کے تاثرات ابرا منتھ۔  
مجھے تو آتا ہے۔ یہن میں پا کیشیا کا قوی ڈنس کرنا زیادہ پسند کرتا

بھی ماہر ہیں۔ پر نسری فرمائیں پر یہ ڈنس خصوصی طور پر بھی کیا جا رہا  
ہے۔ ..... اعلان کیا گیا اور پھر سینج پر ایک ہوا آگی اور اس نے گیب  
و غریب اندازیں ڈنس کرنا شروع کر دیا۔ ابھی ڈنس ٹھم دہ، ہوا تھا کہ  
اچانک میران اٹک کر کھڑا ہو گیا۔

یہ باہری ڈنس نہیں ہے یہ تو پالیٹکا کا حرامی ڈنس کاتا سوتا  
ہے۔ پاہری ڈنس ایسا نہیں ہوتا۔..... میران نے جھکھے ہوئے کہا تو  
اس کی آواز بہال میں گونج اُٹھی اور رقص کر کر ہوا جو اسے اختیار رک  
گیا۔

کون کہتا ہے کہ یہ باہری ڈنس نہیں ہے یہ باہری ڈنس  
ہے۔ ..... اچانک پرنس کے ساتھ بیٹھے ہوئے غیر علی نے اٹک کر احتیائی  
فضلے لئے میں کہا۔

ہم کہتے ہیں۔ ہم سی ڈم ڈم سکرٹری اٹ پرنس اٹ کا چان۔ ہم  
نے دیا بھر کے ڈنسوں پر ڈاکٹریت کی ہوتی ہے۔ ..... میران نے جھٹ  
سے بھی زیادہ اپنی آوازیں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے یئچ کی  
طرف پڑھ گیا۔

یہ پاگل ہے اسے روکو خدا تو اہنگاں کر رہا ہے۔..... تھوڑے نے  
احتیائی فضلے لئے میں کہا۔

میران صاحب الہما جان بوجہ کر کر رہے ہیں تاکہ پرنسرو اتنا کی  
تو جد حاصل کر سکیں۔ ..... صالح نے کہا تو جو یہا بے اختیار بھوک پڑی  
اس کا گہرہ بگڑ سا گیا لیکن اس دوران میران یئچ کے قریب بھکھا تھا۔

ہوں الجب آپ کے سختی میا گیا ہے کہ آپ باخوری میں ماہر ہیں۔ آپ  
ڈانس کر کے دکھائیں تاکہ بھائیوں کے لوگوں کو بھی چہ ملے کہ باخوری  
ڈانس کھیلا ہوتا ہے۔..... میران بنے کہا تو پرنسر مرتضیٰ ہوئی شکار پر  
چڑھ آئی تو پورے ہال نے تایاں جاتا شروع کر دی۔ اور پھر اس نے  
واقعی باخوری ڈانس کرنا شروع کر دیا۔ لوگ جنی حرمت سے دیکھ  
رہے تھے کیونکہ پرنسر واقعی بالکل اسی انداز میں ڈانس کر رہی تھی جس  
طرح میران نے بتایا تھا۔

میکا خیال ہے آپ کا..... پرنسر نے رکتے ہوئے کہا۔

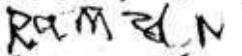
ڈانس کرتے ہوئے آپ کے بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلیاں آپ کا  
ساقہ نہیں دے دیں پرنسراں نے سوڑی سوڑی، آپ اس ڈانس میں  
ماہر نہیں کہلاتی جا سکتیں اور وہ ہی قدم آپ کو ہمارت کا سر میلیت  
دے سکتا ہے۔..... میران نے من بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے مذکور  
وابس اپنی سیست کی طرف بنتے گا۔ ہال اس کی بات سن کر دم بخودہ  
گی۔ جبکہ پرنسر حرمت کی شدت سے من کھولے یعنی پر کھڑی کی کھڑی  
رو گئی۔

اوہ اوہ اس قدر باریک ہی۔ اوہ اوہ جبے اعتراف ہے کہ واقعی  
سیری انگلیاں ساقہ نہ دے دی جسیں اوہ اوہ..... پرنسر کے منہ سے  
بے اختیار نکلا اور اس کے ساقہ ہی وہ یعنی سے اتری اور تیزی سے قدم  
بڑھاتی اس طرف کوئے گی بعد میران لپٹے ساتھیوں کے ساقہ اگر  
اس طرح بینج گیا تھا صیہ اس نے کسی فرم کی مداخلت ہی نہ کی ہو۔

پرنسر کے میران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بنتے ہی اس کا ساتھی  
اور اس کے باقی گارڈ بھی اس کے بیچے دوپنے جب کہ پورے ہال  
کے بھرے پر میران کے نئے اجتماعی حرمت اور محسین کے تاثرات  
نایاں تھے۔

آپ پریز کیا آپ مجھے ملactat کا موقع بخیں گے۔..... پرنسر نے  
قرب اگر اس طرح ملactat لجھے میں آپنا جسے وہ پرنسر کی بجائے کوئی  
ادھی سی حورت ہو۔ پرنسر کی آمد پر میران کے ساتھی اس کی عظمی کے  
لئے اٹھ کرے ہوئے تھے لیکن میران اسی طرح کری پر بیٹھا رہا تھا۔

پرنسراں سے ملactat ہیں۔..... جو بیانے میران کا بازو پکڑ کر اسے  
بچوڑتے ہوئے کہا تو میران اس طرح یو کھلا کر اٹھا کر کری ایک بارہ  
پریز گرپڑی اور میران نے جلدی سے جھک کر کری کو پکڑتا چاہا تو وہ  
بھی کری پر قلا بازی کھا کر ایک دھماکے سے فرش پر گرا اور ہال ایک  
پار پھر بے اختیار چھوڑنے سے گونج اٹھا۔ پر نسبتی بے اختیار اس چڑی  
تھی۔



سواری - سواری - دراصل کری پریز ہی ایسی ہوتی ہے کہ جب  
مک قائم ہے تو اس پر بیٹھا ہو آؤ۔ بھی قائم ہوتا ہے جب گرپڑے تو  
آؤ۔ کو بھی گرپڑتا ہے۔..... میران نے اٹھ کر کرے ہوئے ہوئے  
اجتمائی شرمندہ سے لجھ میں کہا تو پرنسر کے بھرے پر ایک بار پر حرمت  
کے تاثرات ابراۓ۔

آپ آپ آخر کیا پریز ہیں۔ آپ تو ہبہ بڑے فشنی ہیں۔ میں آپ

ہے مسافر کرنا لازم ہوں گی۔ پر نہ سفر مسافر کے لئے ہے  
بجاتے ہوئے کہا۔

سوری ہمارے دین میں ہور توں سے مسافر کرنا مشغ ہے۔ وہی  
تو اماں بی کہیں کہ نا ہرم ہور توں سے باتیں کرنا بھی مشغ ہے لیکن  
اب کیا کیا جائے ہور تینی آگر اچی ڈانسر ہوں تو انہیں سمجھانا تو چڑنا  
ہی ہے۔ مگر ان نے من بجاتے ہوئے کہا تو پر نہ سفر نے بے اختیار  
ہاتھ والپس کھینھاں کے بھرے پر بیٹھ فسے کے ہاترات ابھرے اور وہ  
تیری بے وہاں ٹرکی۔ اس کے باہمی گارڈوں اور اس کے ساتھی نے  
بھی مفصلی نظروں سے مگر ان کی طرف دیکھا۔

اورے ارے اس قدر مفصلی نظروں سے کیون دیکھ رہے ہو۔

مری طرف سے بے ٹک اپنی پر نہ سفر سے ایک بار نہیں ایک ہزار بار  
منافق کرلو۔ میں نے جھیں تو نہیں روکا۔ مگر ان نے من بجاتے  
ہوئے کہا اور ایک بار پر اٹھیاں سے کری پر بیٹھ گیا۔

پر نہ سدا میں جا کر اپنی سیست پر جو لمحے بیٹھی پر اٹھ کر گیٹ کی  
طرف پڑھ گئی۔ خلایدہ اپنی اس طرح بر سر عام توہین کو برداشت نہ کر  
پار ہی تھی اور پھر اس کے ساتھ ہی فکشن کے اختتام کا اعلان کر دیا  
گیا۔

کیا ضرورت تمی جھیں مداخلت کرنے کی غلط کر رہے تھے ڈافس  
یا سچھ جھار اکیا مطلب تھا اور یہ ڈام اور پرنس آف کاچان = کیا تاش  
ہے خواہ خواہ ہم سب کو بھی تاش بنائی کر رکھ دیا ہے تم نے سمجھا نے

اہمیتی فصلیے لجھے میں کہا۔  
میں نے نلا تو نہیں کیا۔ کیا نا ہرم ہور توں سے مسافر کیا جا  
سکتا ہے کیوں صدر۔ مگر ان نے اسے لمحے میں کہا جسے اسے جو یا  
کی بات پر اہمیتی حریت ہو رہی ہو۔  
میں مسافر کی بات نہیں کر رہی ڈافس کی بات کر رہی ہوں۔

جو یا نے کاٹ کھانے والے لمحے میں کہا۔  
تجھوڑیں مس جو یا دیئے ایک بات ہے مگر ان صاحب نے واقعی  
پورے ہال پر اپنی دعا کی تھا وہی ہے اور کم از کم میرے نے تو واقعی یہ  
نئی بات ہے کہ مگر ان صاحب پالیٹھ بھی ملک کے رقصوں کی اس قدر  
باریکیاں بھی جلدی ہوں گے۔ مخدود نے سکرت اسے کہا۔

اسے یہ باتیں نہیں تھائے آہماں سے جاتی ہیں لمحے تھیں آج تک کوئی  
میں نہیں آیا۔ تصور نے بھی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

یہ باتیں صرف دعویٰ تھیں کھلانے سے نہیں آتیں۔ جان مارٹنی ہی تھی  
ہے۔ بہر حال کھانا ملکواؤ اس پر نہ سکی وجہ سے خواہواہ بوسہت ہو گئی  
ہے۔ جبی ماہر بنتی تھی پاٹھوری ڈافس میں ہوئے۔ مگر ان نے من  
بناتے ہوئے کہا اور تصور نے دیر کو بلا کر کھانے کا ارادہ دے دیا کیونکہ  
کھانا اب پورے ہال میں سرو کیا جانے لگا تھا۔

لکھ ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان کے پیچے نیڑا گرد و گرد جیپ تمی جس میں  
جروز اور جوانا بادی گارڈوں کی خصوصی زور دی گئی اور سائینے  
ہولسزروں میں بھاری روپ اور لگانے موجود تھے۔ اس جیپ کے باہر بھی  
الہامی جھنڈا پھر پھر رہا تھا۔

رات ہماری پرنسپر اسکا سے ملا کات ہوتی تھی۔ بہت خوبصورت  
لڑکی ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے بیک مرد میں سلیمان کو  
دیکھتے ہوئے کہا۔

اپنی اوقات میں رہ کر بات کیا کر دیکھنی پر نس سے اس طرح  
خاطب ہوا کرتے ہیں۔..... سلیمان نے کھا جانے والے لمحے میں کہا۔  
میں بس زیادہ پھسلنے نہیں ورنہ کار سیمی لے جا کر جوئے تو اب  
صاحب کے پکن میں روک دوں گا کچھ۔..... عمران نے سکراتے  
ہوئے کہا۔

اب میں رہر سل بھی نہ کروں پر نس اُف کا پان بننے کی۔ اس  
بار سلیمان نے من بناتے ہوئے کہا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ  
عمران جو کچھ کہتا ہے، کہ بھی سکتا ہے اس نے اس نے عافیت اسی میں  
کھی تھی کہ واقعی اپنی اوقات میں رہے۔

اُسے تم تو آں در لذ بادرپی ایسوی ایش کے صدر ہو۔ ساری مر  
چماری کا پان میں گزدی ہے ابھی جہیں رہر سل کی ضرورت  
ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

میرا خیال ہے اپنے گھے مہیں اتار دیں۔ میں بازا آیا پر نس بننے

جدید ماڈل اور خصوصی ساخت کی سفید رنگ کی کار بڑی تیز  
رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑی چلی جا رہی تھی۔ ذرا یونگ  
سیست پر عمران یعنی ہوا تھا اس کے جسم پر وہی لباس تھا جو اس نے  
رات کو ہوتی تھری ستار میں یعنی ہوا تھا جب کہ عقابی سیست پر سلیمان  
یعنی ہوا تھا۔ اس نے سفید سلک کی شرپ و اتنی ستوڑی دابر پاجامہ اور سر  
پر ایک خصوصی ساخت کی زرد رنگ کی پیگڈی تھی جس کی کتفی پر  
سنستہ ایک اچھائی قیمتی اور نایاب، سیر اچھا گراہ تھا۔ اس کے لگے میں  
بھی اچھائی قیمتی، ہیرے اور دیگر جو اہرات کے تین ہار پڑے ہوئے تھے۔  
بیرون میں سلیم شاہی بھوتی تھی۔ کار کی سائینے پر ایک سرخ رنگ کا  
جھنڈا پھر پھر رہا تھا جس پر ایک چائے کی سیدھی بیالی پر چائے کی ایک  
انی بیالی رکھی ہوتی تھی لیکن ان دونوں کے مل جانے سے ایک  
بیخوی سا گول بن گی تھا جس کی ایک سائینہ پر اور بیچھے کنٹے باہر کو

ہے۔ سلیمان نے فصلے لیجئے میں کہا۔  
سچان جبکہ اس ملے میں اگر میں نے امداد دیا تو وہ کے بخرا رہنا  
شروع کر دیں گے اس نے پتھنے رو الہیان سے۔ مران نے  
سکراتے ہوئے کہا۔

آپ نے تو الاعانے سزاد ہی شروع کر دی ہے۔ اس سے تو اچھا  
بڑے نواب صاحب یا ان کا بھتیجا ہے جو کوئے مار کر جسم رُخی کرتے  
ہیں آپ نے تو درج پر کوئے مارنے شروع کر دیے ہیں۔ سلیمان  
نے من بناتے ہوئے کہا تو مران نے اختیار کھلکھلا کر نہیں چلا۔  
اب تم نے واقعی پرسوں بھیں پاتیں شروع کر دی ہیں اس نے  
ہر ہماری نس پر نس کی خدمت میں اطلاع اُرف ہے کہ پرنسوں اسی سے  
رات ہوتی میں طاقت ہوئی تھی۔ مران نے اجتنام مود باد لے جے  
میں کہا۔

غایہ ہے سیکڑی جیسی مخلوق کہاں باز آئتی ہے جسے لوگوں  
کو جا کر دیکھنے سے۔ سلیمان نے جسے باصطاد لے چکے میں کہا۔  
سیکڑی ہے چارے کو تو مسلمان ہی۔ تھا اگر مسلم ہوتا تو پھر  
پرنس اُف کاچان سچ بادی گارڈوں کے دہاں ہیچکا بس الفنا خنزیر کی  
دھوکت پر دہاں گیا تو محترمہ بھی دہاں برلنمان تھی اور ہر ہماری نس کی  
خدمت میں اُرف ہے کہ سیکڑی ڈم ڈم نے دہاں پر نس کی دھاک  
�دا دی۔ پرنس نے لپٹنے آپ کو پالینڈ کے قوی ڈائیس پاٹوری کا ماہر  
بٹایا اور پھر اس کے سامنے ایک ہڑتے نے پاٹوری ڈائیس شروع کیا

جب کہ ڈھلٹ کر رہے تھے اس پر سیکڑی ڈم ڈم میں نے ڈلوں پر  
ڈاکنیکس کی ہوئی ہے اور میں کی وجہ سے پرنس اُف کاچان نے مجھے  
از رہ کرم اپنا سیکڑی بنا لیا ہے۔ یہ سلی کے بروائیت کر سنا تھی  
جسماں پر سیکڑی نے انہیں بنا دیا کہ یہ ڈائیس ڈلٹ ہے اور اصل ڈائیس  
الصادر ہے۔ مران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

آپ نے تو اپنے بیاریا مگر مجھے تو ڈائیس کی اُن بھی نہیں  
آئی۔ سلیمان نے من بناتے ہوئے کہا۔  
اسی نے تو تم نے ڈائیس میں ڈاکنیکس سیکڑی رکھا ہوا ہے  
کیونکہ پرنس اُف کاچان پر سرکاری طور پر ڈائیس پر پابندی ہے۔ مران  
نے سکراتے ہوئے کہا۔

ہمارا بہاں جانے کا ہواں مقصود ہے۔ کسی بڑج پورا ہو گا۔  
آپ تو نواز ہادی آمد سے گھین بائکنیں گے اس سے فرمستے گی تو  
یہ نسروں اسکا آپ سے ڈائیس سیکھے گی میں کیا کر دیں؟۔۔۔ سلیمان نے  
بندھ لئے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

تم ہرے خان کی پوری جاگیر کا سودا کر لینا۔ مران نے ہکتا تو پھر  
سلیمان نے اختیار اچھیں چلا۔  
جاگیر کا سودا کیا مطلب۔ سلیمان نے حمران، ہو کر کہا۔  
سودا کیسے ہو گئے۔ کاش تم قاسم دی گرد سے سبق سیکھ لے  
ج کھڑے کھڑے ہوئے ہوئے سے ہذا ہوش فریب نے کا اعلان کر دیا  
ہے۔۔۔ مران نے کہا۔

لیکن اگر ہے نواب صاحب بیچنے پر عادہ ہو گئے ہے۔ سلیمان نے من لے کیا۔

جہاری جیب میں گارٹینچ چیک بک موجود ہے۔ ایک چیک پر دستخرا کے اس کے ستر پر مارنا جو بیچاہے رقم نکھلے اور اس نے مران نے جواب دیا۔

جہارا کھاد کوڑ ہو چکا ہے۔ تم نے لپٹے ملک کا جھنڈا نہیں دیکھا اس کا مطلب بھی بھی ہے کہ جہارے ملک کا ہر کھاد کوڑ ہے اور جب کھاد کوڑ ہو چکا ہو تو پھر جیک باری کرنے کا مطلب بک سے فراز ہوتا ہے اور فراز کی سزا جیل خانہ۔ مران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

تم پر نس اف کا چان ہو چیک بک سو تینر لینڈ کے ایک بیک کی ہے اور تم اس بیک کے خود مالک ہو۔ کیا کچھے دہان نام استعمال یا ایال پر اتنی بیالی رکھی ہوئی ہے اب آپ کہہ رہے ہیں کہ کھاد کوڑ یہ نہیں ہوتے صرف نبراستعمال ہوتے ہیں رہی رقم تو جو نواب اپنی کیا سلسلہ ہے۔ سلیمان نے کہا۔

میں علاقتے میں ملک کا چان واقع ہے دہان یہ روائی ہے کہ جب زندگی کی قیمت بھی ساتھ ہاں دے جب بھی کیش، ہو سکتا ہے۔ پندرہ نہیں داںے گارٹینچ چیک پر پوری دیبا کے بیک خالی ہو سکتے کہ بعد اسے سید حارکے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اسے مزید چائے چاہتے ہیں۔ مران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سلیمان کی آنکھیں چھانپ کپ دیوارہ بھر دیا جاتا ہے اور جب بک بیالی سیمی رکے گا حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

پھر تو ایک چیک میں خود کیش کر ان لوں خواگواہ پا درچی چائے اس میں مزید ڈالی جاتی رہے گی اور اسے ہر حالت میں ہی بیٹے نہیں میں پڑا سر رہا ہوں۔ سلیمان نے کہا تو مران نے اختیار کی دوڑ یہ سیمان کی توہین ہو گی اور سیمان اپنی توہین میں سہماں کو کھکھلا کر پڑا۔

جیل خانے کی کوئی نہیں سے تو باورچی خانہ بہر حال زیادہ ہی بہتر توہین بیالی کو پرچم میں اٹا کر کے رکھ دے گا۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہو گا۔ مران نے بنتے ہوئے کہا۔

جیل خانے کا کیا مطلب اگر جوے نواب کے نام کا جیک کیش ہو سکتا ہے تو میرے نام کا کیوں نہیں ہو سکتا۔ سلیمان نے من بناتے ہوئے کہا۔

جہارا کھاد کوڑ ہو چکا ہے۔ تم نے لپٹے ملک کا جھنڈا نہیں دیکھا اس کا مطلب بھی بھی ہے کہ جہارے ملک کا ہر کھاد کوڑ ہے اور جب کھاد کوڑ ہو چکا ہو تو پھر جیک باری کرنے کا مطلب بک سے فراز ہوتا ہے اور فراز کی سزا جیل خانہ۔ مران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

لیکن میرے بھٹے پوچھنے پر تو آپ نے بیالی تھا کہ چائے کی سیمی ہے اور تم اس بیک کے خود مالک ہو۔ کیا کچھے دہان نام استعمال یا ایال پر اتنی بیالی رکھی ہوئی ہے اب آپ کہہ رہے ہیں کہ کھاد کوڑ یہ نہیں ہوتے صرف نبراستعمال ہوتے ہیں رہی رقم تو جو نواب اپنی کیا سلسلہ ہے۔ سلیمان نے کہا۔

میں علاقتے میں ملک کا چان واقع ہے دہان یہ روائی ہے کہ جب زندگی کی قیمت بھی ساتھ ہاں دے جب بھی کیش، ہو سکتا ہے۔ پندرہ نہیں داںے گارٹینچ چیک پر پوری دیبا کے بیک خالی ہو سکتے کہ بعد اسے سید حارکے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اسے مزید چائے چاہتے ہیں۔ مران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سلیمان کی آنکھیں چھانپ کپ دیوارہ بھر دیا جاتا ہے اور جب بک بیالی سیمی رکے گا حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

پھر تو ایک چیک میں خود کیش کر ان لوں خواگواہ پا درچی چائے اس میں مزید ڈالی جاتی رہے گی اور اسے ہر حالت میں ہی بیٹے نہیں میں پڑا سر رہا ہوں۔ سلیمان نے کہا تو مران نے اختیار کی دوڑ یہ سیمان کی توہین ہو گی اور سیمان اپنی توہین میں سہماں کو کھکھلا کر پڑا۔

جیل خانے کی کوئی نہیں سے تو باورچی خانہ بہر حال زیادہ ہی بہتر توہین بیالی کو پرچم میں اٹا کر کے رکھ دے گا۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہو گا۔ مران نے بنتے ہوئے کہا۔

سیمی پیالی کے اندر اپنی پیالی۔ یعنی تم سہمان بھی، ہو اور میزان بھی۔  
چانے مزید بینا بھی چاہتے ہو اور نہیں بھی بینا چاہتے۔ ..... میران نے  
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
”اگر ہرے نواب صاحب یا اس پر نسرا و احشانے میں بات پوچھ لی تو  
کیا میں اسے بھی جھی تفصیل بتاؤں گا۔ ..... سلیمان نے مت بناتے  
ہوئے کہا۔

” یہ تفصیل تو صرف تمہارے اور میرے لئے ہے یعنی سکرٹری اور  
پرنس کے درمیان۔ وہاں تو تم بتاؤ گے کہ یہ دنیا ہے جسے کاچان کے  
کنٹے لگے ہوئے ہیں ہاکر کنگ آف کاچان جب چاہے دو الگیوں پر  
پوری دنیا کو خجاوے۔ ..... میران نے کہا اور سلیمان نے انتیڈر پس  
پڑا اور پھر تکریبنا دو گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد کاراکی قدم اندرازی  
بنی ہوئی محل نشاویلی کے ہرے پھانک میں داخل ہوئی۔ وہی  
وہریں کھلا گئی تھا جس کی ایک سائیڈ پر جہازی سائز کا پورچ بنا ہوا  
تمہاری کے اندر چار کاریں موجود تھیں لیکن ۶ پورچ احشانہ تھا کہ کسی  
ہرے سے ہرے کاروں کے شودوم سے بھی چدا تھا اس لئے میران نے  
ان کاروں کے ساقچ جا کر اپنی کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ تیری  
سے یعنی اڑایا جب کہ سلیمان اسی طرح اکڑا ہوا یہ خدا ہوا تھا۔ اسی لمحے  
دو سکے افزاد تیری سے آگے ہرے ان کے آگے آگے ایک موٹا سا آدی  
تمہاری نے بندگی کا کوت بھٹاکا ہوا تھا اور وہ میڈنک کی طرح اچھتا ہوا  
آہتا تھا۔ میران کی کار کے یونچے یونڈ کروز رجیپ رکی اور جوانا اور جوزف

” یعنی اڑ کر کار کی سائیڈ پر آگ کھوئے ہو گئے۔  
” ہرہاتی نس پرنس کاچان تشریف لے آئے ہیں۔ ..... میران نے  
اس سوٹے سے کہا جو میران کے قرب اگر اب کمرا مسلسل ہاپ رہا  
تماں یعنی اس کی نکروں میں حریت تھی۔ میران نے بھی ہی پرنس کا نام  
لیا موٹا اس کے سائیڈ رکوچ کے مل جھکا چلا گیا۔  
” مم مم شیر ہوں پرنس ہرے نواب صاحب کا شیر فتح الدوالہ۔ ”  
شیر نے ہانپہ ہوئے لچھے میں کہا۔  
” میں پرنس نہیں ہوں مسزر فتح الدوالہ میں تو سکرٹری ہوں میرا  
نام ڈم ڈم ہے۔ پرنس تو کار میں موجود ہیں۔ کہاں ہیں ہرے نواب  
صاحب انہیں طلب کروتا کہ وہ پرنس کا استقبال کریں ورنہ پرنس  
آف کاچان کو خصہ آگیا تو تمہاری حیلی ایک لمحے میں تیرسان میں  
جدیل ہو سکتی ہے۔ ..... میران نے ہرے سنجھہ سلیک میں کہا۔  
” اوه اوه۔ مم مگر پر نسرا و احشانہ کا تو استقبال میں نے کیا ہے  
ہرے نواب صاحب تو اندر حیلی میں استقبال کرتے ہیں۔ ..... شیر  
نے سید حابو کر انکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔  
” اچھا تو اس حیلی کا ہمیں رواج ہے پر نس آف کاچان  
ہر جگہ کے رواجات کی پروری پوری پایہ دی کرتے ہیں تشریف لے آئیے  
پرنس۔ ..... میران نے کار کا عقیبی دروازہ کھول کر سر جھکاتے ہوئے کہا  
تو سلیمان ہرے اکرے ہوئے انداز میں باہر آگیا۔ اسے دیکھتے ہی شیر  
ایک بار پھر اس کے سائیڈ رکوچ کے مل جھک گیا۔

آخر میں دونوں سلسلے افراد چل پڑے۔ ایک طویل راہداری سے گور کر وہ ایک بڑے ہال ناکرے میں داخل ہوئے۔ یہ کہہ سلسلہ روم کے انداز میں جایا گیا تھا۔

اپ تشریف رکھیں خصوص بڑے نواب صاحب پر نسرو دانتا کے استقبال سے بھتی اب تک فارغ ہو چکے ہوں گے۔ میں انہیں اپ کی آمد کی اطلاع کرتا ہوں۔ ..... میرنے کہا اور تیری سے والیں مزگیا جب کہ اس کے ساتھ آئنے والے دونوں سلسلے افراد کرے کے دروازے کے باہر والیں باشیں کھوئے، ہو گئے تھے۔ کہہ خاصاً دستی و مریض تھا اور اس میں موجود فرش تیر بھی احتیائی جدید اور احتیائی قیمتی نظر آہتا تھا۔ دیواروں پر بڑے نواب صاحب کی ایک قدام تصور نظر آ جنم کرتے۔ ان کے بہرے سے بطلان کے ساتھ جمال بھی نظر آ رہا تھا۔ ان کے ساتھ ہی ایک اور تصور تھی جس میں ایک بارش آدمی جوڑے بہرے کے ساتھ ایک شہزاد کری پر بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنا ایک پر ایک زندہ شیر کے حکم پر کھا ہوا تھا جو بڑے مودب انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے یہ سب کچھ ایک تقریب دیکھ دیا۔

“تشریف رکھنے پر نس۔ ..... عمران نے سلیمان کو کھوا دیکھ کر کہا۔

” یہ بھاری شان کے خلاف ہے سکرٹری کہ ہم بھتے بھیں اور پر انھیں اس نے ہم اس وقت بخشیں گے جب دوبارہ نہ اٹھنا

۔ سکرٹری۔ ..... سلیمان نے بڑے کرخت لمحے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

” تی پر نس۔ ..... عمران نے بڑے سوہنے باد لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

” کیا ہمارے استقبال کے نواب صاحب کو یہی دیکھ لی تھی۔ کیا کوئی نفسی اور خوبصورت نقش و نگار وابی دیکھی میرے استقبال کے لئے نہ آسکتی تھی۔ ..... سلیمان نے من بناتے ہوئے کہا۔

” شادی پر دیگیں ہی میش کی جاتی ہیں پر نس اور شادی کا مطلب خوش ہوتا ہے اس نے نواب صاحب نے دیکھ بھیج کر دراصل آپ کا بھرپور استقبال کیا ہے۔ ..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” اور اچھا بھر ثحیک ہے۔ ..... سلیمان نے ملتن لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

” شش شش فکریہ حضور۔ فکریہ حضور۔ ..... میرنے اٹھیاں بھرالباس اس لیتے ہوئے کہا۔

” اب کیا پر نس نے ہمیں کھوئے کھوئے سلک بن جاتا ہے یا کہیں جاتا ہی ہے۔ ..... عمران نے کہا تو میرا جعل پڑا۔

” جس سے تشریف لے آئیے حضور۔ ..... میرنے بوسکھانے ہوئے لمحے میں کہا اور تیری سے مزگایا بستہ اس کے بیچے موجود دونوں سلسلے افراد والیں باشیں ہٹ کر کھوئے ہو گئے اور پر سب سے آگے سلیمان اس کے بیچے عمران اس کے بیچے ہوا۔ اور جوانا اور سب سے

پڑے۔..... سلیمان نے من بناتے ہوئے جواب دیا۔  
تو پھر پس سیکڑی کو اجازت دیکھنے حضور کیونکہ سیکڑی نے  
ایجی زندہ رہنا ہے اور زندہ آؤ اٹھا بھی ہے اور یہ مٹا بھی ہے۔  
مران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر اچھل کر اکوں بیٹھ گیا۔  
دونوں ہمراں نے کرسی کی سیٹ کے اور ہری رکھ لئے تھے۔

"اوہ تو یہ بات ہے پھر تو ہم بھی زندہ رہنا چاہتے ہیں تاکہ پرنسرو اتنا  
کو تو دیکھ لیں شاید پرنس آف کاچان کا کچن رکھنے ہو جائے۔" سلیمان  
نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ جوزف اور جوانا خاوشی سے سلیمان  
کی کرسی کے بیچھے موڈیاں انداز میں کھو رہے رہے ان دونوں کے بھرے  
پٹاٹھے۔ جوزی در بحد باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی پھر دروازہ  
کھلا اور میجر اندر داخل ہو کر ایک طرف ہٹ کر موڈیاں انداز میں کھرا  
ہو گیا۔

بڑے نواب صاحب ہر ہبائی پرنس پرنسرو اتنا آف پالینڈ کے ہمراہ  
تشریف لے آ رہے ہیں۔..... میجر نے چوپداروں کے انداز میں کہا۔  
اس کے ساتھ ہی کھلے دروازے سے بڑے نواب صاحب اندر داخل  
ہوئے وہ ہو ہوا پنی تصویر کے مطابق تھے اس نے انہیں دیکھتے ہی  
مران نے ہبچان لیا کہ یہی بڑے نواب صاحب ہیں۔ ان کے ساتھ  
پرنسرو اتنا تھیں ان کے بیچے ایک غیر علیٰ تھا تھے، ہوٹل تحری ستار میں  
بھی پرنس کے ساتھ بیٹھا ہوا مران نے دیکھا تھا۔  
ارے پرنسرو اتنا اور ہبچان۔ تو کیا میں ایجی بیک، ہوٹل تحری ستار

ہیں ہوں۔..... مران نے ملکت اچھل کر کری پری کھو رہے ہوتے  
ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھوں سے آنکھیں مل مل کر  
ہیں طرح پرنسرو اتنا کو دیکھ رہا تھا جسے اسے اپنی آنکھوں پر تھیں۔ آہا  
ہو۔

"سیکڑی بچھلے تعارف کی رسم ادا کرو۔"..... سلیمان نے اٹھ کر  
کھو رہے ہوتے ہوئے کہا اس کی نظریں پرنسرو اتنا پر بھیجے جو چکری گئی  
تھیں۔ اندر آنے والے سب لوگ اچھائی حریت بھری نظروں سے  
سلیمان۔ اس کے بیچھے کھو رہے دیو ہیکل جوزف اور جوانا اور کرسی پر  
کھو رہے مران کو دیکھ رہے تھے۔

"ارے ہاں تعارف تو اچھائی ضروری ہوتا ہے۔"..... مران نے  
اچھل کر کری سے بیچھے اتھے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔

"مری نام ڈم ہے اور میں پرنس آف کاچان کا سیکڑی ہوں۔  
پرنس کاچان آپ کے سامنے بخشن نفسیں موجود ہیں۔ ان کے مقب  
میں ان کے بادی گارڈیں بڑے قائم اور جنگ جو قسم کے بادی گارڈ۔  
چجان بیک کہ ہم سیکڑی ہوئے کے باوجود اگر پرنس کو فتح کی نظر  
سے دیکھ لیں تو وہ ہمیں بھی گولی مارنے سے دریغ نہیں کریں  
گے۔"..... مران نے تعارف کرتے ہوئے کہا۔

"تو یہ تھا بھار تھا اب آپ اپنا تعارف کر ادیکھنے تاکہ میں پرنس  
آف کاچان کو بسا کوں کر آنے والے واقعی اس حیثیت کے مالک ہیں  
کہ ان کے آنے سے پرنس کاچان کی عرب افرانی ہوئی ہے۔"..... مران

کی زبان میرٹھ کی قینچی کی طرح روائی تھی۔

”ہمارا نام نواب احمد خان حرف بڑے نواب ہے اور یہ ہماری  
کھان پالیٹز کی پرنسپرداشتائیں۔..... بڑے نواب صاحب نے جواب  
میں اپنا اور پرنسپرداشت کا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”ہم بڑے نواب صاحب کے ملکوں میں کہ انہوں نے ہمارے استقلال کے لئے لپٹنے سا قہر نہ رہا اتنا کو بھی لے آتے ہیں ہم پر نہ دامتاکے بھی ملکوں میں کہ انہوں نے ہمیں اپنی مذاہات کا شرف بخدا ہے..... سلیمان نے سکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بڑے گریجو خانہ انداز میں بڑے نواب صاحب سے مصافی کیا اور پھر بر نہ رہا اتنا کے سامنے صرف سر جھکا کر آداب کیا اور بیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

بے حد فلکریہ پر نس قاف کاچان یہ واقعی بھاری عمرتِ اخواتی ہے کہ  
آج ہم پر نسروادا تا کے ساتھ ساقط پر نس قاف کاچان کے بھی میزبان  
ہیں ..... بڑے نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اور  
پر نسروادا تا دنوں سلمتے کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ عران سلیمان کے ساتھ  
والی کرسی پر ایک بار جمیرہ کر اکاروں پہنچ گا تھا۔

”ہمیں پرنس آف کاچان سے مل کر بے حد خوش ہوئی ہیں لیکن یہ کاچان ہے کپکا۔ ..... پر قبر و اتنانے ہیلی بار سکراتے ہوئے کہا۔ اسی لئے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اور اس کے ساتھ ہی ایک نوجوان جس کے من پر بڑی بڑی سیاہ موچھیں تھیں اندر داخل

-2-

”یہ ہماری بھتیجی اور سکرٹری نواب رادی آئندہ ہے اور یہ ہمارا بھتیجی نواب رادی آئندہ رضاخان ہے اور یہ پرنس آف کاچن اور ان کے سکرٹری مسٹر ڈم اور ان سے تو آپ مل بی جائے ہیں پر نسروادا تا اف پالینٹ..... بڑے نواب صاحب نے سکرکار تعارف کرتے ہوئے

اہ تو آپ سیکھ رہی ہیں۔ جس طرح آپ کی آمد خوبصورت ہے اس طرح آپ خود بھی خوبصورت ہیں۔ پر نسرواتناکے سلسلے میں تو آپ کا حسن اور بھی کھڑک آیا ہے۔..... مگر ان نے اچھل کر دوبارہ فرش پر کھوئے ہوتے ہوئے کہا اور تیری سے آگے بڑھ کر آسمان کے سلسلے میں پہنچ گئے۔

تو آپ ہیں سیکرٹری ڈم ڈم بہت خوب۔ لیکن یہ کہا جاس چاہیے رکھا ہے آپ نے جو کروں والا..... اصل نے سکراتے ہوئے کہا۔ یہ پرانی کاچان کے سیکرٹری کا سرکاری بیس ہے۔ آپ آئیے گیرے ساتھ تشریف رکھیے۔ سیکرٹری یا سیکرٹری..... عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

”سوری میں بچا خصور کے ساتھ یعنیوں گی۔۔۔ آئندہ نے سکراتے ہوئے کہا جب کہ اس کے ساتھ کمروں ہوانوں زادہ فسے سے بڑی طرح یقین دیتا کہ اس کا تھا کیونکہ صرف عمران بلکہ سلیمان نے بھی اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس کا وجود عدم وجود

برابر ہو۔

نچا حضور یہ آپ نے کن سخزوں کو حوصلی میں بلا بیا ہے۔ کون لوگ ہیں یہ نائس۔ انہیں شہی بات کرنے کی تحریک ہے اور ان کسی کی عوت کرنا بھی جلتھے ہیں۔ کہاں ہے یہ کاچان اور کون ہے یہ پرس اور یہ سخزوں سکرٹری۔..... اچانک نواب زادے نے پھٹ پڑنے والے لمحے میں کہا۔

یہ تو ہمیں خود بھی معلوم نہیں۔ سمجھ کر یہ کاچان کہاں ہے۔ البتہ یہ ہمارے ہمہان ہیں اور ہمہ انوں کو بہر حال اس حوصلی میں خوش آمدید کہنا ہماری خاندانی روایت ہے اس نے خصہ تھوک دو اور پرس و اتنا کے ساتھ بیٹھ جاتا۔..... بڑے نواب صاحب نے سکرتے ہوئے کہا تو نواب زادہ ہو تو۔ سمجھنے ہوئے جلدی سے بڑے کپڑے و اتنا کے ساتھ والی کرسی پر اکو کر بیٹھ گیا جب کہ آمدہ بڑے نواب صاحب کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

بڑے نواب صاحب آپ فوراً آٹھ کالے بکروں کا صدقہ دے دیں کیونکہ آپ کے سمجھنے پر نس کاچان کے ساتھ ساتھ اس کے سکرٹری کی بھی توہین کی ہے۔ پر نس کاچان کی توہین کے باوجود زندہ بھی جانے پر دو کالے بکرے اور پر نس کاچان کے سکرٹری کی توہین پر زندہ بھی جانے پر چار کالے بکرے اور بادی گارڈوں کی توہین کے باوجود خاموش رہ جانے پر ایک ایک کالا بکرا۔..... عمران نے کرسی سے نیچے اتر کر بڑے نواب صاحب سے کہا اور ایک بار پر اچمل کر کرسی پر اکروں بیٹھ

لیا۔

یہ آپ کس طرح کری پر بیٹھنے میں کیا آپ تمہیک طرح نہیں بیٹھ سکتے۔..... اس بار آمدہ نے مصلیے لمحے میں مران سے مخاطب ہو کر کہا۔

تمہیک طرح اور کے آپ بھی جو نکل سکرٹری میں اس نے آپ کی بیت مانشا مسرا پیشہ دارانہ فرض ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی گیند کی طرح ہوا میں اچھلا اور دوسرا سے لمحے بڑے نواب صاحب۔ آمدہ۔ پرس و اتنا اور نواب زادہ آمدہ رفاضب کے حق سے بے اختیار حریت بھری آوازیں لکھیں جب عمران ہوا میں قلاں کی کار کر کرسی کی سیٹ پر سر رکھ کر اٹا ہوا میں کھو انتقرانے کا تھا لیکن دو نوں نائیں سیدھی اور کوائیں ہوتی تھیں۔

یہ کیا بکواس ہے۔ کیا بکواس ہے۔۔۔۔۔ کیا محافت ہے۔۔۔۔۔ نواب زادہ آمدہ سانے فسے سے بچھتے ہوئے کہا۔ وہ ایک جملے سے انہا اور تیر تیز قدم لٹا کرے سے باہر نکل گیا۔

ویکھا ہمارے یہ گیج طرح سے کھڑے ہونے کا فائدہ کر بیٹھ کر اپنی تھاواہ چلا گیا۔..... عمران نے اچمل کر سیدھے کھڑا ہوتے ہے سکر اکر کہا اور اس بارہہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ پر نس کاچان آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہماری عوت اندازی تیکن آپ کی آمد کا مقصد کیا ہے کہا ہم یہ مقصد جان سکتے۔۔۔۔۔ بڑے نواب صاحب نے ہو تو۔ سمجھنے ہوئے کہا۔

پرنس کاپجان کو بتایا گیا ہے کہ آپ کے پاس اچانی قیمت اور اچانی نایاب نوادرات کا ذخیرہ ہے۔ پرنس وہ ذخیرہ دیکھنے کے لئے آپ کے سامان بھے ہیں اور اس کے ساتھ ہی میں سیکرٹری ڈم ڈم آپ کو سامان بھے ہیں اور اس کے ساتھ ہی میں سیکرٹری ڈم ڈم آپ کو سامان تشریف پرنس آپ کاپجان کی طرف سے دعوت دیتا ہوں کہ آپ کاپجان تشریف و احترام کو پیش کر دیا جس نے بھی فلکریہ ادا کر کے گلاں لے لیا۔ تمیرا گلاں بڑے نواب صاحب نے اٹھایا اور داپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔ لے آئیں اور پرنس کاپجان کے نوادرات کا ذخیرہ دیکھیں۔..... مران نے آئیں اور پرنس کاپجان کے نوادرات کے اٹھایا اور داپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

نے اس بار اچانی سخنیہ لمحے میں کہا تو نواب صاحب نے اٹھایا اور پرنس وادا طلاقی کی لئے آحمد نے سکراتے ہوئے ایک گلاں اٹھایا اور مران کی فون سے اختیار بھک پڑے۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہیں آپ کیا کاپجان میں بھی نوادرات کا کوئی معرف گلاں یا مشروب بھی۔..... مران نے اس کے ہاتھ سے قیمت ذخیرہ موجود ہے لیکن ہمیں تو آج بھک اس کا علم ہی نہیں، ہمیں گلاں بڑے ہوئے کہا تو آمدزہ بے اختیار بھک پڑی اور دسر اگاس اٹھا کر سکا۔..... جبے نواب صاحب نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

جب آپ کو کاپجان کا ہی علم دھما تو قاہر ہے آپ کو اس کے سکرٹری اس قدر لذیذ مشروب پیش کرنے پر بھاری طرف سے ذخیرے کا علم کیے ہو سکتا ہے۔..... مران نے سکراتے ہوئے نواب صاحب کا سخومی فلکریہ ادا کیا جائے۔..... سامان نے جواب دیا اور بڑے نواب صاحب نے اٹھاتے ہیں سرطادیا۔

اس سے مشروب کی چیکی لیتے ہوئے مران سے مخاطب ہو کر کہا۔ آمدزہ سہماں توں کو ابھی بھک مشروب پکش نہیں کیا گیا۔ بڑے۔ معرف ایک گھونٹ کا فلکریہ ادا کرنا آداب سہماںداری کے خلاف نواب صاحب نے کہا۔

ہم اپنی اس کو تاہمی پر شرمدہ ہیں، چاہضور۔..... آمدزہ نے کہا اس کی سرگوشی کرتے اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی سہ جد گھوں بعد پاور دی طلازم۔..... اسے کہا لیکن قاہر ہے اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ سب کے کافلوں اندر داخل ہوئے انہوں نے باقیوں میں سہی رئے اٹھائے ہوئے۔..... اس آسانی سے بھی گئی اور بڑے نواب صاحب کے ساتھ ساقط آمدزہ اور تھے جن میں بڑے بڑے نفسک گلاں تھے جن پر باقاعدہ سروش رکھ کر معرف و احترام بھی پس پڑی۔

ہوئے تھے۔ بڑے نواب صاحب نے خود اٹھ کر ایک گلاں اٹھایا۔..... آپ کے پاس کون سے نوادرات ہیں پرنس۔..... بڑے

مدرسہ الالاکا کا ڈیگر جو آج سے ہزاروں سال پہلے اسی مندر سے ہوا یا  
گیا تھا جو ایک بڑے، بیرے کو تراش کر بنایا گیا تھا۔ وہ بھی پرنس  
کاچان کے ذخیرے میں موجود ہے اور اس کا نام پرنس نے آپ کو  
جلفز ازی بتایا ہے۔ ناپال کے صدیوں پہلے کے مشہور بادشاہ ناکورا کا  
وہ ہاتھ جس کی دو پوچھ کرتا تھا اور جو ایک بڑے نیلم کو تراش کر بنایا  
گیا ہے اور جس کی قیمت اس پوری دنیا کے فروٹے بھی مل کر ادا نہیں  
کر سکتے وہ بھی پرنس کاچان کے ذخیرے میں ہے اور اسے کاچان میں چار  
وہنگی بربیانی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح چھوٹا ہر دنیا بور دنیا بور سونے کا دہ پیالہ  
جسے قدم مصر کے قدیم سامروں نے آپ حیات پر بھر کر کھا ہوا تھا اور جس  
مطابق مصر کے قدیم سامروں نے آپ حیات پر بھر کر کھا ہوا تھا اور جسے  
پہنچ کی صرفت نے مصر کے صول کے لئے بھی بڑی جگلیں ہوتی رہیں  
وہیں اس آپ حیات کے صول کے لئے بھی بڑی جگلیں ہوتی رہیں  
لیکن پھر یہ آپ حیات اچانک آسمان پر لا کر چلا گیا اور فاسپ ہو گیا۔  
آپ حیات تو شاید کسی کے ہاتھ نہ لگا تھا لیتے وہ اصل پیالہ اب بھی  
پرنس کاچان کے ذخیرے میں موجود ہے اور اس کا مقابی نام کھوا  
میٹا ہے..... عمران نے کسی ماہر کی طرح ایک ایک نوادر کی  
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس قدر قیمتی اور نایاب نوادر پھر تو ہم ضرور پرنس کاچان کے  
ذخیرے کو دیکھنے آئیں گے..... بڑے نواب صاحب نے اچھائی خود  
لکھ ملتا ہوتے ہوئے کہا۔

نواب صاحب نے سکراتے ہوئے اس پار براہ راست سلیمان سے  
حناطف ہو کر کہا۔  
”ہمارے نوادرات کے ذخیرے میں یوس تو سینکڑوں ایسے آئندے  
ہیں ہر سے نواب صاحب کے جن کے نام ہمیں خود بھی یاد نہیں ہیں اس  
جس نے علیحدہ سیکڑی آف نوادرات رکھا ہوا ہے البتہ چار ایسے  
نوادرات ہمارے پاس ہیں جو دنیا کے کسی دوسرے ذخیرے میں نہیں  
ہیں۔ ان میں سے ایک نوادر کا نام شب دیگ ہے جب کہ دوسرے  
نام جلفزاری تیسرے کا نام ہے چار رنگ بربیانی اور جو تھے کا نام کھدا مصال  
ہے ..... سلیمان نے مژووب کا گھونٹ لیتے ہوئے جواب دیا تو بڑے  
کے ہمراہ پر بھی حریت کے ہاترات ابھر آئے۔ اس  
یہ نوادرات کے نام ہیں کیا مطلب یہ تو مشرقی کھانوں کے  
ہیں۔ ..... نواب صاحب نے اچھائی حریت بھرے لے گئے میں کہا۔  
”کاچان میں نوادرات کے نام کھانوں پر رکھے جاتے ہیں جس  
نواب صاحب اس لئے پرنس نے یہ نام لئے ہیں۔ میں نے سیکڑے  
نوادرات سے ان چاروں نوادرات کی تفصیل معلوم کی ہوئی ہے  
یونان کے سب سے بڑے دیوتا کا قیمتی اور نایاب بھر جس کی تکالیف  
میں پوری دنیا کے ماہرین آئیں تک سرگردان ہیں اور جو ماہر نہ  
مطابق دیوتا نے لپھنے ہاتھوں سے بنا کر کوہ ایپس کی بجھنی پر رکھا  
اسے کاچان میں شب دیگ کہا جاتا ہے اور کافرستان کے سب سے قدر

کیا اسے نوادراس دیا میں موجود ہیں۔ ہم نے تو ان نوادرات کے بارے میں بھلے بھی نہیں سن۔ پر نسروادا تائے حریت بھرے لئے میں کہا۔

پر نسروادا تائے حریت میں سیکڑی ڈم ڈست بست عرض کرنا ہے کہ آپ نے تو ابھی کچھ بھی نہیں سن۔ ابھی تھب کی مرہی کیا ہے مٹان کے طور پر آپ نے رات ہوٹل کے فٹش سے بھلے یہ نہیں سنا تھا کہ ڈم ڈم نے ڈانسوں میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اور پرنس کاچان سے ملاحت سے بھلے آپ نے کاچان کا نام بھی نہیں سنا ہوا تھا اس لئے یہ بھی نہیں کہ جو کچھ پر نسرواف و اساتھ نہیں سلیا دیکھا وہ اس دیا میں موجود نہیں ہے۔ بہر حال، ہم بحثیت باختیار سیکڑی پر نسروادا کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ جب چلا ہیں پرنس کاچان کے نوادرات کا ذمہ دیکھنے تشریف لا سکتی ہیں۔ پرنس کاچان اسے اپنی حرمت الفرقانی سکھیں گے۔..... عمران نے سر کو جھنکا دے کر خصوصی لئے میں کہا۔

ہم پرنس کے مخلوق ہیں اور ہم یہ دعوت قبول کرنے ہیں لیکن ہم کس طرح یہ ذمہ دیکھ سکیں گے۔ پر نسروادا تائے کہا۔

پرنس کاچان کا حافظہ دست آپ کے ہوٹل سے پک کر لے گا پس پرنس کا حصہ میں طیارہ آپ کو کاچان لے جائے گا جہاں آپ کا اہمیتی شایان شان استقبال کیا جائے گا۔ آپ کی آمد پر پورے کاچان میں جتنی سرت منایا جائے گا اور اس کے بعد آپ کو نوادرات کا ذمہ دکھایا جائے گا اور یہ نکل تھب پرنس کاچان کی دعوت پر تشریف لے آئیں

گی اس نے پرنس کاچان آپ کو اپنے ذمہ کا کوئی بھی ایک نوادر جو آپ چاہیں بطور تمذہ و نا اپنے نے اعادہ بھیں گے اور یہ دعوت بڑے نواب صاحب اور نواب زادی آمد کرنے بھی ہے۔..... عمران نے سرانجام کر کہا اور ایک بار پھر سر جھکایا۔

ہم سب پرنس کے مخلوق ہیں اور ہم پرنس کو اپنا ذمہ دکھانا پڑتے ہے فخر موس کریں گے۔ پر نسروادا تائے بھارا نوادرات کا ذمہ دیکھنے تشریف لائی ہیں جب کہ جم سوائے آثار قبر کے اہمیتی معروف سکالر دے اور کسی کو ذمہ دکھانا پسند نہیں کرتے لیکن اب پرنس و اسما اور پرنس کاچان کو اپنا ذمہ دکھانے کے شدید خواہش مغفرت ہیں۔ بڑے نواب صاحب نے اہمیتی سرت بھرے لئے میں کہا۔

ہم آپ کے مخلوق ہیں نواب صاحب۔..... پر نسروادا تائے میں بے پناہ سرت قبیل جب کہ پرنس کاچان کی طرف سے عمران نے بڑے نواب صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

محبے ذمہ دکھلانے کے خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے اس لئے مجھے کچھ در کے نے اجازت دیجئے۔..... بڑے نواب صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تصریح قدم الحاضر کرے سے باہر نکل گئے۔

مسزد ڈم کیا ہم پرنس کاچان کے ساتھ بیٹھ کر ان سے گھٹکوں سکتی ہیں۔..... پر نسروادا تائے سکرتا۔

بالکل کر سکتی ہیں لیکن ان کے باہی گارڈوں کی موجودگی میں جب کہ ہم بڑے نواب صاحب کی سیکڑی صاحب آمد کے ساتھ بغیر

- یعنی آپ کا نام علی عمران ہے اور آپ کے والد کا نام سر عبد الرحمن ہے اور آپ ایم ایس سی - ذی ایس سی ہیں اور یہ ڈگریاں اپنے آکھوڑیوں پر کسی سے حاصل کی ہیں۔ یہ بتاتا چاہتے ہیں تاں آپ ..... آمد نے بنتے ہوئے کہا۔

- وہ صحن کا قردار ان بھی تو ہمارے نام کا صد ہے۔ - عمران نے شہرتے ہوئے کہا تو آمد اس کے اس انداز پر ایک بار بھر کھلاٹا کر رہا ہے۔

- مجھے معلوم ہے کہ آپ واقعی حسن کے قدر داں ہیں کیونکہ آپ کی نظریں ہر سے والہاں انداز میں پرنسرو اتنا کا طواف کرتی رہی ہیں۔ - آمد نے کہا۔

- اصل کی حیثیت ہو جانے کے لئے نقل کو تو بہر حال دیکھتا ہی پڑتا ہے ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آمد ایک بار بھر رہا ہے۔

- اب اگر آپ پسند کریں تو آپ اور آپ کے پرنس کا چان کا مزید تفصیلی تعارف میں کراؤں ..... آمد نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار بھونک پڑا۔

- تو آپ پرنس کا چان سے چلتے سے واقف ہیں لیکن اس سے چلتے تو پرنس کا چان بھی ہمارا تشریف نہیں لے آتے ..... عمران نے حریت بھرے لجئے میں کہا۔

- پرنس کا چان تو واقعی ہمارا چلتے تشریف نہیں لے آتے لیکن پرنس

بادی گارڈوں کے بھی گھنگو کر سکتے ہیں کیون سکرٹی آمد صاحب کیا آپ ہمیں پہنچ ساخت ہم گھنگو ہونے کا شرف بخشیں گی ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹک کر آمد کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا جہاں چد لئے چلتے ہوئے نواب صاحب بیٹھے ہوئے تو ہمیں اور نسرودا تیر کی طرح اپنی کرسی سے اٹھی اور سیمی سلیمان کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔

- کیا آپ کا نام واقعی ذم ذم ہے یا آپ نے یہ عجیب و غریب نام دیئے ہی رکھا ہوا ہے ..... آمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

- اصل میں کاچان میں عجیب سارواج ہے کہ اگر اصل نام بولا جائے تو اس کے ساتھ مکمل اتفاقات و خطابات اور ڈگریاں وغیرہ بھی بولی جاتی ہیں جب کہ اتفاقی نام فحصر بھی بولا جاسکتا ہے اس لئے ہمارا اتفاقی نام ذم ذم ہے سبھی وجہ ہے کہ پرنس کا نام بھی نہیں بیجا جاتا اور صرف پرنس کا چان کہا جاتا ہے ..... عمران نے مسکراتے ہو ہو کہا۔

- اچھا تو کیا آپ کے پاس خطابات اور ڈگریاں بھی ہیں۔ ہم بھی تو سنیں ..... آمد نے حریت بھرے لجئے میں کہا۔

- اگر آپ بصدیں تو پھر دل تھام کر سکتے ہیں ..... حریت فخر بر تقصیر، بعدہ نادان، دشمن شیطان، بھری ہمہان، حسن کا قردار، علی عمران و دلسر عبد الرحمن ایم ایس سی - ذی ایس سی (اکسن) یہ ہے ہمارا نام ..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو آمد بے اختیار کھلاٹا کر رہا ہے۔

بیانی تو عمران نے۔ بے اختیار ایک طویل سانس یا۔  
”اب تو کامل طور پر لشیاڑا ووب گئی پرنس کا چان کی بھی اور اس کے  
سیکریٹری ڈم ڈم کی بھی۔..... عمران نے ہر سے یادوں ساند لمحے میں کہا تو  
امس ایک بار بھرپور بھی۔

"اے اے ہے آپ کیا کہ رہے ہیں جب میں نے آپ کو کہہ دیا ہے کہ سیکھری کا دل رازوں کا امین ہوتا ہے تو پھر آپ کو مگھر بانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ یہ بتائیں کہ اگر آپ کو اس انداز میں ہمارے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کا اصل مقصد کیا ہے۔ کیا آپ پر نسروں و اساتش کے بیچھے آئے ہیں..... آمنہ نے کہا تو عمران نے اختیار ہنس چڑا۔ "پرنسر و اساتش کی ہمارے آمد کی اطلاع تو آپ نے خود بجھے دی تھی اور پھر پر نسروں و اساتش ایسی بھی نہیں ہیں کہ ان کے بیچھے آتا پڑے اور وہ بھی سیکھری کے روپ میں۔ اگر میں پر نسروں و اساتش کے لئے ہمارے آتا تو پر نس کے روپ میں آتا۔" ..... عمران نے مت بناتے ہوئے کہا۔

محض۔ آمنہ نے جہاں پر ہو کر کہا۔

پر..... درست یعنی براہ راست  
کیا میرے سیکھ رہی کے روپ میں ہیاں آنے سے آپ اصل  
مقصد نہیں کھو گئیں۔ عمران نے سُکراتے ہوئے کہا تو آمد  
بے اختیار پڑنے کی پڑی۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے شرم کے  
تاثرات ابھرے لیکن دوسرا لمحہ ہو جائے اختیار پاس پڑی۔  
آپ ہے ہاتھیں کم از کم میرے ساقی نہ کریں مجھے شریانے آپ کی  
رگ رگ سے واقف کر اتا ہوا ہے۔ ..... آمد نے منہ پتھے ہوئے کہا۔

کاچان سے ہمارا تعارف کافی عرصہ بیٹھے ہو چکا ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ موجودہ طبقے میں واقعی میں انہیں بہجان نہیں سکی تھی لیکن اب آپ نے جب اپنا اصل تعارف کرایا ہے تو میں آپ کو بھی اور انہیں بھی بہجان گئی، ہوں۔..... آئندنے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا پھر تو تعارف ہے گا پڑیا۔..... عمران نے مسٹر بناتے ہوئے کہا تو آمذن بے اختیار کھلکھلا کر پس پڑی۔

”ایسی کوئی بات نہیں سکریٹی کے دل تو راڑوں کے امین ہوتے ہیں۔ اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ آپ سے اور پرنٹ سے میرا کسے تعارف ہے۔ آپ کی والدہ آپ کی ہیں شریا کے ساتھ کافی عرصہ بچتے ہیاں تشریف لاتی تھیں۔ شریا میرے ساتھ یو ٹور کسی میں پڑھتی رہی PL.com پر ہے۔ جب شریا کی شادی ہوئی اس وقت میں اور بچا حضور و دنوں یو روپ گئے ہوئے تھے اس نے تم شادی میں شرکت نہ کر کے اور شریا نے آپ کا تعارف اتنا تفصیل سے کرایا ہوا ہے البتہ آپ سے ملاقات ہبھی بار ہو رہی ہے۔ آپ نے بھی ہی سر عبدالرحمن کا نام بیا میں آپ کو ہبھان گئی۔ وہ گئے پرنٹ تو ان سے ملاقات بھی سر عبدالرحمن کی کوئی نہیں ہوتی تھی۔ آپ کی ایسا بی نے انہیں بلا کہ آپ کی محنت کے بارے میں تفصیل معلوم کی تھی۔ جب شریانے مجھے بتایا تھا کہ یہ فلیٹ پر آپ کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے اور یہ آپ کے بادر بھی بھی ہیں۔ تینجگ بھی اور نگران بھی کیونکہ سلیمان صاحب کو آپ کی ایسا بی نے بھیجن سے یہ پالا ہوا ہے..... آمد نے سکرتے ہوئے تفصیل

ہاں تم بھی آ سکتے ہو۔ تو آ صد قم بھی آ جاؤ۔ اب جبکہ ہم نے انتہائی کر دیتے ہیں تو قم بھی دیکھ لوا..... جسے نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو آ صد اور عمران دونوں نے ان کا فکریہ ادا کیا اور پھر یہ قادر اس کرے سے نکل کر آگے بہتے گا۔ آگے آگے جسے نواب صاحب تھے۔ ان کے پیچے پر نسرو اتنا اور سلیمان تھا جب کہ اس کے پیچے عمران اور آ صد اور سب سے آخر میں جو زف اور جوانا۔ مختلف راہداریوں سے ٹکوں کر دیا۔ ایک کرے میں لٹکنے سبھاں سے ایک کوئے میں سیزھیاں پیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان سیزھیوں سے اتر کر وہ پیچے لٹکنے تو وہ ایک بہت وسیع دریا تھا خانے میں لٹکنے۔ وہاں خصوصی طور پر بنائے گئے ریکوں میں واقعی اجتماعی سیمی نوادرات جا کر رکھے گئے تھے اور پھر نواب صاحب نے ان ایک ایک کا مختصر سا تعارف کرنا شروع کر دیا۔

یہ سلسلہ کا مجسم کیا یہ واقعی اصل ہے۔ ..... پر نسرو اتنا نے ایک ریک میں رکے ہوئے ایک چھوٹے سے لیکن خوبصورت آدمی کے پیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کا باس شہزادوں جیسا تھا۔

ہاں یہ اصل مجسم ہے اور اس ٹھیکے کو میں نے اجتماعی گروں قیمت پر خریدا ہے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس ٹھیکے میں کسی بہت جسے خدا نے کاراڑ پر شیدہ ہے گوئیچے خداونوں سے تو کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن اس سے بہر حال اس کی اہمیت میں اضافہ ضرور ہو گیا ہے۔ جسے نواب صاحب نے کہا اور پر نسرو اتنا نے اثبات میں سرطا دیا۔

میریا تو میری ہیں ہے اور ہمتوں کو بھائیوں کی صرف ان رکوں کی علم ہوتا ہے جو جنی شرافت سے اتنا کام کرتی رہتی ہیں انہیں پہنچ کر ہوئی رکوں کا علم ہی نہیں، ہوتا۔ کیا خیال ہے۔ ..... عمران نے کہا تو آ صد ایک بار پھر پس پڑی۔

”میں بھی تو آپ کی ہیں ہوں۔ ..... آ صد نے شرافت بھرے سے میں کہا۔

”بالکل ہیں لیکن اس وقت جب میں علی عمران ہوں۔ اب تو میں سکرٹی ڈم ہوں اور آپ سکرٹی ہوئے نواب صاحب۔ ..... عمران نے سکراتے ہوئے جو اب دیا تو آ صد ایک بار پھر پس پڑی اور پھر اس سے بچلتے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوئی جسے نواب صاحب اندر واصل ہوئے۔

”تیسی۔ تشریف لائیتے۔ ..... جسے نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور آ صد دونوں یہ اٹھ کرے ہوئے سلیمان اور پر نسرو اتنا بھی اٹھ کر کلوے ہو گئے تھے۔

”تیسی پرنس۔ ..... پر نسرو اتنا نے جسے لگوت بھرے لجھے میں سلیمان سے کہا۔

”فلکری۔ ..... سلیمان نے بھی جسے لگوت بھرے لجھے میں کہا تو آ صد نے اختیار مسکرا دی۔

”کیا مجھ سکرٹی کو بھی اجازت ہو گی نواب صاحب۔ ..... عمران نے جسے اسی بھرے لجھے میں کہا

کیا میں اسے انھا کر نہ دیکھ سکتی ہوں آپ نے میرا  
اشتیاق بڑھادیا ہے..... پر نسرود اتنا نے سکراتے ہوئے کہا تو ہرے  
نواب صاحب نے خود آگے بڑھ کر مجھے اٹھایا اور پر نسرود اتنا کے ہاتھ  
میں دے دیا۔

بہت خوبصورت ہے اور مجس سازی کے آرت کا واقعی نادر شاہکار  
ہے۔ بہت خوب یہ واقعی نایاب نواز ہے بے حد شکریہ..... پر نسر  
واتھا نے کہا اور مجھے کو اچھی طرح الٹ پلٹ کر دیکھنے کے بعد اس نے  
ہرے نواب صاحب کے ہاتھ میں واپس دے دیا۔ ہرے نواب صاحب  
کا بہرہ صرف سے کمل انھا اور انہوں نے مجھے پر ہرے پیار بھرے  
انداز میں ہاتھ پھر اور مجھے کو واپس اس کی جگہ پر دکھ دیا۔ پورا راذ خیر  
دیکھنے کے بعد وہ لوگ واپس سری جیاں پڑھ کر اور نکتھے اور اس کے بعد  
ہرے نواب صاحب نے واقعی ان سب کے اعزاز میں احتیاں پر تکلف  
دھوت کی اور پھر نسرود اتنا نے سب سے جیلے اجازت طلب کی۔

پر نس آپ سے اب ملاقات کہاں ہوگی..... پر نسرود اتنا نے کہا۔  
”ہم خود آپ کے ہوں ہم مجھے جائیں گے پر نسر..... سلیمان نے  
سکراتے ہوئے کہا تو پر نسر نے اشیات میں سر ہلا دیا۔ پھر سلیمان نے  
بھی ہرے نواب صاحب سے اجازت طلب کی اور اس کے بعد پر نسر  
واتھا بھلے اپنی کار میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ بیٹھ کر چلی گئی۔  
آپ سے ملاقات کہاں ہوگی آپ بھی میرے فیٹ میں تشریف  
لائیں گی۔..... عمران نے آہست سے سرگوشی کرتے ہوئے آمد سے

کہا تو آمد بے اختیار شروع گئی۔

”سوری میں کیسے اسکی ہوں آپ کے فیٹ پر البتہ آپ جب چاہیں  
ہیاں آسکتے ہیں۔ آپ سے مل کر مجھے حقیقی خوشی ہو گی۔..... آمد نے  
بھی آہست سے ہواب بیٹھے ہوئے کہا۔

”اگر آپ اجازت دیں تو میں باقاعدہ اکر آپ کو فیٹ پر لے  
جاؤ۔..... عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے آہست سے کہا۔

”آپ واقعی شریر ہیں۔..... آمد نے اہتمائی شر میلے مجھے میں کہا اور  
اس کے ساتھ ہی وہ تیری سے ایک طرف سلیمان کے ساتھ کھڑے  
ہوئے ہرے نواب صاحب کی طرف پلٹ گئی اور عمران بے اختیار  
سکرا دیا۔

”میں ایک بار بھر آپ کا سکھوں ہوں پرنس کہ آپ نے مجھے شرف  
ملاقات بخشی۔..... ہرے نواب صاحب نے سلیمان سے مناطب ہو کر  
اہتمائی تکڑا شر میلے میں کہا۔

”آپ کی صیحت بخیجے بے حد پسند آئی ہے نواب صاحب۔ آپ جب  
بھی ہم پا کیشیا آئیں گے تو آپ سے ملاقات ضرور ہو گی وحدہ رہا۔  
سلیمان نے سکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہرے نواب صاحب  
کے ساتھ ہرے گر بھوشناد انداز میں مصافحہ کیا اور کار کی طرف بڑھ  
گیا۔ عمران نے ہرے سو و باد انداز میں کار کا عقیقی دروازہ کھولا تو  
سلیمان ہرے خرے بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ عمران نے دروازہ بند  
کیا اور پھر ہرے نواب صاحب کی طرف بڑھ گیا۔ ساتھ کھڑی آمد کے

بہرے پر شرم آمیز سکراہت ابھی بھکٹ نہیں نظر آہی تھی۔  
سیکرٹری ڈم ڈم آپ کا محفوظ ہے بڑے نواب صاحب کے آپ سے  
ٹلاحت کی وجہ سے آپ کی سیکرٹری آمذنے سے بھی ٹلاحت ہو گئی۔  
عمران نے بڑے نواب صاحب کے سامنے جا کر سر محکاتے ہوئے کہا۔  
تم بھی مجھے ہمسیر یاد رہو گے سیکرٹری۔ دلچسپ انسان ہو۔  
بڑے نواب صاحب نے اس کے کامدھے پرستیار بھرے انداز میں تھکی  
دیتے ہوئے کہا۔

آپ کا کیا خیال ہے مس آمذن۔..... عمران نے آمذن کی طرف مز  
کر شرارت بھرے لجھے میں کہا تو آمذن بے اختیار سکرداری۔  
آپ بھولنے والی چیز ہی نہیں ہیں۔..... آمذن نے سکرتی  
ہوئے جواب دیا تو بڑے نواب صاحب بے اختیار پس پڑے اور  
عمران انہیں سلام کر کے کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کار میں بینخ  
ہی جوزف اور جوانا بھی اچھل کر جیپ میں بینخے اور بعد گون بعد یہ  
قاقد نور محل سے نکل کر دوبارہ دارالحکومت کی طرف بڑھا جلا جا رہا  
تھا۔

ہاں اب بتاؤ کیا کیا باتیں ہوئی ہیں پر نسرواتیا سے بڑے راز دیانت  
ہو رہتے۔..... عمران نے پسکراتے ہوئے کہا۔  
پر نسرواتیا آپ کے پہنچے میں ہے حد مختصر تھی۔..... سلیمان  
نے سمجھو لجھے میں جواب دیا۔  
میرے بارے میں کیا مطلب باتیں وہ تم سے کر رہی تھی اور

مختصر میرے بارے میں ہو رہی تھی سیدی طرح بتاؤ کیا باتیں ہوئی  
ہیں۔..... عمران نے صحنی غصہ بھرے لجھے میں کہا۔  
کہہ رہی تھی کہ سیکرٹری ڈم ڈم کو میرے ساتھ پالینڈ بھجوادو  
کیونکہ وہ سیکرٹری سے ڈائنس سیکھنا چاہتی ہے۔..... سلیمان نے  
سکراتے ہوئے کہا۔  
”بھر تم نے کیا جواب دیا۔..... عمران نے پوچھا۔  
”میں نے اسے بتایا کہ ڈم ڈم کے پاس سرف آدمی ڈگری ہے۔  
اس کی باتی آدمی ڈگری اس سے جھین کر محظوظ کر لی گئی ہے۔..... سلیمان  
نے جواب دیا تو عمران بے اختیار بھک پڑا۔  
کیا مطلب۔ تو کیا تم آپ واقعی پرنس آف کاپجن بنتا چاہتے  
ہو۔..... عمران نے فصلیے لجھے میں کہا۔  
”مطلوب پر نسرواتیا نے بھی پوچھا تمہاری میں نے اسے جو جواب دیا  
تمہارہ آپ بھی سن لیں۔ میں نے اسے بتایا کہ آپ ڈم ڈم کے پاس  
صرف مردوں کو نجات کی آدمی ڈگری موجود ہے باتی آدمی ڈگری جس  
سے عورتوں کو نجات دیا جا سکتا ہے وہ ڈم ڈم کی اماں بی کی تھویں ہیں ہے  
اس لئے اگر پر نسرو ڈم ڈم سے ڈائنس سیکھنا چاہتی ہے تو اس کی اماں بی  
سے ملتا چلتے گا۔ بھری اجازت مل سکتی ہے۔..... سلیمان نے  
سکراتے ہوئے کہا۔  
”اور اس کے علاوہ ہی تم نے اماں بی کا چتھی بھی اسے بتا دیا ہو گا  
کیوں۔..... عمران نے فصلیے لجھے میں کہا۔

وہ تو باتا ہی تھا۔ لیکن ظاہر ہے اسے اس کے لئے کچان سے ہو کر ہی جانا پڑے گا اور کچان ہمچنے کے بعد اس کا اس پتے نجک ہمچنایاں ہمچن تو پرنس کاچان کے باقاعدے رہے گا۔ سلیمان نے گھما پر اک جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کی خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

بہر حال تمہارا مقصد حل ہوا ہے یا نہیں یہ بتاؤ اس نوابزادے کی بے عوقی تو بہت ہوئی ہے جس نے تمہارے رشتہ دار کو کوڑے مارے تھے اور تم نے بہر حال پڑے نواب صاحب سے اپنی بھروسہ حوت افراٹی کرائی ہے۔

وہ تو ظاہر ہے ہوتا ہی تھا لیکن مجھے ایک اور شک پڑ رہا تھا۔ اب خدا جانے میراٹک درست ہے یا نہیں۔ سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار پر نجک پڑا۔

کیساٹک۔ عمران نے پوچھا۔

مجھے پار باری محسوس ہوتا رہا ہے کہ ہرے نواب صاحب آپ کی اور میری حقیقت جلتے تھے لیکن انہوں نے از راہ مرودت بات نہیں کی۔ سلیمان نے کہا تو عمران کے پھرے پر حریت کے تاثرات ابھر اس خوبصورت سے جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

کیا مطلب کیا کوئی بات ہوئی ہے۔ عمران نے کہا۔ اس کے

ہوش میں دعوت کرنے اس نے وہ اپنی اوقات کو کچھ ہوئے خاموش لئے واقعی یہ نی بات تھی۔

نہیں بات تو کوئی نہیں ہوئی لیکن وہ کبھی کبھی مجھے اور آپ کے مقابلے یکن پرنس اف کاچان کو خاید حوت راں نہیں آہی۔

ایسی نکروں سے دیکھتے تھے اور پھر ان کے پھرے پر ایسی مسکراہت بکھر جاتی تھی جسے وہ اصل حقیقت جلتے ہوں۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا دم ہے اگر ایسا ہوتا تو ضرور کوئی نہ کوئی بات سامنے آ جاتی۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں نے ایک اور فیصلہ کیا ہے۔“ جلد گئے خاموش رہنے کے بعد سلیمان نے کہا۔

”کیسا فیصلہ۔“ عمران نے پوچھا۔

”بڑے نواب صاحب کی میں بھیشت پرنس اف کاچان کی طرف سے کسی ہرے ہوش میں دعوت کرنا چاہتا ہوں کیا خیال ہے۔“ سلیمان نے کہا۔

”بڑا نیک خیال ہے لیکن ہرے ہوشوں والے پرنس کے نام سے مرغوب نہیں ہوتے وہ بدل دصول کر لیتے ہیں۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو کیا ہوا۔“ آپ نے پرنس کاچان کو کہیں پرنس اف ذہب تو نہیں کچھ یا۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران اس کے آئے۔

”پرنس اف ذہب تو واقعی اس قابل نہیں ہے کہ کسی کی ہرے لئے واقعی یہ نی بات تھی۔

نہیں بات تو کوئی نہیں ہوئی لیکن وہ کبھی کبھی مجھے اور آپ کے مقابلے یکن پرنس اف کاچان کو خاید حوت راں نہیں آہی۔“

”مران نے پوچھا۔“

لیں۔..... سلیمان نے فصلیہ لجھے میں کہا تو عمران بے اختیار پڑا۔  
اوے ارے اتنا خصہ چلے خصہ تھوک دو ٹھیک ہے جہا سے  
صاحب سے مل بھی لیں گے۔ مغل تو احقاقوں سے ہی سیکھی جاتی  
ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔  
• مغل سیکھی نہیں جاتی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور وہ جسے  
چاہے بھجنی دے دے اور جسے چاہے نہ دے۔..... سلیمان نے جواب  
دیا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر پڑا۔

• کیا بات ہے صد سے تم نے پر نسرا و اخلاق سے ملاقات کی ہے جہا را  
تو نگ روپ ہی بدلتا گیا ہے۔..... عمران نے بنتے ہوئے کہا۔  
• اس نے تو جوی لو شش کی کہ میرا نگ روپ بدلتا جانے لیکن  
اس میں اتنی صلاحیت ہی نہیں تھی۔ چار دی۔..... سلیمان نے کہا۔  
• اچھا کیا کہا تھا اس نے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔  
• کہنا کیا تھا۔ کچان کے نو اور اس کے مغل میں ایسے ہوئے  
تھے۔ بار بار انہی کے مغل پوچھ گئے کرتی رہی۔..... سلیمان نے  
جواب دیا اور پھر اس سے بھٹکے کر ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی  
بھٹک کار کے ذیش بروڑ سے نوں نوں کی تیز آوازیں لکھنے لگیں اور  
عمران کے ساتھ ساتھ سلیمان بھی بھٹک پڑا۔ عمران نے جلدی سے  
بی رکھو۔..... عمران نے من بناتے ہوئے کہا۔

• سکراتے ہوئے کہا۔  
• بل کی مجھے کفر نہیں ہے کیونکہ کوئی ایسا جا ہوئی نہیں ہے جو  
بل میرے صاحب کے نام بھیجنے سے انکار کر دے گا۔..... سلیمان نے  
کہا۔  
• جہا رے صاحب کیا مطلب کیا ڈیڑی کے نام بل بزاوگے پھر تو  
واقعی جسمی عرب راس نہیں آئتی پھر تم پرنس اف کاچان کی بجائے  
پرنس اف کنچوس بن کر رہ جاؤ گے۔..... عمران نے کہا۔  
• میرا صاحب تو دوسرا ہے جتاب۔ جاہی کنی۔ کھلے دل کا مالک اور  
اجھلی قیاض آدمی ہے۔ خاص طور پر میری عربت کو تو اپنی عربت بخت  
ہے۔..... سلیمان نے بڑے سنبھالے لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
• اچھا کیا ایسا احمد آدمی بھی اس دنیا میں موجود ہے۔..... عمران  
نے سکراتے ہوئے کہا۔  
• بالکل موجود ہے۔ اگر آپ کہیں تو آپ سے اس کی ملاقات کرا  
دوں۔..... سلیمان نے جواب دیا۔  
• مجھے احمقوں سے ملنے کا قطعی حقوق نہیں ہے اس لئے مجھے تو معاف  
ہی رکھو۔..... عمران نے من بناتے ہوئے کہا۔  
• ایکسرائی اچھی عادت ہے لیکن اتنی بھی ایکسرائی اچھی نہیں ہوتی  
لیکن بورڈ کھلا اور اندر پاٹھ ڈال کر اس نے ایک کارڈ لیں مائیک  
کہ آدمی فقیرین کر معافائیں مانگتا پھرے۔ آپ نہیں ملتا چاہتے۔ میں  
کل لیا۔ مائیک کے ساتھ ملنے لگا ہوا تھا۔ اس نے جسے ہی بیٹن پر سک  
لیکن کم از کم آپ معافائی تو شہ مانگیں اور چاہے آپ کی کوئی حیثیت ہو یا  
یا ایک آواز ابھری اور عمران کے ساتھ ساتھ سلیمان بھی اچھل پڑا  
ش ہو بہر حال مبتا تو ہے کہ آپ پرنس اف کاچان کے سکریٹری

ہواب میتھے ہوئے کہا۔

اگر وہ چلا گیا ہے تو شکیک ہے مجھے صرف اس کی وجہ میں موجودگی کی  
فکر تھی اور..... پر نسردا راتانے اس بار مطمئن تھے میں کہا۔  
”وہ چلا گیا ہے تو نہ اور..... ذمہ دک نے کہا۔

"اوے اور ای بند آں ..... پر نسرو و اخانے کہا اور اس کے ساتھ ہی کال آف ہو گئی۔ مردان نے بھی ماٹیک کے ساتھ گاؤں ہوا بن آف کر دیا اور ماٹیک کو واپس ڈیش بورڈ کے اندر رکھ کر ڈیش بورڈ بند کر دیا۔

میں اس پر نہ رہا تاکہ یہ بیگانوں گاہیں تو بھر پر ایسے ریشمے علیٰ  
کارہی تھی جس کے میرے بیٹری وہ زندہ نہیں رہ سکتی اور اب بھر پر ہی  
حکمت بیگن رہی ہے۔ سلمان نے اچھائی فضیلے لئے میں کہا تو  
سلمان نے اختصار پڑھ رہا۔

”پریلان ہونے کی مزورت نہیں ہے بڑے آدمیوں کو ایسی باتیں  
منی ہی پڑتی ہیں۔..... مگر ان نے سکرتے ہوئے کہا۔  
”تمہارے بھائی لوں گا اس پر تسرد و اتنا کو اگر میں نے اس کی لہنہ ساختے  
اک نہ کروادی تو اپنا نام بدل لوں گا۔..... سلیمان اسی طرح فرمے

کیا نام رکھو جسے پہلی بار دوسری میں جہاں لے کر بنی ہوں  
جہاں تھا تو بہر حال مجھے ہی کرتا پڑتا ہے ..... مران اسے  
سلسل چھپو رہا تھا۔

کیونکہ کال پر نسرو اتنا کی طرف سے کی جا رہی تھی۔

- ہیلے پر نسرو اتنا کا نگ اور ..... مسلسل کال دی جارہی ہی۔  
- یں ڈیک ائٹنگ یو اور ..... چند گھوں بعد ایک بھاری سی  
آمد سنائی، دی، لمحہ غم ملکی تھا۔

او از سائی دن پچھری کی خدا  
تم نے ابھی بھک کوئی رپورٹ نہیں دی اس لئے مجھے خود کاں  
خدا کے لئے تسلیم کرنے والے کامانے کیا۔

کوئی بچی ہے اور ..... پر کروڑ سا سے ہے۔  
 میں نے سوچا کہ جب پرنس آف کاچان اپنی منزل پر بیٹھ جائے گر  
 آپ کو لفسلی رپورٹ دوں اور ..... ذیلوک نے جواب دیا اور  
 غرمان کے ہمراہ پر حیرت کے ہاترات اپر آئے کیونکہ اس کا مطلب تو  
 واضح تھا کہ ان کی باقاعدگی سے نگرانی ہو رہی ہے لیکن اس نے یہ  
 نگرانی قاب عجیب ہیکی نہ کی تھی۔

انھت بھیج پرنس کا چان پر۔ میں نے تمہیں صرف یہ رپورٹ دینیا کے لئے کام تھا کہ پرنس کا چان دیاں سے کب روادہ ہوتا ہے اور میں

اور..... پرنس و اتنا کی اچانکی عصیلی آواز سنا تی دی اور عمر ان سے  
پرنس کامران پر لخت کے انفاظ سنتے ہی بیک مریم حقی بیت ہے

بیش ہونے سلیمان کی طرف دیکھا تو یہ اختیار مسکرا دیا۔ سلیمان پر خفے سے یہ اختیار بھی اٹھا تھا۔

- وہ تو آپ کے جاتے ہی دلیں چلا گئی تھا۔ اور اب وہ دار الحکومت کی طرف چارہ بارے میں نے ان کی کار کے عقیقی بسیر کا شنز لگایا تھا۔

مران ایک بار پرنس چا۔  
”یعنی دم دم.....“ مران نے ہستے ہوئے کہا اور سلیمان بھی ہے  
اختیار پس چا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا یہ بھی ہدایت گیا تھا۔  
”یعنی اس کاں کا کیا مطلب تھا اور یہ کاں کاں کے ٹرانسیزرنے کے  
کچ کری۔“ سلیمان نے کہا۔

”اس کاں میں اچانکی طاقتور ٹرانسیزرنصب ہے اور ٹرانسیزرنے کو  
فریخونی تھی اس لئے کاں کیا ہو گئی۔ باقی بہاں کا مطلب تو ڈاہر ہے  
کہ وہ پرنس آف کاچان کی عوت افرانی سے حسد کرنے لگی ہے۔ وہ نہیں  
چاہتی تھی کہ پرنس آف کاچان زیادہ درجے نواب صاحب کے پاس  
شہر ہے۔“..... مران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”یعنی کیوں۔“..... سلیمان نے کہا۔  
”اب مجھے کی معلوم۔ تم نے ہرے نواب صاحب کو دعوت تو  
دینی ہے ساتھ ہی پرنسرو اتنا کو بھی دعوت دے دننا پڑ دیاں سب ہے  
چل جائے گا۔“..... مران نے سکراتے ہوئے کہا۔  
”میں لخت بھیجا ہوں اس کی ٹھیک پر ہو نہ پرنس۔“ ٹھیک دیکھی  
ہے اس نے اپنی۔..... سلیمان نے بگڑے ہوئے مجھے میں کیا اور  
مران اس کے اس انداز پر ہے اختیار کشمکشا کر پس چا۔  
”اب تم یہی مسنوں میں پرنس آف کاچان لگ رہے ہو۔“..... مران  
نے ہستے ہوئے کہا اور سلیمان بھی ہے اختیار پس چا البتہ مران نے  
یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ راتاہاوس میں پہنچ ہی تا نگیر کو کاں کر کے ہوئی

پلازو بھیج دے گا۔“ کہ وہ اس پر نسروی نگرانی کر سکے کیونکہ بہر حال اس  
ٹرانسیزرنے اسے بھی بچ دیا تھا اور وہ اب اصل حالات جاتا  
چاہتا تھا۔

انجیارِ فصلے مجھے میں کہا اور پرنسرو اتنا ہے انجیارِ کھلکھلا کر پڑھ چڑی۔  
کیا تم واقعی اسے گولی مار دیتے ہو حال وہ پرنس ہے..... پرنس  
ٹھایدے سے چھپ کر لطف لے رہی تھی۔  
پرنس ہے تو کیا ہوا۔ لکھ بھی ہو گا عجب بھی میں اسے واقعی گولی  
مار دیا۔..... رابرٹ نے بڑے سنبھالے مجھے میں کہا۔  
جب تم ایسی باتیں کرتے ہو رابرٹ تو مجھے اکٹھ خیال آتا ہے کہ  
کہیں چماری روچ بھی تو مشرقی نہیں ہے۔ ہمارے سڑب میں تو  
اسی باتیں کسی کے ذہن میں بھی نہیں آ سکتیں۔..... پرنسرو اتنا نے  
سرت بھرے مجھے میں کہا۔  
یہ باتیں میں مختلف نہیں کیا کہا تو پرنسرو واقعی میرے دل کی آواز  
ہوتی ہے۔ روچ چاہے مشرقی ہے یا مغربی بہر حال میں آپ کے ساتھ  
کسی دوسرے کو بوداٹت نہیں کر سکتا۔..... رابرٹ نے جواب دیتے  
ہوئے کہا اور پرنسرو اتنا کہہ رہے ہے سرت کا جو لاکھی سا پھٹ  
پڑا۔  
گڈر میں چماری بھی بات مجھے پہنچے رابرٹ وہ درست تم بھی اچھی  
طرح جلتے ہو اور میں بھی کہ چمارے اور میرے درمیان معاشر قلم  
ٹوپ پر کھاڑق ہے۔..... پرنسرو اتنا جواب دیتے ہوئے کہا اور  
را برٹ نے انتیات میں سر بلاد دیا۔  
کیا ذریک کام تسلی سے پنٹا لے گا ابھی تک اس کی کال نہیں  
آئی۔..... چند لمحوں کی غاصبوشی کے بعد رابرٹ نے کہا۔

رات غاصبوشی گہری ہو چکی تھی لیکن کمرے میں پرنسرو اتنا اور رابرٹ  
دو نوں کر سیوں پر پیٹھے سلسل شراب نوشی میں صرف وفات۔  
یہ پرنس کا چان اور اس کا سیکرٹی سری کچھ میں تو نہیں آئے  
پرنس۔ چان ہو ٹھل چری ستار میں بھی اس سیکرٹی کی حوصلہ احتیائی  
محبوب و فریب تھیں اور پھر فور محل میں تودہ بالکل آؤٹ آف ایسی کیٹ  
لکڑا بہا تھا۔ رابرٹ نے کہا تو پرنسرو اتنا ہے انجیار پڑھ چڑی۔  
میں نے مشرقی پرنس کے بارے میں کافی پڑھ رکھا ہے۔ یہ لوگ  
ایسے ہی ہوتے ہیں اور پٹانگ قسم کے ویسے ایک بات ہے پرنس  
آف کا چان احتیائی ویسے سمارٹ اور خوبصورت نوجوان ہے۔ میرا تو  
دل چاہ رہا تھا کہ اسے شادی کا یہ حرام دے دوں۔..... پرنسرو اتنا نے  
ہنسنے ہوئے کہا۔  
میں اسے گولی نہ مار دیا اس احمد آدمی کو۔..... رابرٹ نے بے

"وہ اپنے کام میں ماہر ہے اور میں نے اسے پوری تفصیل بتا دی ہے  
اس نے وہ آسانی سے کام کر لے گا۔" پرنسرو اتنا نے اجتنی اطمینان  
بھرے انداز میں لکھا اور رابرٹ نے اہلتوں میں سرطا دیا۔ پھر تکریباً  
ایک گھنٹہ مزید گور گیا اور اس کے ساتھ ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔  
پرنسرو ہاتھ ہڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"میں۔" پرنسرو اتنا نے لکھا۔

"کیا میری بات مادام میلیسا سے ہو رہی ہے۔" دوسری طرف  
سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"سوری رائٹنگ نہیں۔" پرنسرو ہو جواب دیا اور رسیور رکھ دیا  
یعنی اس کے ساتھ ہی اس کے بھرے پر اجتنی صرفت کے ہاترات ابھر

کئے۔ رابرٹ کا بھرہ بے اختیار کھل اٹھا کیا کیونکہ ذیوک کے ساتھ ہی  
کوڈ ملے ہو اچھا کہ اگر وہ کامیاب رہتا تو وہ مادام میلیسا کا نام لے گا اور اگر  
نام رہتا تو پھر وہ مادام ذوری کا نام لے گا اور ذیوک نے مادام میلیسا کا  
نام لے کر یہ پیغام دے دیا تھا کہ وہ لہنے مقصد میں کامیاب رہا ہے۔

"سبارک ہو۔ پرنسرو اب پر سام کا خڑاہ بھارتے قدموں میں  
ہو گا۔" رابرٹ نے صرفت بھرے لہجے میں لکھا۔

"ہاں ہے طویل مرے سے بعد میری خواہش پوری ہوئی ہے۔" پرنسرو  
نے سکراتے ہوئے لکھا۔

"اب والپی کا کیا پروگرام ہے۔" رابرٹ نے لکھا۔

"ابھی نہیں۔" ہو سکتا ہے کہ ہاں کوئی قتل و فحارت ہوئی ہو اس

لئے ہماری فوری روائی ہمیں مخلوک کر سکتی ہے کیونکہ آج ہی ہم  
ہے نواب صاحب کے پاس گئے تھے۔ ذیوک تو بس ہونے سے بھتے ہی  
صلکا کے بھے سیستھاں سے لکل جائے گا اس نے ہمیں کسی قسم کی  
کوئی کفر نہیں ہے۔" پرنسرو نے نواب دیتے ہوئے لکھا۔

"تو اپ نے اسی لئے یہ کوڈ ملے کیتھے۔" رابرٹ نے لکھا۔

"ہاں کیونکہ جب ذیوک کو میں نے بھتے ٹرانسیسیٹر کاں کی تھی تو کال  
آف ہوتے ہی ٹرانسیسیٹر نے کاشن دے دیا کہ ہماری کال در میان میں  
بھی سن گئی ہے۔ اس بات پر میں بھوک پڑی تھی۔" پرنسرو نے لکھا  
تو رابرٹ کے بھرے پر بھافی کے ہاترات ابھرتے۔

"کس نے سنی ہو گی اور کیوں۔ اس کال کی وجہ سے ہو گا ہم

لکھ کر ہجھی جائیں۔" رابرٹ نے لکھا۔

"جس نے بھی سنی ہو۔ بہر حال میں نے اس میں کوئی ایسی بات  
نہیں کی تھی ہے مخلوک کھا جائے۔ صرف اسما طوم کیا تھا کہ  
پرنس آف کاچان چلا گیا ہے یا نہیں کیونکہ تجھے اس کی طرف سے کفر  
تھی کہ اس کی وہاں موجودگی میں معاملات بگردھی سکتے ہیں۔ مجھے اس کا

سیکڑی اجتنی ذیں اور تیوڑی تھریا تھا۔ بہر حال کاشن ملنے کے بعد میں

نے سپھل ٹرانسیسیٹر ذیوک سے بات کی اور کوڈ ملے کر کے ٹرانسیسیٹر  
کو مکمل طور پر قاف کر دیا اس نے اب کچھ بھی ہو۔ بہر حال ہمیں کفر  
کرنے کی ہدودت نہیں ہے۔" پرنسرو نے لکھا اور رابرٹ نے اہلتوں  
میں سرطا دیا۔

..... مران نے بستے ہوئے کہا اور بلیک زردوں پر اختیار میں  
چلا۔

”جوزف جیک بک لیئے آیا تھا تو میں نے اس سے پوچھا تھا کہ اس  
کی کیا ضرورت ڈال گئی ہے اس نے بتایا کہ آپ کہیں پرنس بن کر جا  
رہے ہیں۔ کیا سلسہ تھا۔۔۔۔۔ بلیک زردوں کہا۔۔۔۔۔  
”میرے تو سارے گردش میں آگئے ہیں۔۔۔۔۔ میری تو تزلی ہو گئی۔۔۔۔۔  
جھٹے میں پرنس آف ڈھب تھااب سیکرٹری ہوں ڈم ڈم۔۔۔۔۔ مران  
نے مت بنتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
”سیکرٹری ڈم ڈم کیا مطلوب۔۔۔۔۔ کس کا سیکرٹری۔۔۔۔۔ بلیک زردو  
نے پر اختیار مکمل حلا کر بستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
”پرنس آف کاپان کا۔۔۔۔۔ مران نے ہواب دیا۔۔۔۔۔  
”پرنس آف کاپان وہ کون ہے۔۔۔۔۔ کیا جوزف کو بتایا تھا۔۔۔۔۔ بلیک  
زردو نے حرمت بھرے لمحے میں کہا۔۔۔۔۔  
”وہ تو پرنس آف افریزہ ہے۔۔۔۔۔ مران نے سکراتے ہوئے  
ہواب دیا۔۔۔۔۔  
”تو پھر جوانا ہو گا کیوں کیا کوئی خاص سلسہ تھا۔۔۔۔۔ بلیک زردو  
نے احتیاط بھرے لمحے میں کہا۔۔۔۔۔  
”جو انہا کو تم پرنس آف ایکریمیا ہی کہہ سکتے ہو۔۔۔۔۔ مران نے  
سکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
”تو پھر۔۔۔۔۔ کون بنائے پرنس آف کاپان۔۔۔۔۔ بلیک زردو نے

مران جسے ہی داخل منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک  
زردو اخڑا اٹھ کر کھدا ہو گیا۔۔۔۔۔  
”ہبے دنوں بعد جکر لگایا ہے آپ نے۔۔۔۔۔ سلام دعا کے بعد  
بلیک زردو نے کہا۔۔۔۔۔  
”تم جسے کنگوس کے پاس آگر کرنا ہمیں کیا۔۔۔۔۔ بس چانے کا ایک کپ  
پلاکر ٹھنڈا ہی ہو۔۔۔۔۔ مران نے کری پر بستے ہوئے سکرا کر کہا تو  
بلیک زردو پر اختیار میں چلا۔۔۔۔۔  
”اگر شنید جیک بک بھی آپ مجھ سے ہی مٹکاتے ہیں اور اس کے  
پار ہو گئے بھی مجھ سے ہی کرتے ہیں۔۔۔۔۔ بلیک زردو نے ہواب دیا تو  
مران نے اختیار میں چلا۔۔۔۔۔  
”لیکن یہ جیک بک بھی بس دیکھنے کی حد تک ہے جسے ایک فلم کا  
ڈائلگ ہذا مظہور ہوا تھا کہ سات لاکھ گن تو سکھ ہو، غرق نہیں کر

جی ان ہوتے ہوئے کہا۔  
 جس کا تعلق کن سے ہو گا وہی بن سکتا ہے۔۔۔۔۔ میران نے  
 ہوت دیا تو بلیک زر دے اختیار اچل چلا۔  
 اور ادہ سلیمان۔۔۔۔۔ وہی سڑخ۔۔۔۔۔ لینک وجد۔۔۔۔۔ کیا کوئی خاص بات  
 قمی۔۔۔۔۔ بلیک زر دنے کہا۔  
 سلیمان گاؤں میا تھا وہ اپنے آیا تو ہمار مجیدہ سا ہو رہا تھا اس کا کوئی  
 رشتہ دار نواب احمد عمان ہو جبے نواب صاحب کہلاتے ہیں کے ہاں  
 طارم تھا اس نے کوئی خللی کی تو نواب صاحب کے بھیجے نے  
 جا گیر داروں کے انداز میں اسے کوڑوں سے پٹوادیا جس سے وہ شدید  
 رغبی ہو گیا۔۔۔۔۔ سلیمان کو خص آیا اور وہ فلکت کرنے جانے کا تو اس  
 کے رشتہ داروں نے منع کر دیا کیونکہ سلیمان نے تو ہمارا آجنا تھا  
 جب کہ اس کے رشتہ داروں کا بہر حال تعلق انہی جا گیر داروں سے رہتا  
 تھا۔۔۔۔۔ سلیمان نے اگر ذیڈی کو فلکت کی کیونکہ جبے نواب صاحب  
 کے ذیڈی سے رہنے تھلکات ہیں لیکن ذیڈی نے بھی ٹال دیا۔۔۔۔۔ بس  
 اسی بات پر وہ ہے حضر مجیدہ سا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ میرے پاس بھی کوئی کام نہ  
 تھا اس لئے میں نے اسے یوں کرنے کے لئے اسے پرنس آف کاچان بنا  
 کر اس بڑے نواب صاحب کے پاس جانے اور اس کی بے حرمتی کرنے  
 کی دعوت دے دیا۔۔۔۔۔ میران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ہے۔۔۔۔۔ بلیک زر دنے کہا تو میران نے اختیار افس چلا۔۔۔۔۔  
 ”المجا شاندار پرنس بناتے ہے سلیمان کہ بس کچھ نہ ہو جو۔۔۔۔۔ اگر میر  
 اس کا سکرٹی ڈ ہو گا تو یعنی اس پر سو جان سے فہر ہو جائے ہو گا۔۔۔۔۔  
 میران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زر دے اختیار اکھلکا  
 افس چلا۔۔۔۔۔  
 ”اور زیادہ دلپٹ بات یہ ہوئی کہ پالیسٹ کی پرنسرو اتنا بھی ہے۔۔۔۔۔  
 موجود تھی۔۔۔۔۔ اس بوجوکہ میں تو چارہ سکرٹی تھا اس لئے کبوتر بکھر تر  
 طارم تھا اس نے کوئی خللی کی تو نواب صاحب کے بھیجے نے  
 سلیمان تھا جا چکر پرنس آف کاچان اور پرنس آف داریان جو  
 اگری چھنٹی بھی پرنس آف کاچان اور پرنس آف داریان کے درمیان جو  
 بیکری سے سفرواری کرنی پڑ گئی اور دلپٹ بات یہ ہے کہ واپسی پر  
 میں نے ہمارا گھا پر اک سلیمان سے وہ باتیں پوچھنے کی کوشش کی جو ان  
 کے درمیان ہوتی رہیں تھیں سلیمان نے پٹھے پر بھاٹھی نہیں دھرنے  
 دیا۔۔۔۔۔ میران نے کہا اور بلیک زر دے اختیار اکھلکا کر بھی ہے۔۔۔۔۔  
 ”بہت خوب ہی شاندار ترقیتی ہو گئی لیکن یہیں یہ پرنسرو اتنا کون  
 تھا اس لئے میں نے اسے یوں کرنے کے لئے اسے پرنس آف کاچان بنایا  
 کر اس بڑے نواب صاحب کے پاس جانے اور اس کی بے حرمتی کرنے  
 کی دعوت دے دیا۔۔۔۔۔ میران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اور آپ اس کے سکرٹی بن گئے۔۔۔۔۔ اگر آپ کم از کم مجھے تو  
 پرنسرو اتنا کو بھی ہی حق ہے اور بھی ان کے درمیان وجد ملاقات  
 بتاتے میں ساق جاتا۔۔۔۔۔ ایسی شاندار ترقیت کا موقع بار بار تموزی آئی۔۔۔۔۔  
 میران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

..... بیوو پر نس اف کاچان نے ملاقات کے لئے کیا دب تھیں ..... حقیقی بڑوت اب ہے تھے۔  
 جسکی ..... بھیک رہوئے کہا۔  
 ..... بھیت علی مران تو ہر حال نہیں گی تھا جن آپ کو کہیے اعلان  
 جو نوادرات کا خوق پر نس کو بھی اور اس کے سکرٹری کو بھی۔ ..... میران نے حیرت ہرے لئے میں کہا۔  
 ..... میر فرق اتحاد تھا کہ پرنس کو قدم اور مردہ نوادرات سے دلپی ہے جب کہ ..... تم سلیمان کو کچان پر نس اف کاچان کے روپ میں لے گئے اور  
 ..... تھیں کے سکرٹری ڈم ڈم کو زندہ اور جدید نوادرات سے دلپی ..... اس کا جو کر سکرٹری ڈم ڈم بن کر گئے بھی بتے ہے تاں ..... سر  
 ..... مران نے مخصوص سے مجھے میں کہا تو بلیک رہوئے اخلاق اعلان نے اسی مجھے میں کہا۔  
 ..... روکھلا کر ہنس پڑا اور بھروسے بھلے کہ ان کے درمیان مزید کہ ..... آپ نے ریاست کے بعد کہیں بھی بھٹکنا تو پروگرام نہیں بنا  
 ..... بتا ہوئی ..... میں فون کی گھمنی نجاشی اور مران نے ہاتھ پر جما کر رکھا ..... مران کے لئے مجھے میں واقعی حیرت تھی۔  
 ..... اٹھا یا۔  
 ..... نواب احمد خان کے نوادرات کے ذخیرے سے ایک اجتماعی قیمتی  
 ..... ایکشو ..... مران نے پہنچے مخصوص مجھے میں کہا۔  
 ..... بھوپوری کرایا گیا ہے۔ ان کے دو طالبوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے  
 ..... سلطان بول رہا ہوں مران بھائی موجود ہے ..... دوسری طرف نواب صاحب کا ٹھکنہ تم پر تھا۔ ان کی بھیجی اور سکرٹری آمد نے  
 ..... سر سلطان کی آواز سلطانی دی۔  
 ..... اسلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ ..... اعلیٰ حضرت ہر باتی نس نہیں ..... نوب صاحب نے بھلے جہارے ڈیڈی کو فون کر کے بتایا اور اب  
 ..... حکم سلطان این سلطان کی خدمت اقدس میں بندہ نادان علی گھر ..... نوب صاحب نے مجھے فون کر کے شکست کی ہے اور ساتھ انہوں نے  
 ..... دست بست عرض کر رہا ہے۔ حکم حاکم سے سرفراز فرمائے تاکہ ..... نوب صاحب نے گھر کیا ہے کہ میری شپر تم اپنی زندگی خراب کر رہے ہو۔ اب  
 ..... حکم کا پندو بست کیا جائے ..... مران کی زبان روایہ ہو گئی اور بھائی سوچا گیا میں حقیقتات کرنے گیا ہے اور جہارے ڈیڈی نے اپنا  
 ..... رہوئے اختیار سکردا یا۔  
 ..... مدد سادیا ہے کہ اگر تم اس بھوپوری میں واقعی طور پر ہوئے تو  
 ..... وعلیم اسلام تم نواب احمد خان کے پاس ان کی رہائش مکان ..... پاچھوں جیسیں گوئی مار کر خود کشی کر لیں گے۔ سر سلطان نے  
 ..... محل میں گئے تھے ..... دوسری طرف سے سر سلطان نے اجتماعی ..... بھلی سنجیدہ مجھے میں کہا۔  
 ..... مجھے میں کہا تو مران نے اختیار بھک پڑا۔ اس کے ہرے پر حیرت ..... کون سا نوادر بھوپوری ہوا ہے اور کس طرح ..... مران نے

جی..... بادر پر نس اف کاچان نے نوادرات کے لئے کیا وجہ تھی۔ ..... حقیقتی مذہرات ابھر آئتے تھے۔  
 کی..... بھیج رہوئے کہا۔  
 ۱۰۔ بیشست ملی میران توہر حال نہیں گی تھا جن آپ کو کہے اطلاع  
 ہو۔ نوادرات کا حق پر نس کو بھی اور اس کے سکرٹری کو بھی۔ ..... میران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔  
 ۱۱۔ تم سلیمان کو کاچان پر نس اف کاچان کے روپ میں لے گئے اور  
 ۱۲۔ مکمل کس کے سکرٹری دم کو زندہ اور جدید نوادرات سے دبی۔ ..... دوسرے کا ہو کر سکرٹری دم بن کر گئے بھی بتا ہے نا۔ ..... بر  
 رٹ کھلا کر پڑا اور پھر اس سے بھیل کر ان کے درمیان تریخ کو۔ ..... آپ نے رثائزت کے بعد کہیں بھی پہنچ کا تو پروگرام نہیں بنا  
 بات ہوتی۔ میلی فون کی حقیقی بخششی اور میران نے ہاتھ پھسا کر رجس۔ ..... میران کے لمحے میں واقعی حیرت تھی۔  
 ۱۳۔ تواب احمد خان کے نوادرات کے ذخیرے سے ایک اجتماعی قیمتی  
 ۱۴۔ بیکھٹو۔ ..... میران نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔  
 ۱۵۔ پھر جو کریا گیا ہے۔ ان کے دو طالب موسوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔  
 ۱۶۔ سلطان بول رہا ہوں میران بھائی موجود ہے۔ ..... دوسری طرف نواب صاحب کا ٹھکانہ تھا۔ ان کی بیوی اور سکرٹری آمنڈ نے  
 ۱۷۔ ب صاحب کو جہاری اور سلیمان کی ساری حقیقت بتا دی۔ ..... جس پر  
 ۱۸۔ اسلام علیکم در حمد اللہ و برکات۔ اعلیٰ حضرت ہر بھائی نس خوب صاحب نے بھیل چدارے دیوی کو فون کر کے بتایا اور اب  
 ۱۹۔ حکم سلطان ابن سلطان کی خدمت افس میں بندہ نادان ملی۔ ..... میری بھائی نے مجھے فون کرنے کے وقت کی ہے اور ساتھ انہوں نے  
 ۲۰۔ دست بست عرض کر رہا ہے۔ حکم حاکم سے سرفراز فرمائیے ہا کر تھا۔ ..... میری شپر تم اپنی دنیگی غراب کر رہے ہو۔ اب  
 ۲۱۔ حکم کا پند و بست کیا جائے۔ ..... میران کی زبان روائی، ہو گئی اور بال سپہلیاں حقیقتات کرنے لگیا ہے اور چہارے دیوی نے اپنا  
 ۲۲۔ رہوئے اختیار سکردا دیا۔  
 ۲۳۔ مدد نہادیا ہے کہ اگر تم اس پھری میں واقعی طوث ثابت ہوئے تو  
 ۲۴۔ علیکم اسلام تم نواب احمد خان کے پاس ان کی بھائیں ملے ہوئے ہاتھوں جھیں گولی مار کر خود کشی کر لیں گے۔ ..... سلطان نے  
 ۲۵۔ محل میں گئے تھے۔ ..... دوسری طرف سے سلطان نے اجتماعی حقیقت سنبھولے لمحے میں کہا۔  
 ۲۶۔ لمحے میں کہا تو میران نے اختیار ہونک پڑا۔ اس کے بھرے پر حیرت۔ ..... کون سا نوادر جو رہی ہوا ہے اور کس طرح۔ ..... میران نے

بھی کچھ ہوئی تھی اس پر مجھے ٹک چاہما کہ ہڑور کوئی گو ڈبے چین  
مرے دہن میں یہ بات نہ تھی کہ اس طرح فوراً بہاں بھری بھی ہو  
سکتی ہے اس کے باوجود میں نے تائیکر کی ڈیوٹی لگادی تھی کہ پرنس  
و اتنا کی خاص نگرانی کرنا ہے اب اس کی پروٹول ٹھنڈی سبھی مطہوم ہو  
گا کہ کیا پرنس و اتنا اس بھری میں ملوث ہے یا نہیں..... محران نے  
کہا اور ہاتھ پڑھا کر اس نے ایک طرف رکھا ہوا اڑا نسیز اپنی طرف  
کم کایا اور پھر اس پر تائیکر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع  
کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بہن آن کر دیا۔  
اپنے ہاتھ محران کا لگ اور..... محران نے بہن آن کر کے بار  
بار کال میتھے ہوئے کہا۔  
”میں بہن تائیکر بول رہا ہوں اور..... کچھ در بعد تائیکر کی آواز  
ستانی دی۔

کیا میں مادام نیلیساے مخاطب ہوں جس پر پرنٹس نے سوری رائٹ کر  
نہیں کہ کر دیا اور بس شراب نوشی کے بعد رابرٹ افہم کر  
لپتے طور کرے میں جلا گیا اور پرنٹس بھی سو گئی۔ جس سے اب تک پہرہ  
سلسل کرے میں یہ بند ہے البتہ رابرٹ اس کے ساتھ ہے انہوں  
نے تاثر اور کھانا بھی کرے میں ہی ملکوایا ہے اور..... نائگر نے  
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
”ذیوک نامی کسی شخص کی کوئی ٹرانسیزٹ کال اور..... عمران  
نے پوچھا۔  
”نہیں بس ٹرانسیزٹ کال تو سرے سے ہی نہیں آئی اور..... نائگر  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں جہیں دارالاکوہمت کے نواحی میں ایک پتے ہاتا ہوں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر نسروادا تاکل موجود رہی ہے اور رات کو جہاں سے کوئی اچھائی قسمیتی اور نایاب نواز بجوری کر لیا گیا ہے اور دوآیسوں کو بھی مغل کر دیا گیا ہے۔ میں خود وہاں جاتا ہیں جونکہ وہاں سورپر فیاض انکو اڑی کر رہا ہے اور میں مکل وہاں ایک اور روپ میں گیا تھا اس لئے میں وہاں نہیں جانا چاہتا تم میک اپ کر کے اخباری تناstrandے کے روپ میں وہاں ہنگو اور پھر بوری تفصیل سے انکو اڑی کر کے ڈائسیز بر گھبے روپ روٹ دو کر وہاں سے کون ساف نواز بجوری ہوا ہے۔ کس طرح وہاں ہے اور کن لوگوں نے ایسا کیا ہے اور..... عمران نے اسے نور مغل کا پتے ہاتے ہوئے اچھائی تفصیلی بدایات دیں۔

تمہاں کی نگرانی فرم کر دوں پاں اور... نائگر نے کہا۔  
”ہاں فوری طور پر اس کی خود رت نہیں رہی اور ایڑھ آل۔“  
 عمران نے کہا اور ٹرانسیسٹر کر دیا۔  
 ”آپ پر براہ راست الزام کئے تھے گیا اگلے آپ اکٹھے تو ہاں سہماں دتے۔ ..... بلیک زرد نے کہا۔  
 ”پر نسرواتا تو واقعی پالیٹش کی پرنسپل ہے اور اس کی سرکاری حیثیت ہے جب کہ پرنس کا پچان اور اس کا سیکریٹری ڈم فرم فرضی تھیں ہیں اور یاد ہے جو لوگ اس طرح کا فرضی روپ دھار سکتے ہیں وہ چوری ہمیں کر سکتے ہیں۔ ..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور بلیک زرد ہمیں سے اختیار اپنے پڑا۔  
 ”آپ نے کسی ٹرانسیسٹر کا ذکر کیا تھا۔ ..... بلیک زرد نے کہا۔

”ہاں تور محل سے والپی پرکار میں موجود طاقتور ٹرانسیسٹر نے ایک ٹرانسیسٹر کا لیکج کی تھی جو پر نسرواتا کی طرف سے کسی ڈیوک کو کی جا رہی تھی اور اس نے ڈیوک سے باقاعدہ پورٹلی کر ہم تور محل سے رواد ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ ٹرانسیسٹر یونٹ کو زرد فریکنی پر تھا اس نے اس نے کال کیج کر لی اور اس ڈیوک نے باقاعدہ ہماری کار کے مقابی بیڑ کے نیچے اچھائی جدید اور طاقتور کا ہزرنگا یا ہوا تھا جس کا علم بھی اس کا لیکج دے رہیں ہو اور میں نے راتاہاوس جا کر اسے چیک کر کے اس کے رسیور کو ٹرنسیس کرنے کی کوشش کی یعنی کا شفر راستہ میں ہی آف

کر دیا گیا تھا لیکن یہ ڈیوک کون ہے اور پر نسرواتا کیوں یہ جاتا چاہتی تھی کہ ہم تور محل سے والپی ٹھیکنے ہیں یا نہیں۔ یہ بات ابھی معلوم کرنی ہے۔ ..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 ”اس کاں سے تو پر نسرواتا ملکوں کی تھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ کسی نوادر کی تکاٹ میں ہاں گئی اس نے ہاں کے انتظامات دیکھے اور پھر رات کو اس کے آدمیوں نے وہ نوادر بھوری کر لیا۔ ..... بلیک زرد نے کہا۔  
 ”اچھی بھل دیکھ پر جھلانگ نہ لگادیا کرو اسی خدشے کے تحت ہم نے نائیگر سے پر نسرواتا کی نگرانی کرائی تھیں یا نہیں سوائے اس رانگ کاں کے اور کوئی کاں بھی اسے موصول نہیں ہوتی اور شہری اس سے کوئی ملنے آیا اور اب بھک کسی کاں کے داتے کا توہینی مطلب نہ لتا ہے کہ اور چاہے جو کچھ بھی ہو۔ بہر حال اس بھوری میں پر نسرواتا ملکوں نہیں ہے درست الامال اسے پورٹ دی جاتی۔ ..... عمران نے کہا۔  
 ”ہو سکتا ہے کہ یہ رانگ کاں ہی کسی قسم کا کوڈ ہو۔ ..... بلیک زرد نے کہا۔  
 ”ہونے کو تو لا کا بھی ہو سکتا ہے اور لا کی بھی۔ اصل بات جب بھک سامنے د آجائے اس وقت تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ..... عمران نے کہا تو بلیک زرد نے اس بار صرف سر ملانے پر ہی اکٹھا کیا۔

ہے اور دو آدمیوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ سو برخیاض نے اجتہاد پار چب لئے میں کیا۔

۱۰۔ توہم اس سلسلے میں تحقیقات کرنے آئے ہیں۔ کہاں ہیں ”  
لاشیں اور کہاں ہیں بڑے نواب صاحب“..... سوپر فیاض نے  
قریبے جھکلائے ہوئے بچھے میں کہا۔

۔ میں نے تم سے اپنا تعارف کرایا ہے تاں ..... سوپر فیاض کا  
بڑھنے لگتے بگڑ سا گیا تھا۔

۔ میں سر اپ سنزیل اٹیلی جس کے سپر نیٹوورک میں اور فیاچ  
آپ کا نام ہے..... غیر نئے اسی طرح بات سے لے لے گی میں جواب دیا۔  
۰ اس کے باوجود تم مجھ سے اس طرح بات کر رہے ہو جسے میں  
جھبار املازم ہوں ۔ میں اگر چاہوں تو تکڑے کھوئے جھارے بڑے  
نواب صاحب کے ہاتھوں میں ہٹکڑیاں ڈال دوں ۔ جھاری تو سیرے  
سلانے کوئی حیثیت ہی نہیں ہے جاؤ اور بڑے نواب صاحب کو کہو کہ  
سپر نیٹوورک نیا خص ان سے فوری ملنا چاہتا ہے جاؤ ۔ سوپر فیاچ  
نے پر بخیز ہوئے اسماقی اگر جدار لے گی میں کہا۔

مشعل اشیلی جنگ کی سرکاری جیپ تور مکل کے دسیخ و مریض پورچ میں جا کر رکی تو سائینٹ سیست پر ہمچاہو اسپر فیاض اچھل کر لیجے اڑا۔ جیپ کی عقیقی سیلوں سے دو اسپکٹر بھی مجھے لا آئے۔ اسی لمحے برآمدے میں ایک ہوتا سادا دی جس نے تمہری میں سو شہبھتا ہوا تھا تیری سے سریعیاں اڑا کر ان کی طرف بڑھتے رکھا۔ سو رفیاض جڈے خود سے پورچ اور اس شاندار اور قدیم جو حلی کو دیکھ رہا تھا۔

”جات میں بڑے نواب صاحب کا شیر ہوں..... موٹے نے سوپر فیاض کے قریب آگر بڑے مودباد لئے میں کہا کیونکہ سوپر فیاض باتا دعہ یوں بیظارم میں تھا۔ اس کے بات کرتے ہی سوپر فیاض نے چوبک کر اس کی طرف دیکھا۔

۔ میرا نام فیاض ہے اور میں سترل اشیلی جس کا سپر تھنڈنٹ ہوں۔ اشیلی جس کو اطلاع دی گئی ہے کہ میاں رات کو چوری ہوئی

جذب آپ مجھ پر ناراضی کیوں ہو رہے ہیں میں نے تو آپ کی  
شان میں کوئی گستاخی نہیں کی حالانکہ مجھے احتاظ سلوم ہے کہ اٹھی  
بھن کے لوگ یونیورسٹی میں بھنا کرتے اور آپ اور آپ کے ساتھی  
بانقاہدہ یونیورسٹی میں ہیں اس کے باوجود میں نے آپ سے نہ ہی آپ کا  
خواستی کا رد طلب کیا ہے اور نہ ہی آپ سے کوئی غلط سلوک کیا ہے  
ورسی یہ ہے تو اب صاحب کی خوبی ہے اور میں ان کا شیر ہوں۔ میں  
چاہوں تو آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے بیچے کئے ڈال سکتا  
ہوں۔ مونا شیر بھی بچھے سے اکھر گی تھا۔

تم جھادی یہ ہوتا پہلے آلو کہ تم مجھ سے ایسی بات  
کرو۔ سوپر فیاض نے سائینس ہوسٹر سے سرکاری روپ اور مخفی  
ہونے والے کر کہا۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔ اپنک ایک سائینس سے ایک فوجوان لڑکی  
نے تھوڑا روتے ہوئے کہا اس کے حمپ پر مقابی بسا تھا اور وہ لہتے  
ہہرے ہے اور جال دھال سے معدود گمراہ کی فردیگ رہی تھی۔

لبی بی بی یہ سر تندٹنڈ فیاض صاحب ہیں سائز اٹھی بھن کے  
سپر تندٹنڈ اور یہ مجھے اس نے گولی مارنا چاہتے ہیں کہ میں نے انہیں  
ہتایا ہے کہ ہے تو اب صاحب کی طبیعت غراب ہے اور وہ آرام کر  
رہے ہیں۔ شیر نے مزکراں لڑکی سے غاصب ہو کر کہا۔

یہ کیا حرکت ہے آپ ایک اعلیٰ ہدیدے دار ہو کر یہ کیا کر رہے  
ہیں۔ لڑکی نے سوپر فیاض کی طرف مرتے ہوئے فصلے لجے میں

کہا۔  
میں بات لپٹے اس موئے شیر کو بھی سمجھائیں جس طرح اس کا  
جسم موتا ہے اسی طرح اس کی مغلب بھی موٹی ہے یہ میری توہین کرہا  
تھا۔ سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا ویسے اس کا آگ کی  
طرح چاہو ایکھڑہ آنے والی کے ان الفاظ سے کہ وہ اعلیٰ ہدیدے دار ہے  
خاصی حد تک نارمل ہو چکا تھا۔  
کون سی بات۔ لڑکی نے چونک کر حیرت برے لجے میں  
کہا۔

میں کہ اعلیٰ ہدیدے داروں سے کس طرح بات کی جاتی ہے۔ مجھے  
سائز اٹھی بھن کے ڈائریکٹر جنل سر جو دار الحسن نے حضوری طور پر  
بھیاں کیوں گیا ہے۔ فیاض نے اس بارہ نرم سے لجے میں کہا تو لڑکی  
بے اختیار سکردا دی۔

شیر تو ہبت تجیر کا راوی ہے میری کھجور میں نہیں آہما کہ اس نے  
آپ سے کہے گستاخی کی ہے۔ لڑکی نے سکراتے ہوئے کہا۔

میں نے تو ان سے صرف اتنا کہا ہے کہ اٹھی بھن کے لوگ  
یونیورسٹی میں بھنتے اس پر یہ بڑی طرح چراپا ہو گئے۔ شیر نے  
کہا۔

اے ہاں واقعی یہ بات تو واقعی تھب خیز ہے۔ لڑکی نے  
چونک کر کہا اور حیرت سے سوپر فیاض اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے  
گئی۔

” یہ ذات کثیر ترzel صاحب کا حکم ہے کہ جب پولیس اور دوسرے  
محیے یونیفارم استعمال کرتے ہیں تو سترzel اشیلی جنس کو بھی  
یونیفارم استعمال کرنی پڑتے ۔۔۔ سوپر فیاض نے دعا صحت کرتے  
ہوئے کہا۔

- لیکن انفل سرجدالرحمن تو اچھائی قریں اور سخادر ہیں ۔۔۔ وہ کس  
طرح یہ حکم دے سکتے ہیں یونیفارم میختنے کے بعد اشیلی جنس خفیہ  
کسی رہ سکتی ہے جب کہ اشیلی جنس کا تو مطلب ہی سمجھی ہوتا ہے کہ وہ  
خفیہ رہ کر حقیقت کرے ۔۔۔ لازکی نے حریت بھرے لمحے میں کہا  
تو فیاض نے جلدی سے ریو الور واپس ہو لسٹر میں رکھ لیا اور اس کا پھرہ  
بھیک مانگنے والوں بھیسا ہو گیا۔ ساری اکڑ فون بیکر غائب ہو گئی  
کیونکہ لازکی نے سرجدالرحمن کو انفل کہا تھا اور فیاض جانتا تھا کہ سر  
جدالرحمن کے بڑے نواب صاحب سے ذاتی اور اگر بھلے تعلقات ہیں  
اور یہ لازکی میختنہ بڑے نواب صاحب کی بینی ہو گی اس نے آگر اس نے  
بڑے صاحب سے شکایت کر دی تو سوپر فیاض کا حشر بھی ہو سکتا ہے۔  
۱۰۔ اشیلی جنس میں کئی شے ہوتے ہیں مس ۔۔۔ سوپر فیاض نے  
اس بار دو انت تکھلتے ہوئے کہا۔

” میر امام آمند ہے اور میں بڑے نواب صاحب کی بھتیجی بھی ہوں  
اور ان کی سکریزی بھی ۔۔۔ آمند نے فیاض کے بات کرتے کرتے  
درک جانے پر اس کا مقصد کھجتے ہوئے اپنا تعارف کرادیا۔  
” تو مس آمند میں یہ کہہ رہا تھا کہ اشیلی جنس میں بہت سے شے

ہیں جن میں کچھ شے سامنے رہتے ہیں اور کچھ خفیہ جو سامنے رہتے ہیں ”  
یونیفارم استعمال کرتے ہیں ۔۔۔ سوپر فیاض نے کہا تو آمند نے  
اہلیت میں سرہلا دیا۔

” او کے آئیے آپ سے تعاون تو ہمارا فرض ہے آئیے میں آپ کو  
موقع داردات دکھاتی ہوں اور آپ جو کچھ انفل بڑے نواب صاحب  
سے پوچھتا پڑتے ہیں وہ آپ سے مجھے سے پوچھ سکتے ہیں کیونکہ مجھے تو وہ  
کچھ بھی معلوم ہے جو شاید انہیں بھی ابھی تک معلوم نہ ہو ۔۔۔ آمند  
نے کہا تو فیاض بے اختیار ہو گک پڑا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔  
تمہاری در بحد آمند انہیں تو ادارات کے ذخیرے میں لے گئی اور اس  
نے بتایا کہ کس طرح بہاں کے حقوقی انتظامات کو ختم کر کے بھر  
نہ رکھے اور کس طرح انہوں نے ایک نادر و نایاب مجسے ہے سلسلہ کا  
مجس کہا جاتا ہے ہوری کیا اور واپسی پر کس طرح بہرے داروں سے ان  
کا نگراو ہوا اور انہوں نے انہیں گولی مار دی۔  
” کیا گولیوں کی آوازیں آپ نے نہیں سنیں ۔۔۔ فیاض نے  
پوچھا۔

” جی نہیں بس کو جب طازم کام پر آئے تو انہیں یہ لاٹھیں نظر آئیں۔  
بڑے نواب صاحب اور بھی اطلاع دی گئی پھر کہ ذخیرے کا حقوقی  
نظام توڑ دیا گیا تھا اس نے بڑے نواب صاحب ذخیرے میں آئے جب  
پڑھلا کہ دہاں سے مجس غائب ہے باقی کسی نوادر کو نہیں چھیدا  
گی۔ ۔۔۔ آمند نے ایک بچوٹے سے کرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

جس میں میرا درکر سیاں موجود تھیں۔  
 "تشریف رکھئے..... آمنہ نے سکراتے ہوئے کہا۔  
 "آپ دونوں جانیں اور موقع وار دات کا نقش بنائیں اور دوسری  
 تفصیلات قفسید کریں میں مس آمد سے بات کرتا ہوں..... سپر  
 فیاض نے انپکڑوں سے مخاطب ہوا کہہ رہا دارچینی میں کہا۔  
 "میں سر..... دونوں انپکڑوں نے کہا اور داپس مذکور کرے سے  
 باہر چلے گئے۔  
 "آپ نے کہا تمہاک آپ وہ کچھ جانتی ہیں جو بڑے تواب صاحب بھی  
 نہیں جلتے..... سپر فیاض نے کہی پر بیٹھنے ہی کہا تو آمنہ جو سامنے  
 والی کری پر بیٹھ گئی تھی بے اختیار سکرا دی۔  
 "آپ انکل سر عبد الرحمن کے صاحبزادے علی مران کو تو لارنا  
 جلتے ہوں گے..... آمنہ نے سکراتے ہوئے کہا تو فیاض بے  
 اختیار اچھل پڑا۔

"اس نے لپٹے بادوبی سلیمان کو ایک فرضی پرنس بنایا پرنس  
 بن اور خود اس کا سکریٹری ذم ذم بن کر جو کروں کا بابس ہیں کر  
 ل آیا تمہارا اس کا خیال تمہاک اسے ہمارا کوئی نہیں بھجاتا یہیں میں  
 اسے اور سلیمان دونوں کو ہمچنان یا یہیں جو کہ میں پرنس کے سامنے  
 بے حرمت کرتا چاہتی تھی کیونکہ وہ بہر حال انکل سر عبد الرحمن کا  
 ہے اور پھر سیری کیلیل ثریا کا بھائی ہے اس نے میں خاموش رہی  
 اسے میں نے بتا دیا کہ میں نے اسے اور اس کے بادوبی کو ہمچنان

یا ہے لیکن میں یہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ عمران اس قدر گھٹایا ہے تھلٹ مجھے معلوم ہے کہ انکل نے اسے گھر سے نکلا ہوا ہے اور وہ کسی ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ بھائی بجوری کرے گا اور اس طرح دو انسانوں میں اپنے باوری کے ساتھ رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کر جا سرف کو بلاک کر دے گا۔ آمذنے کبھائے سوپر فیاں ہے اختیار اچھا ہو گردی کرتا رہتا ہے اسے آدمی کو ظاہر ہے دوست کی ضرورت تو آنکھی ہے۔ آمذنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب عمران یہ کہے کر سکتا ہے نہیں مفتر عمران اسے۔ اپ کی بات درست ہے لیکن عمران کو میں بہت اچھی طرح جانتا نہیں کر سکتا یہ اس کا مزاج ہی نہیں ہے۔ سوپر فیاں نے فراہم کیا اس فرم کا ادھی ہی نہیں ہے۔ بہر حال حقیقتاں سے سب کچھ آمذنے کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

مجھے ہر فیصد یقین ہے کہ یہ واردات اس نے یا اس ہر فنی کے پحمدے سے کوئی شے بجا سکے گا۔ فیاں نے کہا۔ ساتھیوں نے کی ہے کیونکہ پرنسپر تھا ہر ہے الیما کر ہی نہیں سکتی۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ اپ جا کر اسے پھانسی نگادیں میں نے پھر وہ پرنسپر اسے کسی فریٹک میں ایسا کرنے کی کیا ضرورت۔ مکانی طور پر ایک بات کی ہے حقیقتاں کرتا ہر حال آپ کا کام اس کے علاوہ انکل بڑے نواب صاحب نے بتایا ہے کہ پرنسپر کے لیے آمذنے کہا اور پھر اس سے جھٹے کہ مزید کوئی بات ہوئی پاس انتہائی قیمتی ترین نوادرات کا ذخیرہ ہے وہ یہ ایک عام سا اور نسل طازم اندر داخل ہوا۔

کم اہمیت کا بھروسہ بجوری کر کے کیا کرتی اور ہونکہ جھلی پار بڑے نولے۔ جتاب ایک اخباری روپر ڈیا ہے وہ اس واردات کے سلسلے میں صاحب نے پرنسپر اور عمران کو ذخیرے کے خلافی انتظامات بات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ملازم نے کہا۔

تفصیل بھی بتائی تھی اور ان کے سامنے ذخیرے کو کھولا بھی تھا اس۔ اخباری روپر ڈیکن یہ خبر تو اخبار میں شائع نہیں کی گئی کیونکہ عمران یہ حکت کر گزرا۔ آمذنے کہا۔

لیکن اس بھی کی کیا ضرورت تھی۔ سوپر فیاں نے مل کی کہے ہیچ گیا۔ آمذنے پھر بک کر کہا۔

ان کے تعلقات پولیس سے ہوتے ہیں اس نے لینڈ پولیس سے۔

یہ بھروسہ بھاہر تو عام سا بھروسہ ہے لیکن بین الاقوامی مارکیٹ بیلت حاصل کی ہوں گی۔ سوپر فیاں نے جواب دیا۔

اس کی قیمت کروڑوں ڈالر دن میں بھی ہو سکتی ہے اور عمران اسے داہم بھیج دو اس کے لئے بھائی خبر نہیں ہے اور دو ہم

"میر امام اخلاق احمد ہے اور میں نیشن یور کا سپلائر کرام رپورٹر ہوں۔..... آئندے والے نے جو تائگر تم مسکراتے ہوئے کہا۔  
تشریف رکھیں میر امام آخذ ہے اور میں پڑے نواب صاحب کی  
بھیجی اور ان کی سکنی ہوں اور یہ منزل اشیل جس بیوو کے  
پر علاوہ فیاض ہیں۔..... آخذ ہے کہا۔

"ان سے کون واقف نہیں ہے یہ تو ہمارے ملک کی ناک ہیں  
کس صاحب۔ انہوں نے اپنے ائمہ حیرت انگریز کا راتے سر انجام دیتے  
ہوئے ہیں کہ آدمی کا سرفروزے بلند ہو جاتا ہے اپنے لوگ تو ہمارے  
ملک کا سرمایہ افقار ہیں۔..... تائگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوپر  
فیاض کا ہرہ سرت سے گلاب کے بھول کی طرح کھل اخدا۔ آخذ کے  
ہمراہ پر اتنا ہی حیرت تھی۔

"چھا بہت خوب مجھے تو معلوم ہی نہ تھا ورنی گذ۔..... آخذ نے  
کہا تو سوپر فیاض کا بھولا ہوا سینے پر اختیار مزید بھول گیا اور وہ ایسی  
لکڑوں سے تائگر کو دیکھنے کا بھی اس پر اپنی جان فدا کر دے گا۔

"کوئی بات نہیں بہر حال آپ ہمہن ہیں۔..... آخذ  
آپ کا تعلق اخیار سے ہے اس لئے آپ جلتھے ہیں مجھے۔ بہر حال یہ  
مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سوپر فیاض کا ہرہ ہے اختیار کھل اف  
کسی میرے پاس ہے۔ آپ میرے آفس آجائز میں آپ کو اس  
بادے میں خود ری معلومات ہمیا کر دوں گا۔..... سوپر فیاض نے  
مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع تھی ہے کہ کل ہمہن پر تصرف پالینڈ بھی تشریف لائی  
گی اور پہلی چلتھے ہوئے ہمہن ہو۔ اس نے اندر آگر آخذ اور سوپر فیاض  
کو دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔

اے کسی قسم کی کوئی معلومات ہمیا کر سکھے ہیں۔..... آخذ نے کہا۔  
آپ نے آگرے اپنے بھیج دیا تو یہ لوگ خود اپنی طرف  
کہا جائیں گھوکرے سروپا باتیں پھیلادیں گے۔ آپ اسے ہمہن بلاجھ  
اور اسے بتا دیں کہ اشیل جس اس کی تحقیقات کر رہی ہے اور اس  
جس ہی اسے معلومات ہمیا کر سکتی ہے۔ بے شک میرا تعارف کو  
دیں پھر میں خود ہی اسے سنبھال لوں گا۔..... سوپر فیاض نے کہا  
آخذ نے اثبات میں سرطاویا۔

"اے ہمہن لے آؤ اور سنو، فیاض صاحب اور اس اخیاری روپ  
کے لئے مشروبات بھی لے آؤ اور باہر موجودان کے آوسیوں کو  
مشروبات پیش کر دو۔..... آخذ نے طازم سے کہا تو طازم سے کہا تو طازم سلام

کے واپس چلا گیا۔

"آپ کیوں تھلیف کر رہی ہیں ہم تو ذوقی پر ہیں۔..... سوپر فیاض  
نے کہا۔

"کوئی بات نہیں بہر حال آپ ہمہن ہیں۔..... آخذ  
آپ کا تعلق اخیار سے ہے اس لئے آپ جلتھے ہیں مجھے۔ بہر حال یہ  
تمھاری در بحد دروازہ کھلا اور ایک تو ہو ان اندر داخل ہوا جس کے  
پر عام سالیاں تھا بھال گرد آلو دتھے اور بیس پر بھی گرد کی تہہ سما  
تھی اس کے جوتے بھی گرد آلو دتھے یوس لگ رہا تھا جسے وہ شہر  
پہلی چلتھے ہوئے ہمہن ہو۔ اس نے اندر آگر آخذ اور سوپر فیاض  
کو دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔

اخباری نہ سندے کو میران کے بارے میں نہ بتاتا چاہتا تھا اس کے کہیں  
میران اس سے نہ اپنی شہر جائے۔  
آپ نے تحقیقات تو کی ہو گئی کیا اندازہ ہے آپ کا اس واردات  
کے سلسلے میں مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ جبے نواب صاحب کا پورا  
نوادرات کا ذمہ ہے جوڑی کریا گیا ہے..... نائیگر نے کہا۔  
اوہ نہیں صرف ایک بھروسہ جوڑی کیا گیا ہے سلسلہ کا بھروسہ۔ اور  
کسی چیز کو جھیروں تک نہیں گیا اور واردات جس انداز میں کی گئی ہے  
اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ کام اہمیتی ہمارت سے کیا گیا ہے اس  
لئے الاماں یہ ترسیت یا فضہ جوڑ کا کام ہے۔ کوئی ایسا گینگ جو نوادرات  
کی سلسلہ کرتا ہے میں اسے بہر حال نکالش کر لوں گا۔..... سوپر  
فیاض نے گردن اکٹا ہے ہوتے کہا۔  
کیا ذمہ کے خلاف کے خاطر خواہ انتظامات دے کرے گئے  
تھے..... نائیگر نے پوچھا۔

اہمیتی اعلیٰ سائنسی انتظامات تھے لیکن چوروں نے سب  
انتظامات ناکام بنادیئے اس نے تو مجھے یقین ہے کہ یہ کسی گینگ کا  
کام ہے اور میں اسے گینگ کے بارے میں جانتا ہوں میں بھروسہ ہوں  
کو سلسلے لے آؤں گا۔..... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ۰۰  
اٹھ کھرا ہوا اس کے اٹھتے ہی نائیگر بھی کھرا ہو گیا۔  
میں اب جا رہا ہوں آپ میرے آپس تجسسیں باقی باسیں دیں  
ہوں گی۔..... سوپر فیاض نے کہا اور تیر تیر قدم انھاتا دروازے کی

میں ایک آدمی کو ہر سر ہام گولی مار کر بلاک کر دیا تھا اور اب سنابے کہ  
بھاں بھی دو آدمی بلاک ہو گئے ہیں۔..... نائیگر نے سکراتے ہوئے  
کہا تو آدمی بے اختیار ہو نکل پڑی۔

پرنسر کے باقی گارڈنے گوئی مار دی تھی اورہ اس کا تو مطلب ہے  
کہ میر اندازہ قطط تھا۔ اورہ..... آمدنے پر بھاں ہوتے ہوئے کہا۔

میں نے اس کی تحقیقات کی تھی وہ آدمی پرنسر کو بھاں ہوئی سے  
انھا کرنا چاہتا تھا اس نے اسے گوئی مار دی گئی تھی۔..... سوپر فیاض  
نے کہا۔

بہر حال یہ آپ کا کام ہے کہ آپ بھاں تحقیقات کریں اور اصل  
بھرم کو سلسلے لے آئیں۔ مجھے اجازت دیں میں نے ایک شرودی کام  
کرتا ہے میں شیر کو بیچ دیتی ہوں وہ آپ کی مزید ادا کرے گا۔ آمدنے  
نے اٹھتے ہوئے کہا اسی لئے طازم ہر سے میں مشروب کے گلاس رکھے  
اندر واخل ہوا اور اس نے مشروب کا ایک ایک گلاس سوپر فیاض اور  
نائیگر کے سلسلے رکھ دیا۔ جبکہ آدمی اس دوران کرے سے باہر جا چکی  
تھی۔

مجھے شیر نے بتایا ہے کہ کل بھاں پر کوئی پرنسر کا چان بھی  
تشریف لائے تھے یہ کاچان کوئی نہ کہ ہے۔..... نائیگر نے مشروب کا  
گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

مجھے خود نہیں معلوم اور شہری میں آدمی کو معلوم ہے بہر حال  
ہو گا کوئی۔..... سوپر فیاض نے ملائے ہوئے کہا قاہر ہے وہ کسی

طرف بڑھ گیا۔ اب وہ جلد اور ہیلی فرست میں عمران سے مٹا  
چاہتا تھا پھر اس کی جیپ نور محل سے نکل کر جب دار المحتوت ہیکنی  
تو اس نے ذرا یور کو جیپ عمران کے فلیٹ پر لے جانے کی ہدایت کی  
اور ذرا یور نے ایجاد میں سر بلاد دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بینکا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف  
تماسیمان گاؤں گیا ہوا تھا اس نے عمران فلیٹ میں اکیلا موجود تھا کہ  
پاس رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بیج انھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر  
رسیور انھا لیا۔

- علی عمران بول رہا ہوں ..... عمران نے اچھائی سمجھہ لجھے میں  
کہا۔

- وہی تمہری درجتے میں نے فون کیا تھا تو کسی نے رسیور نہیں  
انھا یا تماسیمان ہیاں ہے اور تم کہاں گئے ہوئے تھے ..... دوسرا  
طرف سے سر عبد ار حمن کی اچھائی کرخت آواز سنائی دی اور عمران ہے  
اختیار سکر دیا۔

- سلیمان کی سلیمانی نوبی گم ہو گئی ہے اسے تلاش کرنے گی  
ہے ..... عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھٹ اپ۔ یو نا نسٹ۔ تم وہیں فلیٹ میں رہو جیں خود وہیں آ رہا ہوں۔ ..... سر جبار حسن کی فٹسے سے دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے دوسری طرف سے رسید کریڈل پر پچھنچ جانے کی پناہ دادہ آواز سنی۔ اس نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نیبرڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

"جی صاحب مراد بخش میں عمران بول رہا ہوں۔ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر جبار حسن کی کوئی کے طازم کی آواز سنائی دی۔

"مراد بخش بول رہا ہوں اماں بی کہاں ہیں۔ ..... عمران نے تیر تیر لمحے میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ موجود ہیں چھوٹے صاحب آپ بات کریں گے۔ ..... دوسری طرف سے طازم نے کہا۔

"پاں کراؤ بات لیکن ذرا جلد ایک اہمی خوفناک طوفان آنے والا ہے اور سوائے اماں بی کے سرے پاس اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ ..... عمران نے کہا۔

"طفاق آنے والا ہے ادہ چھوٹے صاحب میں ابھی بات کرائیں ہوں۔ ..... دوسری طرف سے مراد بخش کی گھبراٹی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار بھاٹھ سر کر کے بیاں سے خیال آگیا تھا کہ اس نے تو دیسے ہی بات کر دی ہے لیکن یہ طازم لیسے ہی جا کر اماں بی سے طوفان کی بات کرے گا اور اماں بی کی حالت غراب ہو جائے گی اب وہ ایسی ہیکلی ہیکلی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے۔ ..... اماں بی نے

"بات من سے ہی تکال کرچھتا رہ جھا۔  
..... عمران۔ کیا ہے بہا ہے یہ مراد بخش کہا طوفان آ رہا ہے کیا ہوں  
..... ہے جھیں۔ ..... چند لمحوں بعد اماں بی کی اہمی گھبراٹی ہوئی آواز  
سنائی دی۔

"اماں بی آپ گھر نہ کریں میں نے تو اس نے مراد بخش سے طوفان  
کی بات کی تھی تاکہ یہ آپ سے جلدی بات کر ادے کیوں نہ آپ سے  
بات کر کے مجھے جو خوشی ملتی ہے میں اس سے زیادہ فرخ گھر دم نہیں رہتا  
چاہتا تھا۔ ..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"ادہ اچھا یہ بات ہے جیسے رو انہ جھیں گرم ہوا سے بھی بچائے  
لیکن تم کوئی کھوں نہیں آئے فون کیوں کرو رہے ہو۔ ..... اماں بی  
کی سلطنت اور سکرتی ہوئی سرست بھری آواز سنائی دی۔

"اماں بی آپ تو اب احمد خان جو بڑے تواب صاحب ہلاتے ہیں  
اور جن کی پہاڑش گاہ کا نام نور محل ہے انہیں تو آپ جانتی ہی  
ہیں۔ ..... عمران نے کہا۔

"بڑے تواب صاحب پاں کیوں کیا ہوا ہے انہیں۔ ..... اماں بی  
نے ایک بار بھر گھر ائے ہوئے لمحے میں کہا۔

"انہیں تو کچھ نہیں ہوا لیکن ذیلی مجھے گوئی مارنے سرے فلیٹ پر  
آ رہے ہیں۔ ..... عمران نے کہا۔

"گوئی مارنے آ رہے ہیں کیا جھارا دماغ تو غراب نہیں ہو گیا جو  
ایسی ہیکلی ہیکلی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے۔ ..... اماں بی نے

"ٹٹ اپ۔ یو نا نس۔ تم وہیں فلیٹ میں رہوں خود وہیں آہا ہوں۔" سر عبد الرحمن کی فٹے سے دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے دوسری طرف سے رسیور کر پیل پر پختے جانے کی باقاعدہ آواز سنی۔ اس نے جلدی سے کر پیل دبایا اور پھر تیری سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دی۔

"جی صاحب مراد بخش میں عمران بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر عبد الرحمن کی کوئی کلمہ میں لازم کی آواز سنائی دی۔

"مراد بخش بول رہا ہوں اماں بی کہاں ہیں۔" عمران نے تیر تیر لچک میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحب موجود ہیں چونے صاحب آپ بات کریں گے۔" دوسری طرف سے طازم نے کہا۔ "پاس کراؤ بات یہیں ذرا بدل دیک ابھتی خوفناک طوفان آنے والا ہے اور سوائے اماں بی کے میرے پاس اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔

"طوفان آنے والا ہے اور پھرے صاحب میں ابھی بات کرنا ہوں۔" دوسری طرف سے مراد بخش کی گھر بائی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے ہے انتیار ہاتھ سر رکھیا سے خیال آگیا تھا کہ اس نے تو دیسے ہی بات کر دی ہے یہیں یہ ملازم ایسے ہی جا کر اماں بی سے طوفان کی بات کرے گا اور اماں بی کی حالت غراب ہو جائے گی اب وہ

یہ بات من سے ہی نہال کر بھتا ہے تھا۔  
"عمران۔ کیا کہہ رہا ہے یہ مراد بخش کہا طوفان آہا ہے کیا ہوا ہے چھین۔" پھر لوگون بعد اماں بی کی ابھتی گھر بائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اماں بی آپ بھر کر کریں میں نے تو اس نے مراد بخش سے طوفان کی بات کی تھی تاکہ یہ آپ سے جلدی بات کر ادے کیوںکہ آپ سے بات کر کے مجھے جو خوشی ملتی ہے میں اس سے زیادہ در محدود نہیں رہتا چاہتا تھا۔" عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا یہ بات ہے چھپ رہا وہ جھیں گرم ہوا سے بھی بچائے لیکن تم کوئی کیوں نہیں آنے قون کیوں کرو رہے ہو۔" اماں بی کی ملکھتی اور سکرتی ہوئی سرت بھری آواز سنائی دی۔

"اماں بی آپ تواب احمد خان جو بڑے تواب صاحب کہلاتے ہیں اور جن کی بہاش کاہ کا نام نور محل ہے انہیں تو آپ جاتی ہی ہیں۔" عمران نے کہا۔

"بڑے تواب صاحب پاہ کیوں کیا ہوا ہے انہیں۔" اماں بی نے ایک بار پھر گھر ائے ہوئے لچک میں کہا۔

"انہیں تو کچھ نہیں ہوا یعنی ڈیکی مجھے گولی مارنے میرے فلیٹ پر آرہے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"گولی مارنے آرہے ہیں کیا چہار دماغ تو غراب نہیں ہو گیا جو ایسی ہیکلی ہیکلی پاتیں شروع کر دی ہیں تم نے۔" اماں بی نے

اچھائی فصلیلے ہجے میں کہا تین پاد جو خسے کے انہوں نے سر جد الرحمن کے خلاف کوئی بات نہیں کی تھی اور مرمان کو بھی پاگل کہا تھا۔  
”امان بی بڑے نواب صاحب کی ایک بھتیجی ہے آمذن جوان کی سیکرٹری بھی ہے شریا کی بھی کمپلی رہی ہے اور شریا کے ساتھ یونیورسٹی پر صحتی رہی ہے..... مرمان نے کہا۔  
”ہاں جاتی ہوں اسے سہماں کو تھی میں آتی رہتی ہے لیکن تم اسے کہے جلاتتے ہو۔..... اماں بی نے کہا۔  
”اماں بی میرا ایک دوست ہے بہت اعلیٰ تحصیل یافت آدمی ہے اس کی شادی کی بات بیت آمذن سے چل رہی تھی لیکن اسے بتایا گیا کہ بڑے نواب صاحب ہے عالم آدمی ہیں اور طازموں کو کوڑوں سے پہنچاتے ہیں۔ سلیمان کے ایک رشت دار کو بھی جوان کے پاس طازم ہے انہوں نے کوڑوں سے پہنچا اور سلیمان نے ڈینی سے شکست کی تو ڈینی نے سلیمان کو نال دیا تھا اور سلیمان نے ڈینی سے شکست سے شادی کرنے سے گھبرا رہا تھا میں نے اسے بتایا کہ نواب صاحب اچھے آدمی ہیں ان کا بھتیجا ہے وہ عالم آدمی ہے تو اس نے میرے ذمے یہ کام لگا دیا کہ میں کسی طرح اس بات کی تصدیق کروں یونکہ رشت بہت اچھا تھا اس لئے میں نے ایک ڈر اس کیا اور سلیمان کو شہزادہ بنانا کر اور خود کو اس کا سیکرٹری بن کر بڑے نواب صاحب کی حیلی بھتیجی کیا ہواں بڑے نواب صاحب نے ایک غیر علیٰ کافرہ شہزادی کو بھی بیار کیا تھا اور بڑے نواب صاحب اس کے غزرے بھی الحمار ہے تھے مجھے جزا۔

خص آیا کہ بورے آدمی ہو کر اس طرح کی مرکھیں کر رہے ہیں میں نے آمذن سے شکست کر دی تو آمذنے بر امانتا یادہ مجھے اور سلیمان کو جاتی تھی۔ اس نے بڑے نواب صاحب کو بتا دیا اور بڑے نواب صاحب نے مجھے اور سلیمان کو بے حرمت کر کے لپٹے نور محل سے نال دیا۔ میں خاموش رہا کہ چلو بہر حال بزرگ ہیں لیکن بڑے نواب صاحب نے میرے خلاف باقاعدہ انتقامی کا رروائی شروع کر دی ہے۔ رات کو ان کی حیلی میں بھر گئے آئے اور ان کے دو بچوں کیا رہا رہے گئے اور ان بھروسوں نے ان کا کوئی بت وغیرہ چرا لیا۔ بڑے نواب صاحب نے ڈینی کو کہا کہ یہ بھروسی میں نے اور سلیمان نے کی ہے اور ان پھو کیدا رہوں کو بھی میں نے مارا ہے۔ ڈینی کو لپٹے خون پر اعتماد ہی نہیں ہے۔ بڑے نواب صاحب کی بات سن کر وہ خسے میں لگئے۔ میں قلیٹ پر موجود تھا اور سلیمان بھی گاؤں لگایا ہوا تھا اس لئے انہوں نے انکل سرسلطان سے کہا کہ مرمان مجھے چہاں بھی ملے گا میں اسے گولی مار دوں گا انکل سرسلطان نے مجھے فون کر کے بات بتا دی۔ میں نے تھا کہ ڈینی کو وقتی خسہ ہے تھیک ہو جائیں گے لیکن ابھی ڈینی کا فون آیا ہے وہ اچھائی فصلیلے ہجے میں بول رہے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں قلیٹ پر ہی رہوں اور وہ خود قلیٹ پر آ رہے ہیں۔ اماں بی ڈینی کا خسہ بتا رہا ہے کہ وہ مجھے گولی مار دیں گے اس نے میں نے سوچا کہ آخری بار آپ سے بات کروں۔..... مرمان نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ آتے ہی تو جمیں گولی نہ مار دیں گے تم ایسا کرنا کہ جب " چہارے فلیٹ پر ہنگیں تو فون پر سری ان سے بات کرا دتا پھر میں خود ان سے پوچھ لون گی کہ وہ کس طرح اس مونے بت پرست اور کافر بڑے نواب صاحب کی خاطر لپٹے ہی بیٹھے کو گولی مارنے ملے ہیں ..... اماں بی نے اچھائی جلال بھرے لمحے میں کہا۔

"اماں بی آپ فون کے پاس ہی رہیں مجھے در لگ بھاہے ..... عمران نے کہا۔

"اگر در لگ بھاہے تو تم بھاں کو خوب آجائے پاس پھر میں جانوں اور چہارے ڈیٹی سکار موجود نہیں ہے درد میں خود دین آ جائی ..... اماں بی نے کہا۔

"نہیں اماں بی اگر ڈیٹی رلستے میں مل گئے تو انہوں نے مجھے بر عام گولی مار دیجی ہے بس میں آپ کو فون کر دوں گا ..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"میں رسیور ابھی علیحدہ رکھ کر بیٹھی ہوں تم بھی اسے علیحدہ رکھ دد ہاکر فون ملاتے ہیں درد ہو جائے ..... اماں بی نے کہا تو عمران نے اچھا کہ کر رسیور علیحدہ میں رکھ دیا اور پھر بڑے اٹھیاں سے کتاب الحکا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے سہرے پر شرارتی سکراتہ البتہ موجود تھی کیونکہ اس نے ڈرائے کا سیٹھ جیا کر دیا تھا اور اسے معلوم تھا کہ ڈرائے بے حد یادگار ہے گاہے حد نہیں بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران الحکا اور تیز تیز قدم الحکا تاروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے ..... عمران نے بڑے متوجہ لمحے میں کہا۔  
"سور فیاض ہوں دروازہ کھولو ..... باہر سے سور فیاض کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔  
"اوہ یہ اس نازک وقت میں کیسے بیخ گیا ..... عمران نے بڑے لمحے میں کہا اور جلد سے چھٹی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر سور فیاض اپنی پوری یو منیفارم میں کھرا تھا۔

"مجھاں جاؤ ڈیٹی آرہے ہیں ابھی فلیٹ پر۔ مجھاں جاؤ درد چہاری فامت آجائے گی ..... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو چہارے ڈیٹی بھاں کیوں آئیں گے چلو اندر آج تم سے میں نے خصوصی بات کرنی ہے ..... سور فیاض نے اکھے ہوئے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اندر داخل ہو گی عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر اس کے سچے سٹک روم کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ رسیور تم نے علیحدہ کیوں رکھا ہوا ہے اوہ اسی لئے مجھے بجا رہے تھے کسی سے خاص یاتھیت ہو رہی ہو گی ..... فیاض نے کہا اور رسیور الحکا کر کان سے نکایا۔

"اہلیوں میں سور فیاض بول رہا ہوں آپ کون ہیں ..... فیاض نے جسے اکھے ہوئے لمحے میں کہا۔

"فیاض تم اور عمران کے فلیٹ میں مگر عمران تو کہہ رہا تھا کہ اس کے ڈیٹی آرہے ہیں۔ کیا تم ان کے ساتھ آئے ہو۔ کہاں ہیں وہ بلاط نہیں مجھ سے بات کریں ..... دوسری طرف سے اماں بی کی جلالی

آواز سنائی دی تو فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔ رسیور اس کے ہاتھوں سے گرتے گرتے بچا اس کا بہرہ ملکت بخ سائی تھا۔  
”وہ۔ جبی بیگم صاحبہ مم میں تو دیسے ہی مران سے ملنے آئی تھا میں جا رہا ہوں۔“ بڑے صاحب تو بھاں نہیں آئے۔ فیاض نے اہنائی پر بھاں اور گھر ائے ہوئے مجھے میں کہا۔  
”وہ آرہے ہوں مجھے اب تم ہمیں روکے کجھے اور جسے ہی وہ آئیں بھلے ان کی بات مجھے سے کر انا۔“ اماں بی نے اور زیادہ مصلیے مجھے میں کہا۔  
”جج جج جی خلیک ہے۔“ فیاض نے اہنائی مردہ سے مجھے میں کہا اور مصلیے ہاتھوں سے رسیور ملکہ رکھ کر وہ مران کی طرف ملا۔ اس کے پیچے کھرا سکرا رہا تھا۔

۰۰ مم مجھے جانے دو پلین۔ فیاض نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اہنائی آئست سے کہا تاکہ رسیور سے اس کی آواز مران کی اماں بی بھک دیتی جائے۔ اسے معلوم تھا کہ مران کی اماں بی جسے وہ جبی بیگم صاحبہ کہتا تھا ویسے تو بے حد شفیق خاتون ہیں لیکن جب انہیں خصا بھی اہنائی پر دیکھ دیا گی تو ایک طرف مران کے ڈیکھی جائے تو پھر ان کے جلال سے فیاض تو ایک طرف مران کے ڈیکھی بھی ان کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے پھر وہ جس مجھے میں بول رہی تھیں اس میں خصہ بہر حال موجود تھا۔  
”جاسکتے ہو تو جاؤ۔“ مران نے سکراتے ہوئے کہا تو فیاض کی حالت اور زیادہ غراب ہو گئی۔ اسے معلوم تھا کہ اب اگر جبی بیگم

صاحبہ کے کہنے کے باوجود وہ چلا گیا تو وہ اس کے گھر بیٹھ کر بھی اس کے سر جو بھاں بر سانے سے درپیٹا نہیں کریں گی اور اس کی بیوی سلی بھی انسی کی حمایت کرے گی کیونکہ سلی کے ساتھ ان کا رویہ بالکل حقیقی میں جسما تھا اور اگر وہ بھاں رہا اور سر عبد الرحم بھاں آگئے تو پھر اس کی ولیسے ہی شامت آجائے گی اس نے اس کے لئے اس وقت حالات اہنائی پر بھاں کن اور دگر گوں سے ہو گئے تھے نہ جائے ماندن نہ پائے رفیق وابی بات ہو گئی تھی جب کہ مران نے بڑے اطمینان سے کری پر بیٹھ کر کتاب اٹھائی تھی اور پڑھنا شروع کر دیا تھا جسے سوپر فیاض سر سے قیمت میں موجود ہی نہ ہو اور اسی لمحے کاں بیل کی آواز سنائی دی تو فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔  
”جاؤ فیاض ڈیکی آئے ہوں گے۔“ مران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم خود جاؤ۔ میں تو۔ میں تو باقاعدہ روم میں جا رہا ہوں۔“ فیاض نے بڑی طرح گھر ائے ہوئے مجھے میں کہا۔  
”جمباری وروی بیار ہی ہے کہ تم سر کاری جیپ پر آئے ہو گے اور باہر کھوئی جیپ ڈیکھی کو بھی نظر آگئی ہو گی اس لئے اب باقاعدہ روم میں چھپنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔“ مران نے کرسی سے انتہے ہوئے سکراتے ہوئے آئست سے کہا اور پھر تیر تیر قدم انھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کون ہے۔“ مران نے مدد باش مجھے میں کہا۔

حکم دیا ہے کہ آپ فوری طور پر کوئی بھی بھیج کر انہیں رپورٹ کریں۔  
انسپکٹر بھیر نے موذباد لیجے میں کہا۔  
”ٹھیک ہے جانشیجہ۔ سوپر فیاں نے کہا اور انسپکٹر بھیر سلام  
کر کے واپس مزگیا تو مران نے دروازہ بند کیا اور سٹنگ روم میں اکر  
اس نے رسیور اخباریا۔

”امان بی ذیلی سہاں آئے کی جائے کوئی بھی چلے گئے میں یہیں آپ  
انہیں پکھنے کہیں میں خود ان سے بت کر لوں گا۔“ مران نے  
کہا۔

”میں ان کی کارکی آواز گیران میں سن رہی ہوں۔ تم ابھی اور اسی  
وقت کوئی آؤ۔ میں آج ان سے فیصلہ کر کے ہی مجردوں میں کہ آخر  
انہیں نہ بھیجے کیا تھا یا کیا ان کا بیٹا بھجوڑ رہے اور میں اس جسے  
نواب صاحب کے پاس جا کر اسے بھی بناویں گی کہ وہ کتنے پانی میں  
ہے۔“ اماں بی نے ابھائی پر جلاں لیجے میں کہا۔

”میں آپہا ہوں اماں بی یہیں میرے آئے تک آپ نے ذیلی سے  
کوئی بات نہیں کرفی۔“ مران نے کہا۔

”اچھا تھیک ہے جلد آؤ۔“ اماں بی نے کہا تو مران نے رسیور  
کو دیا۔

”یہ تم نے پکھ کیا جلاں کھا ہے۔ ایک تو جا کر مجھے پوری کرتے  
ہے۔“ ان کے چوکیوں اور ہلاک کرتے ہو اور پھر اور سے اکڑتے بھی ہو۔  
کہا۔

”سر جسے صاحب تشریف لائے تھے وہ کوئی بھی گئے میں انہوں نے  
میں معلوم ہوتا چلہتے کہ میں نور محل سے ہی آپہا ہوں اور میرے

”میں انسپکٹر بھیر ہوں جاب سپر شنڈنٹ صاحب اندر میں ان کے  
لئے بڑے صاحب کا پیغام ہے۔“ باہر سے ایک آواز سنائی دی تو  
مران نے یہ اختیار سکراتے ہوئے ”جنہیں ہنادی دروازے پر واقعی  
سپر شنڈنٹ فیاں کا استثنیہ انسپکٹر بھیر کرو اتحا۔

”جہارے سپر شنڈنٹ صاحب تو باقاعدہ روم گئے ہیں۔ کیا پیغام ہے  
بڑے صاحب کا۔“ مران نے سکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ساری  
صورت حال کچھ گیجا تھا کہ سر عبدالرحمٰن تھینا قصر سے اٹھ کر میاں آ  
رہے ہوں گے یہیں سہاں فلیٹ کے سامنے سوپر فیاں کی بیچ پر لیکھنے  
کے بعد ظاہر ہے اب وہ اور اکر مران کو نہیں ڈالنے تھے کیونکہ سر  
عبدالرحمٰن لپٹے ملازمین کے سامنے اپنا دقار احتیائی سخن سے قائم رکھنے  
کے پابند تھے۔

”بڑے صاحب سرکاری کار میں آئے تھے انہوں نے سپر شنڈنٹ  
صاحب کو کہا ہے کہ وہ فوراً کوئی بھی بھیج کر بڑے صاحب کو پورت  
کریں۔“ انسپکٹر بھیر نے جواب دیا اسی لمحے سوپر فیاں بھی باقاعدہ  
روم سے نکل کر تیر تیر قدم اٹھا تا دروازے کی طرف بڑھ آیا۔ شاید اس  
محض انسپکٹر بھیر کی آواز بھیج کر تھی وہ تھینا باقاعدہ روم کے دروازے میں  
ہی کھرا رہا ہو گا۔

”کیا بات ہے انسپکٹر بھیر۔“ سوپر فیاں نے رعب دار لمحے میں  
کہا۔

تفصیل معلومات حاصل کر لی ہیں اور ان معلومات کے مطابق یہ جو روئی مس آمنہ کے ایسا پر کی گئی ہے اور ..... نائگر نے جواب دیا تو میران اس کے فقرے کا آخری حصہ سن کر بے اختیار اچھل چڑا۔ آمنہ کے ایسا پر وہ کہے تفصیل سے بتاؤ یہ احتیائی اہم بات ہے اور ..... میران نے تیرنگھ میں کہا۔

میں پاس جس ملازم نے مجھے یہ سب کچھ بتایا ہے اس کا نام احمد ہے۔ احمد بالی کا نام کرتا ہے۔ ملازمین کے لئے نور محل کے مقیم ہے اس نے احمد دنوں سک سیاہ پوش بھی اس کے ساتھ گئے جنکہ انہوں نے احمد کے کوارٹر کے دروازے کے سامنے لامحالہ گور کر محل کے اندر جاتا تھا اس نے احمد دروازے پر آگز مری سے باہر دیکھنے لگا اور اس نے مس میں علیحدہ احاطہ بننا ہوا ہے جہاں ملازمین کے کوارٹر ہیں۔ احمد کا کوارٹر بھی وہیں ہے۔ احمد کے بیچل اس نے رات کو ایک جیپ کی آواز احاطے کی بیرونی دیوار کے قریب سنی تو وہ بھنگ پلا۔ اس نے تینوں احاطے کو کراس کر کے محل کے اندر چلتے۔ احمد کے مطابق کرے کی کھوکی سے جھالتا تو اس نے ایک جیپ کو جس کی بیان بھی دوبارہ کھوکی میں سے جیپ کو دیکھنے لگا اور پھر تیرنا۔ ایک گھنٹہ بعد ہوتی تھیں ملازمین کے احاطے کے مقیم گیٹ کے قریب کلوے دیکھا دنوں سک سیاہ پوش احاطے کے مقیم دروازے سے باہر نکلے اور جیپ میں پھر اس جیپ میں سے دو آدمی باہر نکل کر کھوئے ہو گئے۔ دنوں نے سوراہ ہونگے اور جیپ وابس جلی ہی۔ جیپ کی اندر کی اور باہر کی ساری لپٹے پھرے سیاہ دو ماں سے ڈھانپ رکھتے تھے ان کے مخصوص پہنچاں بند تھیں اور بیچل احمد وہ اس نے خاموش ہو گیا کہ بڑے مقامی بس تھے ابھی احمد سوچ ہی رہا تھا کہ یہ لوگ کون ہیں اسکے گھووس کی جزی باتیں ہوتی ہیں اسے ان کے مصالحت میں دخل نہیں میاں کیوں آئے ہیں کیونکہ اگر یہ ڈاکو ہوتے تو ظاہر ہے محل کی طرف ہٹا جائے اور سچ کو معلوم ہوا کہ رات محل سے اور ہوری ہو گیا ہے آتے۔ ملازمین کے احاطے کی طرف آگر انہیں کیا مل سکتا تھا اور اگر کہ دیکھ کر اڑاک ہو گئے ہیں۔ احمد اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا اس نے لوگ بڑے نواب صاحب کے دشمنوں نے کہیجے ہیں جب بھی وہ بیرونی میں نے کسی سے کوئی بات نہ کی اور ..... نائگر نے تفصیل بتاتے مرف سے محل کے اندر جاتے میاں آئے سے ان کا کیا مقصد تھا اور ..... بتائے کہا۔ اس سے پہلے کہ احمد جزوی پکھ کر تایا کسی دوسرے ملازم کو اخalta کیا ..... جیسی اس کے متعلق کہے معلوم ہوا کہ وہ اس قدر تفصیل جاتا

ہے اور..... مران نے سردیجھی میں کہا۔

"الیسا بنا ہر تو اتفاق سے ہوا ہے میں نے مختلف طالبوں سے بت کی انہیں بھاری نوٹوں کی جھلکیاں بھی دکھائیں لیکن کسی نے زبان خشکی اور صرف اتنا ہکہ کر چلے گئے کہ انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں پڑا۔ اسلام سے طاقت ہو گئی۔ نوٹوں کی گلزاری دیکھ کر اس کی آنکھوں میں ہو چک ابھری اس سے میں کچھ گلیا کہ اس قدر کو ذہب یا یا جا سکتا ہے جو چاچہ میں اسے مل جوہ لے گیا اور اس کے بعد اس گلکے طلاوہ ایک اور گلزاری لینے پر اس نے یہ سب کچھ بھایا اور..... ناٹھ نے ہے ہواب دیا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے دولت حاصل کرنے کے لئے تم سے فرضی کہانی بیان کر دی ہو اس کی تصدیق تم نے کی ہے یا ہمکا اور..... مران نے کہا۔

"مرے دین میں بھی بھی خیال آیا تھا اس نے میں تصریح کئے ہے اس کے کوارٹر گیا۔ میں نے کھوکی سے جھانک کر خود دیکھا۔ بہانے واقعی احاطے کے حقیقی گیٹ کے ساتھ کھوکی ہوئی جیپ کے نظر آئی۔ پھر میں صدقی احاطے سے باہر گیا۔ بہانے واقعی جیپ کے ناظر میں نہادت موجود تھے۔ یہ لینڈ روڈ پر جیپ تھی۔ نشانات کے مطابق جیپ یونیٹ سے آئی اور گیٹ کے قرب سر کی رہی۔ بہانے انسانی قدموں کے نشانات بھی موجود تھے اور پھر جیپ بیک ہو کر کچھ دور کر کر اس کے بعد ہڑک رہا۔ بھی گئی ہے۔ وہ شاید دروازے کے سامنے تھا۔

جیپ نہیں موزتا پہنچتے تھے وردہ بہاں جیپ مولنے کے لئے کافی بگ موجو دھی اور..... ناٹھ نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس جیپ میں کوئی آدمی موجود تھا جس کے ساتھ آئندہ نے جیپ کے اندر بیٹھ کر بات کی ہے لیکن وہ کون ہو سکتا ہے اور..... مران نے کہا۔

"اصل اسلام اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکا اور..... ناٹھ نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو اپس آئندہ کی بجائے اس پورے علاقے میں لینڈ روڈ جیسوں کے بارے میں معلومات حاصل کرو کہ اس علاقے میں عام حالات میں کس کس کے پاس ایسی لینڈ روڈ رہیں ہیں اور اسلام سے دوبارہ مل کر اس سے معلوم کرو شاید وہ اس جیپ کے بارے میں کوئی، ایسی بات بتاوے جس کی کسی حد تک شاخت ہو سکتی ہو اور..... مران نے کہا۔

"ٹھیک ہے بس لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ جیپ اسی علاقے کی ہو۔ وہ اراحتوں سے بھی تو آسکتی ہے اور..... ناٹھ نے کہا۔

"ان سلسلے افراد کے مقامی بیاس اور آئندہ کی اس پڑک میں شوریت سے تو سہی گاہر ہوتا ہے کہ کوئی مقامی آدمی اس کام میں ملوث ہے لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آئندہ اور ان سلسلے میں نے کوئی اور کام کیا ہو اور پھر اسی اور قتل کی اور نے کیا ہو اور اسلام نے جو نکل یہ ساری پر اسرار و اور دفاتر اس کو دیکھی تھی اس نے اس نے بھی بھی کھویا کہ

یہ واردات آمد نے کرائی ہے اور..... عمران نے کہا۔

"میں باس اور..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اور  
لیٹھ آن کہ کرڑا نسیر اف کیا اور پھر اسے اٹھا کر الماری میں واپس رکھ  
کر وہ مٹا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا اسکے باس جدیں کر کے کوئی  
جا سکے گواں نے اماں بی کو منٹ کیا تھا کہ اس کے آنے تک ڈینی سے  
بنت د کریں یعنی اسے اماں بی کی طبیعت کا علم تھا وہ بھلا پتے اکتوبر  
ہیئے کے سلسلے میں کچھ رک نکتی تھیں اس نے اب تک طوفان بادو  
باداں گور چکا ہو گا اور ڈینی لپتے مخصوص کرے میں پناہ لے جائے ہوں  
گے اس نے اب تک مطلع صاف ہو گیا ہو گا اور آئندہ کم از کم ڈینی کی  
چدیک بہر حال صاف ہی رہے گا۔

سفید رنگ کی جدید ماذل کی کار اچھائی تیر رفتاری سے دار الحکومت  
کی ایک بڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے چھپی چلی جا رہی تھی۔ کار کی  
سائیٹ پر پالینڈ کا جھنڈا اپنے پھرلا پہا تھا۔ ذرا یہ رنگ سیٹ پر رابرٹ تھا  
جب کہ مقی میٹ پر پر تسریق و اتنا بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کار کے  
مقاب میں ایک سیاہ رنگ کی کار تھی جس میں پرنسپرے کے بادی گارڈ سوار  
تھے۔ دونوں کاریں ایک دوسرے کے یتھے دوڑتی ہوئیں آگے چھپی چلی  
جا رہی تھیں جو نکل پر نسرو اتنا بخی دور سے پر پا کیا تھا آئی تھیں اس نے  
انہیں سر کاری پر دنوں کوں شدیا گیا تھا اور شہی اس نہیں کے خام  
سے پر دنوں کوں طلب کیا تھا وہ لازماں کی کار کے آگے یتھے سکھرئی کی  
اور پولیس کی بیسیں موجود ہوتیں البتہ پالینڈ کا جھنڈا کار کی سائیٹ پر  
ضرور موجود تھا۔ تھوڑی بڑھ کاریں دار الحکومت کے اس ملائی میں  
داخل ہو گئیں جہاں فیر ممالک کے سفارت خانے تھے اور پھر کار پالینڈ

کے مختار خانے کے مقی جسے جیں بھی کر ایک دروازے کے سامنے  
جا کر رک گئی۔ کار سکتے ہی دروازہ کھلا اور ایک اوصیہ عمر آدمی  
دروازے سے باہر آکر کار کے قریب جلک کر کھوا ہو گیا جب کہ  
راہبر اس دوران ڈرائیور ٹینک سیٹ سے لگ کر سائیڈ میں ہو کر کھوا ہو  
گی تھا۔

- تشریف لائیے ہر ہائی نس۔..... آنے والے نے کار کا دروازہ  
اچھائی ادب سے کھوئے ہوئے کہا تو پرنس سلطانی ہوئی باہر آگئی۔

- محترم سفر صاحب موجود ہیں۔..... پرنس نے باہر آکر پوچھا۔

- میں ہر ہائی نس آپ کا پیغام ملتے ہی انہوں نے تمام صور و فیض  
شوغ کر دی تھیں۔..... اس آدمی نے کہا اور پھر وہ پرنس و اتنا کو ساقط  
نے اس دروازے سے اندر داخل ہوا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ  
ایک ہٹے کرے میں بھی گئے۔ یہ کہہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔  
دروازے پر ایک اوصیہ عمر آدمی موجود تھا جس نے اچھائی مودوباد انداز  
میں پرنس کا استقبال کیا۔ یہ پاکیشی میں پالیٹ کے سفر سڑک کا رس  
تھے۔ بعد نوں بعد پرنس سفر کے ساتھ اس کے خاص دفتر میں موجود  
تھی۔ باقی سب لوگ باہر تھے۔

۔ یہ کہہ ساتھ پروف ہے۔..... پرنس نے پوچھا۔

- میں ہر ہائی نس۔..... سفر نے جواب دیا۔ اس نے خودی ایک  
الماری سے شراب کی بوتل اور دو جام تکالے اور پھر انہیں بھر کر ایک  
جام اس نے خودی اٹھا کر اچھائی مودوباد انداز میں پرنس کے سامنے

و کھو دیا اور دوسرا خود لے کر وہ ایک طرف ہٹ کر کری پر بیٹھ گیا۔  
مگر وہ بند کر دیں اور سیپھل فون مجھے دے دیں۔..... پرنس نے  
اپنا تو سفر صاحب سرہلاتے ہوئے اٹھ انہوں نے بند دروازے کو اندر  
سے لاک کیا اور پھر سائیڈ ڈیوار پر موجود سوچی بورڈ کو لگے ہوئے بہت  
سے بنوں میں سے کارے پر موجود ایک سفید رنگ کے جسے سائز  
کے بنن کو پرس کر دیا اور پھر واپس آکر اس نے ایک الماری کھولی  
ہیں میں سے سرخ رنگ کا کارڈ میں فون میں تکالا اور پھر فون میں  
اچھائی مودوباد انداز میں پرنس کے سامنے رکھ دیا۔ پرنس نے اجابت میں  
سرہلاتا اور فون میں انھا کر اس نے تیزی سے نہ برسی کرنے شروع  
کر دی۔

- والسر کلب۔..... رابطہ ٹام ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی  
ہوئی۔

- جنیفر سے بات کراؤ پرنس و اتنا بول رہی ہوں۔..... پرنس نے  
اچھائی بادو قارچے میں کہا۔

- میں ہر ہائی نس۔..... دوسری طرف سے بولنے والی کا بھر اچھائی  
مودوباد ہو گیا۔

- ہمیں جنیفر بول رہی ہوں ہر ہائی نس۔..... چند نوں بعد ایک اور  
نوافی آواز سنائی دی یکن اس کا بھر بھی اچھائی مودوباد تھا۔

- جنیفر ڈیوک بھی گیا ہے تمہارے پاس۔..... پرنس نے پوچھا۔

- ڈیوک نہ ہر ہائی نس وہ تو نہیں آیا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا

تو پرنسپلے اختیار اچھل چل۔  
کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہی، وہ تم۔ اسے جہاں سے گئے ہوئے آج  
دوسرا روز ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ وہ نہیں ہمچنان یہ کہے ہو سکتا  
ہے۔ پر نسپتے اس بار اچھلے لمحے میں کہا۔

وو رو دے گر ہرہائی نس وہ واقعی سیرے پاس نہیں ہمچنان اور وہ ہی  
اں نے فون پر رابطہ کیا ہے اور وہ ہی اس کے بارے میں مجھے کہیں  
سے کوئی اطلاع طلب ہے۔ جنیز نے اچھائی موبادلے لمحے میں کہا۔

اں نے مجھے سے بھی رابطہ نہیں کیا اور وہ ہی کوئی پورٹ دی میں  
گھنی کر شاید سکھرئی کی وجہ سے وہ احتیاط کر رہا ہے اور اسی وجہ سے  
میں اس وقت سفارت خانے کے پہنچل فون پر تم سے بات کر رہی  
ہوں۔ ڈیوک تو اچھائی ذمہ دار آدمی ہے اور وہ اچھائی قیمتی ترین بھروسے  
لے کر جہاڑے پاس چکھ جھاٹھا۔ تم ایسا کرو فوراً اپنے قام درائی کو  
مرکٹ میں لے آؤ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر مجھے پورٹ  
وو کہ وہ کہاں ہے اور کس حالت میں ہے۔ پر نسپتے اچھائی تیر  
لمحے میں کہا۔

میں ہرہائی نس۔ دوسرا طرف سے جنیز نے کہا اور پرنسپلے  
نے فون تلف کیا اور اسے میز رکھ کر اس نے شراب سے بمراہوا جام  
المحایا اور چکیاں لینی شروع کر دیں۔ اس کے بعد پر اچھائی پر بھائی  
کے ہاترات نہیاں ہو گئے۔

ہرہائی نس اگر آپ تارافق نہ ہوں تو عرض کر دیں کہ ایسے

حالات میں آپ بھی خدمت کا موقع دیا کریں۔۔۔۔۔ سفیر نے آہست  
سے کہا۔۔۔۔۔ آپ اپنا کام کریں۔۔۔۔۔ کام آپ کا نہیں ہے۔۔۔۔۔ پر نسپتے اسے  
الٹھنچہ ہوئے کہا۔۔۔۔۔

سوری ہرہائی نس۔۔۔۔۔ سفیر نے ہوش۔۔۔۔۔ گھنٹے ہوئے کہا اور پر  
نیز بیا ایک گھنٹے بعد پر نسپتے ایک بار پر فون میں المحایا اور نیز  
پرنسپلے کرنے شروع کر گئے۔۔۔۔۔

وانسر کلب۔۔۔۔۔ رابطہ ہم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سالی دی میں  
جس نے بھٹے فون اخٹھ کیا تھا۔۔۔۔۔ پر نسپتے اچھائی  
خت لمحے میں کہا۔۔۔۔۔

میں ہرہائی نس۔۔۔۔۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔  
اچھلے ہرہائی نس میں نے تمام چیزیں بین کرالی ہے۔ ڈیوک پالینڈ  
میں داخل ہی نہیں ہو اور وہ ہی ڈیوک نے گروپ کے کسی آدمی سے  
وابط کیا ہے الجتنے ایک آدمی کے بارے میں اطلاع طلب ہے کہ اس کی وو  
روز بھٹے ڈیوک سے فون پر پاکیشیا بات ہوئی ہے میں نے اسے کال کیا  
ہے۔ آپ کس نمبر سے بات کر رہی ہیں اس کے آئتے ہی میں آپ کو  
کال کر کر اس سے بات کر ادؤں گی۔۔۔۔۔ جنیز نے موبادلے لمحے میں  
کہا۔۔۔۔۔

پاکیشیا میں پالینڈ کے سفارت خانے کے پہنچل فون سے بات

کر رہی ہوں تم سفیر صاحب کے مخصوصی نمبر پر کال کرتا۔۔۔۔۔ پر نس  
نے کہا اور فون آف کر کے اس نے دوبارہ مینیز رکھ دیا۔  
شراب ڈالوں میں۔۔۔۔۔ سفیر نے سفید سے مخاطب ہو کر کہا۔  
میں ہر ہاتھی نس۔۔۔۔۔ سفیر نے متوجہ باد لجھے میں کہا اور انھر کر  
الماری کی طرف جدہ گئی جہاں اس نے بوتل کو والپس رکھ دیا تھا  
الماری سے بوتل نکال کر وہ پرنسز کی طرف بڑھا اس نے قربت اگر  
بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر اچھائی ادب سے اس نے آدمی سے تھوڑا  
زیادہ جام بھرا اور پھر بوتل بند کر کے والپس الماری کی طرف جدہ گیا اور  
پرنسز نے جام الماری جھکیاں لینی شروع کر دیں۔۔۔۔۔ اس کے بھرے پر  
بدستور پریٹھائی کے گاڑرات نہیاں تھے۔۔۔۔۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد سفر  
رکھے ہوئے دو دوہ کی طرح سفید رنگ کے خوبصورت اور بعد یہ فون کی  
ترن میں گھنی نج اٹھی تو پرنسز نے سفر کو فون ایڈنڈ کرنے کا اشارہ کیا۔  
سفیر اپنی کرسی سے اٹھا اور اس نے میرے قربت اگر سیور اٹھایا۔

میں۔۔۔۔۔ سفیر نے بھاری اور باد لجھے میں کہا۔  
جننیز بول رہی ہوں ہر ہاتھی نس سے بات کرائیں۔۔۔۔۔ دوسری  
طرف سے جننیز کی متوجہ آواز سنا تی دی۔۔۔۔۔  
بات کیجیئے۔۔۔۔۔ سفیر نے کہا اور سیور پرنسز کی طرف بڑھا دیا۔  
میں۔۔۔۔۔ پرنسز نے فون کا سیور لیجھے ہوئے کہا۔  
جننیز بول رہی ہوں ہر ہاتھی نس یہ آدمی ذیوک گروپ کا ہے اس کا  
نام بلیز ہے اور یہ ذیوک کا ہمت ہر ادوسٹ بھی ہے۔۔۔۔۔ جننیز نے

اس آدمی کا تفصیل سے تعارف کرتے ہوئے کہا۔  
”میں بلیز بول بہا ہوں ہر ہاتھی نس۔۔۔۔۔ جلد گوں بعد ایک خوفزدہ  
ہی بلکہ قدر سے کچکا تی ہوئی سی آواز سنا تی دی شاید بلیز عام سا آدمی تھا  
اور شاید زندگی میں ہبھل بارہ کسی پرنسز سے بات کر بہا تھا اس نے  
اس کی آواز کچکا بڑی تھی۔

”تم نے ذیوک سے فون پر بات کی تھی کب کی تھی کس وقت  
کہاں کی تھی اور کیوں۔۔۔۔۔ پرنسز نے تیر لجھے میں کہا۔  
”ہر ہاتھی نس میں نے ذیوک سے خود رابط نہیں کیا تھا بلکہ اسی کا  
فون آیا تھا سہاں پالیٹھ میں اس وقت سچ ہونے کے قربت تھی جب  
کہ ذیوک نے بیان کیا تھا کہ پاکیشیاں میں رات شروع ہو چکی ہے اس نے  
تجھے خود کال کیا تھا اس نے کہا تھا کہ وہ ایک اچھائی اہم ترین مشن میں  
مردوف ہے اور کل پالیٹھ میں جائے گا۔۔۔۔۔ بلیز نے رک رک کر اور  
وہ صد کر کر کے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیوں فون کیا تھا اس نے۔۔۔۔۔ کیا پیغام دعا تھا اس نے  
تجھیں۔۔۔۔۔ پرنسز نے اور زیادہ تیر لجھے میں کہا۔

”ہر ہاتھی نس اس کی ایک گرل فریڈنڈ بے سون وہ چاہتا تھا کہ میں  
اسے اطلاع کر دوں کہ ذیوک کل آرہا ہے اور میں نے اسے اطلاع کر  
دی تھی۔۔۔۔۔ بلیز نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ براہ راست سن کو فون نہیں کر سکتا تھا اس نے تھیں فون  
کر کے پیغام دیتے کئے کیوں کہا۔۔۔۔۔ پرنسز نے حرمت بھرے لجھے

میں پر چھا۔

وہ وہ سون ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔..... بلینے

ہے کہ وہ دہان سے علیحدہ کسی محل میں رہتا ہے اور اہنائی میاں اور  
وہی آدمی ہے اس نے اس سے رابطہ کر لیا ہے اور اس سے بات ملے ہو  
جواب دیا۔

ڈیوک نے جبیں انہم کام کے بارے میں کچھ بتایا تھا کہ مل کر بتاؤ  
ہو سکتا ہے تم کوئی ایسی بات بتا دیجس سے تم انعام حاصل کرنے  
کے حق دار بن جاؤ اور تم جلتھے ہو کہ ہم انعام دینے میں کس قدر رہا تو  
کھلا رکھتے ہیں۔..... پر نہ سئے کہا۔

آپ سے ٹھکھو ہی میرے نے اعماز ہے ہر ہماری نس۔۔۔ میں نے اس  
سے انہم کام کے بارے میں پوچھا تھا کیوں کہ وہ میرا اہنائی را ادا دو دست

ہے اور ہماری ایک دوسرے سے کوئی بات تھی جیسی ہوئی نہیں، ہوتی۔۔۔ تو

اس نے بتایا گے پاکیشیا کے کسی جسے لارڈ کے پاس ایک نادر و نایاب  
مجسہ ہے جسے اس نے ہماری نس کے لئے حاصل کرنا ہے اور پھر مجسہ

لئے کر کر پالیٹھا لئی جائے گا۔ جب میں نے اس سے کہا کہ یہ تو اس کے  
لئے جزا محسوبی کام ہے جب کہ وہ تو انہم کام کہہ دیا تھا تو اس نے کہا کہ  
ہماری نس نے مجھے خنائقی اختلافات کی تفصیل بتا دی ہے لیکن انہیں  
= معلوم نہیں ہے کہ اس حوالی میں رات کو انسانوں کے ساق ساق

اہنائی خونوار تربیت یافت کئے جگہ پڑھ دیتے ہیں جن سے فتح کر لئا  
نامکن ہو جاتا ہے اور اگر ان پر فائز کھولا جائے تو پھر اس جگہ کے محافظ

ہوشیار ہو جاتے ہیں۔۔۔ اس پر میں نے اسے کہا تو پھر اس نے کیا سوچا ہے  
تو اس نے جواب دیا کہ اس نے کتوں سے پہنچ کا ایک حل سوچا یا

ہے۔ اس لارڈ کا کوئی نوجوان بھیجا ہے اس کے متعلق اسے معلوم ہوا  
ہے کہ وہ دہان سے علیحدہ کسی محل میں رہتا ہے اور اہنائی میاں اور  
وہی آدمی ہے اس نے اس سے رابطہ کر لیا ہے اور اس سے بات ملے ہو

جواب دیا۔۔۔ مجسہ وہ لارڈ کے ذمیتے سے حاصل کرے گا اور پھر ڈیوک  
ہو سکتا ہے تم کوئی ایسی بات بتا دیجس سے تم انعام حاصل کرنے

کے حق دار بن جاؤ اور تم جلتھے ہو کہ ہم انعام دینے میں کس قدر رہا تو  
کھلا رکھتے ہیں۔۔۔ پر نہ سئے کہا۔

آپ سے ٹھکھو ہی میرے نے اعماز ہے ہر ہماری نس۔۔۔ میں نے اس  
سے انہم کام کے بارے میں پوچھا تھا کیوں کہ وہ میرا اہنائی را ادا دو دست

ہے اور ہماری ایک دوسرے سے کوئی بات تھی جیسی ہوئی نہیں، ہوتی۔۔۔ تو

اس نے بتایا گے پاکیشیا کے کسی جسے لارڈ کے پاس ایک نادر و نایاب  
مجسہ ہے جسے اس نے ہماری نس کے لئے حاصل کرنا ہے اور پھر مجسہ

لئے کر کر پالیٹھا لئی جائے گا۔ جب میں نے اس سے کہا کہ یہ تو اس کے  
لئے جزا محسوبی کام ہے جب کہ وہ تو انہم کام کہہ دیا تھا تو اس نے کہا کہ

ہماری نس نے مجھے خنائقی اختلافات کی تفصیل بتا دی ہے لیکن انہیں  
اہنائی خونوار تربیت یافت کئے جگہ پڑھ دیتے ہیں جن سے فتح کر لئا

نامکن ہو جاتا ہے اور اگر ان پر فائز کھولا جائے تو پھر اس جگہ کے محافظ

ہوشیار ہو جاتے ہیں۔۔۔ اس پر میں نے اسے کہا تو پھر اس نے کیا سوچا ہے  
تو اس نے جواب دیا کہ اس نے کتوں سے پہنچ کا ایک حل سوچا یا

ادھ پھر تو یہ اچھی تیر ہے۔۔۔ اس طرح تو مجھے ہماراں اس انداز میں  
بھروسہ ہے۔۔۔

سخارت خانے دا آنچہ دے گا۔ لاوجھے دو سپھل فون میں۔۔۔ پرنز  
نے کہا تو سفیر نے آگے بڑھ کر سیر چاہوا سپھل فون میں انحصاری اور  
اچھائی مودباد اندازمیں پرنسپری طرف چڑھا دیا۔ تھوڑی در بعد پرنسپری  
کار ایک بار پرنسپری سے سخارت خانے کے علاطے سے نکل کر واپس  
بوٹھ پلارڈ کی طرف جویں چلی جاہری تھی۔  
کیا معلوم ہوا ہے پرنز۔۔۔ ذرا یونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے۔۔۔

راہبٹ نے کہا۔

ڈیوک پالینڈ نہیں ہمچا اور ڈیوک اس کی کوئی اطلاع ہے البتہ اس  
کے ایک ساتھی کی اس سے چوری والی رات کو ہی فون پر بات ہوئی  
ہے اس کے مطابق اس ڈیوک نے ہرہ راست واردات کرنے کی  
بجائے لارڈ کے بھتیجے سے مل کر مجس چوری کیا ہے اور ڈیوک کی داپی  
شہونے کا مطلب ہے کہ اس لارڈ کے بھتیجے نے ٹھنڈا ڈیوک کو یا تو قید  
کر کھا ہے یا پھر ہلاک کر دیا ہے۔۔۔ پرنز نے کہا۔

یعنی ڈیوک نے تو شخص کو ڈیں کال کر کے کامیابی کی خیری تھی۔۔۔

راہبٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔  
میرا آئندیا ہے کہ ہمیں معاملات ڈیوک کی مرمنی کے مطابق  
ہونے ہوں گے اور اس نے کال کر کے ہمیں اطلاع دیے دی بعد میں  
کسی وجہ سے حالات بدل گئے ہوں۔۔۔ پرنز نے جواب دیتے ہوئے  
کہا۔

تو پر اب آپ اس لارڈ کے بھتیجے سے دو ہمسہ حاصل کریں۔۔۔

گی۔۔۔ راہبٹ نے کہا۔

ظاہر ہے جس تو ہر حال میں نے حاصل کرتا ہے چاہے مجھے اس  
کے لئے ہو رے پا کیشیا کو کیوں ہلاک کرتا پڑے اور اب تک تو میں  
نے کوئی شکری ہے کہ جہاں کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے جہاں  
تصادم ہو لیکن اب مجھے جوس ہو رہا ہے کہ مجھے لپٹنے والے میں جدیلی  
لانی پڑے گی۔۔۔ پرنز نے سرد لمحے میں کہا۔

میرا مشورہ میں ہے پرنسپر کہ آپ ابھی اسی طرح کام کریں جس  
طرح کر رہی ہیں۔۔۔ دوسرا دو یہ اس وقت اپنائیں جب کوئی صورت نہ  
ہو۔۔۔ کیونکہ معمولی سی بات سے بعض اوقات ملکوں کے درمیان  
اختلاف ناقابل حل ہو جاتے ہیں۔۔۔ راہبٹ نے کہا۔

مجھے معلوم ہے راہبٹ۔۔۔ میں جب دوسرا دو یہ اختیار کروں گی تو  
اس وقت بطور پرنسپر ڈاٹا نہیں بلکہ مادام ڈاٹا کے طور پر کروں  
گی۔۔۔ پرنز نے سکراتے ہوئے جواب دیا اور راہبٹ نے  
سکراتے ہوئے باتیں میں سر ہلا دیا۔۔۔

در اصل میں نے بھلے حققت کی تھی اور جبی معمولی رقم کے  
عوام کام کرنے کی حاجی بھری تھی لیکن اس وقت میرے ذہن میں یہ  
بلاں نہ تھی کہ اچانک دو چوکیداروں کے سلسلے آجائے کی وجہ سے  
میرے آدمیوں کو انہیں ہلاک بھی کرنا پڑے گا اور دوسرا اور اصل  
بات یہ ہے کہ جب میں نے واپس آگئے بتایا کہ بھروسے آیا ہوں  
تو اس نے بھلی سے فون انٹھا کر نمبر ڈائل کیے اور پھر دوسرا طرف  
سے جواب ملنے پر اس نے کہا کہ ماڈم میلیسا سے بات کرنی ہے جس پر  
دوسرا طرف سے رانگ نمبر کہا گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا اور اس  
طرح مطمئن ہو گیا جسے اس کا مقصد پورا ہو گیا ہو۔ حالانکہ رانگ نمبر  
کے بعد اسے دوبارہ نمبر ڈائل کر کے بات کرنی چاہتے تھی۔ میں نے  
جیز ان، ہو کر جب اس سے یہ بات کی تو یہ جسے پراسرار انداز میں پہنچ  
پڑا اور اس نے بتایا کہ وہ پرنسپر اتنا کا ادبی ہے اور یہ بات اس نے کوڈ  
میں کی ہے جب تھے اس کی اصل حقیقت کا علم ہو گی۔ مجرم تو بہر حال  
جبی رقم نہیں دے سکتے لیکن پرنسپر تو اس قابل ہے کہ بھلی رقم دے  
کے چھانپے میں نے اس سے کہا کہ بھروسہ اس صورت میں مل سکتا ہے  
جب وہ بھاری رقم پر نہ سے کہہ کر دلاتے لیکن اس نے صاف انکار کر  
دیا جس پر میں اس وقت تو خاموش ہو گیا لیکن پھر میں نے لپٹے  
آدمیوں کو بلا کر اس کو ہوش کر دیا اور عہد قید کر دیا۔ میرا  
خیال تھا کہ پرنسپر کے پاس جب بھروسہ تھکنے گا تو پرنسپر اس سے کسی نہ  
کسی طرح رابطہ کرے گی لیکن اب تک پرنسپر کی طرف سے کوئی رابطہ

کرے کا دروازہ کھلا اور نواب زادہ آصف رضا اندر داخل ہوا۔ اس  
کے پیچے آمد تھی۔ کرے کی سلسلے والی دیوار کے ساتھ ایک کرسی پر  
ایک غیر علی یہ تھا ہوا تھا۔ اس کی گردون ڈھکلی ہوتی تھی البتہ اس کا  
جسم کرسی کے ساتھ رسی کی مدد سے بندھا ہوا تھا۔  
اب تمہارا پروگرام کیا ہے میری کھجھ میں تو یہی بات نہیں  
آئی۔..... آمد نے نواب زادہ آصف رضا سے خاطب ہو کر کہا۔  
”پروگرام ملے کرنے کے لئے تو میں نے جسیں ہوا یا ہے آمد۔  
نواب زادہ آصف رضا نے کہا اور پھر وہ دونوں اس سے ہوش آدی ہے  
کہہ کھلے پر موجہ دکر سیوں پر بیٹھ گئے۔  
”جسیں دولت سے ہوش تھی تم نے دولت لے لینی تھی اور بھروسہ  
دے دنا تھا۔ کیا ضرورت تھی خواہ خواہ کی دردسری کرنے کی۔ آمد  
نے منہ بٹاتے ہوئے کہا۔

نہیں ہوا اس نے مجھے ٹک پڑ گیا کہ اس نے قلا بات د کر دی ہو۔  
چنانچہ میں ذہنی طور پر بڑی طرح لٹھ گیا اور میں نے جمیں بھائی بلا یا  
مشورہ کیا وہ تابہ وہ مجسہ اس کے حوالے کردا اور اسے چھوڑ دو اور  
تارک جہارے مشورے کے بعد میں اس محاطے کو منتایا جائے کیونکہ  
یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے بہر حال کہیں زیادہ مقلدند ہو۔  
یہی کیا ہوتا ہے پوئیں نے کون سے جو کیداروں کے قتل یا مجھے کی  
بیان کرنی ہے..... آمد نے کہا۔

میں اس نے مقلدند ہوں آصف رضا کر میں جہاری طرح لامعاً  
نہیں کرتی۔ جمیں کیا ضرورت تھی اس جگہ میں پختنے کی جمیں دولت  
بیان ہو رہا ہے کہ اسے مار ڈالوں ..... نواب زادہ آصف رضا نے  
کی کی ہے۔ کتنی رقم ملے کی تھی تم نے اس آدمی کے ساتھ ..... آمد  
نے سکراتے ہوئے کہا۔

اس طرح تم ایک اور قتل کر دو گے اور وہ بھی فیر علی کا۔ یا  
سر اکام یا کو کہ مجھے دو میں جا کر انکل کو دے دیتی ہوں میں  
اہمیت ہیں ہتا دوں گی کہ کتنی شخص آکر پیکٹ دے گیا ہے اس میں یہ مجسہ  
کیا کرتے کیا ٹک فرید لیتے دیتے تو اگر جمیں رقم کی ضرورت تھی تو  
مجھے کہتا تھا مجھاں سانچہ لا کہ روپے تو میں دیتے بھی جمیں دے  
وہ پھر بربات سے لا احتیق، ہو جاؤ ..... آمد نے کہا۔  
لیکن پھر دولت ..... وہ پر نرسے دولت تو حاصل کرنی چاہئے۔

اصل میں مجھے یہ رقم صفت ایسی نظر آرہی تھی۔ میرے نقطہ نظر  
نواب زادہ آصف رضا نے کہا۔  
سے انکل نے خواجوہ کروڑوں روپے ان سے کلکھنگیوں اور چیزوں پر  
چھار لہیں لامعاً کسی روز جمیں پختنے دے گا۔ چھوڑ دو اور  
فریق کو رکھیں لیکن دہاں قتل، ہو جانے سے میں گھر آگیا ہوں۔ اب  
میں جمیں بھائی کو دے دیتی ہوں۔ اپنے آپ کو بچاؤ مسمول  
و اقی میں مجھے لہنے آپ پر افسوس ہو رہا ہے بہر حال اب تم مشورہ ..... دو  
آئندہ وحدہ رہا کہ ایسے حالات میں جہارے مشورے کے بغیر کوئی  
کیا تم واقعی بھائی کو دے دو گی ..... نواب زادہ آصف  
اقوام د کیا کروں گا۔ ..... نواب زادہ آصف رضا نے جواب دیتے  
نفاذ نے مرت بھرے لگھے میں کہا۔

ہاں جمیں معلوم ہے کہ میں جو دھدہ کرتی ہوں وہ بہر حال پر... ہٹھ سے بٹ کراؤ..... نواب زادہ آصف رفانے حتیٰ  
کرتی ہوں..... آخذنے سکراتے ہوئے جواب دیا۔ میں کہا۔

پھر تھیک ہے۔ میں جمیں مجسہ لارہا ہوں تم اس کا ہجھی چائے... میں سر... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
کرو گھے اس کی پرداہ نہیں ہے..... نواب زادہ آصف رفانے خوشی... ہمیں سرمنی ہاشمیوں رہا ہوں..... بعد ایک موبدان  
ہوتے ہوئے کہا اور کری سے اٹھ کر تیرتھ قدم المخاتکے کے پر مقام قوار حلقی دی۔

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ آخذنے ہی کری در بیٹھی رہی۔ میرے پاس بلیک روم میں آجائو۔..... نواب زادہ آصف رفانے  
تموڑی در بعد نواب زادہ آصف رفانہ اپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سلسلے کیا اور سیور رکھ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ بعد لمحوں بعد  
کا مجسہ تھا۔ اس نے وہ مجسہ آخذنے کے ہاتھ میں دیا۔ ایک ہمبووان نٹ آڈی کرے میں داخل ہوا اور اس نے نواب زادہ  
اس آڈی کو باہر پھینکو رہنا مارتا س مت وردہ لھن بڑھ جاتے آصف رفانے قریب اگر بڑے موبدانہ اندرا میں سلام کیا۔

تم مکرہ کر دھیما تم نے کہا ہے دیکھی ہو گا۔..... نواب رفیع میں ڈال دو اس کی لاش مگر مجھوں والے گلاب  
آصف رفانے کہا اور آخذنے سر بلائقی ہوئی دروازے کی طرف مزگئی۔ نے کہا۔

وہ رقم کل اگر لے جائی۔..... نواب زادہ آصف رفانے... ایسی ہوشی کے عالم میں اسے ہلاک کرنا ہے یا۔..... ہاشمی  
سب اس کے پیچے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

ہاں آگر لے جانا۔..... آخذنے سکراتے ہوئے کہا اور نواب زادہ آصف رفانے اخبات میں سر بلادیا اور پھر تموڑی در بعد نواب  
کچھ باتیں کروں مرناتا تو اس نے ہے ہی۔..... نواب زادہ آصف رفانے کہا تو ہاشمیوں سر بلادیا ہوا آگے بڑھا اور اس نے اس پر دیکھ  
ای کرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کرے میں پھیک کر ایک طرف کے سر کے بال ایک ہاتھ سے پکڑ کر اس کا ڈھنکا ہوا سر اونچا کیا اور  
دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر تمہارا نئے شروع کر دیتے۔ تیرے کوئے میں رکھے ہوئے فون میں کار سیور المخاتکا اور نمبر بریکس کر دیتے۔  
میں سر... دوسری طرف سے ایک موبدانہ اندرا میں آتی دی۔

لگ گیا تو ہاشم نے ایک اور تھوڑا بڑیا۔ اس آدمی کے حلقت سے اس بدھ تھے۔ تم مثل میں بھی بھنس سکتے ہو۔..... ذیوک نے کہا تو نواب زادہ زیادہ اونچی جگہ پر نشیلی اور اس کا جسم تن گیا اور آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلے۔ آصف رضا نے اختیار ایک جھٹکے سے انٹ کرو ہوا۔ تم جھاری یہ ہر اٹ گھٹیا تو کہ تم مجھے نواب زادہ آصف رضا کو دھکیاں دو۔..... نواب زادہ آصف رضا نے فٹے سے چھکتے ہوئے کہا تو ہاشم نے اسے چھوڑا اور مزکر سائیڈ دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

میں دھکی نہیں دے رہا نواب زادہ آصف رضا صاحب درست کہ رہا ہوں آپ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور وہ ہی آپ کا کوئی کیوں اس طرح بلکہ رکھا ہے۔..... اس آدمی نے حیرت بھرے لمحے تعلق اس فیصلہ سے ہے جس سے میرا تعلق ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ مجھے ہلاک کر دیں گے پھر آپ پر اور آپ کے خاندان پر جو قیامت ہوئے گی اس کا آپ کو اندزادہ ہی نہیں ہے۔ میرے آدمی تو آپ کا یہ محل اور نواب صاحب کا محل میرا نگوں سے لا دیں گے۔..... ذیوک نے ہوتے بیٹھنے ہوئے کہا۔

اچھا اس کا مطلب ہے کہ تم نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے کہ تمara تعلق پر نسرواتا ہے اس کا مطلب ہے کہ تم کسی مجرم گروپ سے تعلق رکھتے ہو۔..... نواب زادہ آصف رضا نے ہوتے بیٹھنے ہوئے کہا۔ میں نے جو کچھ بھٹکے کیا تھا وہ بھی درست ہے اور جو کچھ آپ کہ رہا ہوں وہ بھی درست ہے آپ رقم لے لیں اور مجھے بھرس دے کر چوڑا دیں اسی میں آپ کی بچت ہے۔..... ذیوک نے کہا۔

بھٹکے تو مجھے پوری تفصیل بتاؤ کہ کس مجرم گروپ سے تمara تعلق ہے پوری تفصیل بتاؤ۔..... نواب زادہ آصف رضا نے کہی پر بیٹھنے

یہ ۔۔۔۔۔ کیا ہے۔۔۔۔۔ ادا وہ تم نے آصف رضا تھے۔۔۔۔۔ مجھے کیوں اس طرح بلکہ رکھا ہے۔۔۔۔۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

اس نے کہ تم سے ہور قم ملے ہوئی تھی وہ بے حکم تھی۔۔۔۔۔ اس اگر جسیں وہ بھرس چلائے تو تم مجھے پانچ کروڑ روپے ادا کرو گے ورنہ میں جسیں گولی مار دوں گا اور بھرس داہم کر دوں گا۔۔۔۔۔ بولو جیتے ہور قم یا نہیں۔۔۔۔۔ نواب زادہ آصف رضا نے ہراتے ہوئے کہا۔

پانچ کروڑ تو ہفت ہیڑی رقم ہے اور قابلہ ہے اتنی ہیڑی رقم کا ہمہاں فیر لک میں فوری بندوبست نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ میں اصول کے مطابق جو رقم ملے ہوئی تھی اس سے زیادہ ایک لاکھ اور مل سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اس آدمی نے مت بناتے ہوئے کہا۔

تم نے اپنا نام ذیوک بتایا تھا ان۔۔۔۔۔ نواب زادہ آصف رضا نے کہا۔

ہاں میرا نام ذیوک ہے۔۔۔۔۔ تم مجھے چھوڑو اور زیادہ لامبا نہ کرو ورنہ

ہوئے کہا۔

”اپ اس پکر میں شپڑیں۔..... ذیوک نے کہا۔

”ہاشم۔..... نواب زادہ آصف رفانے ہاشم سے عطا طب ہو کر کہا۔

”میں سزا۔..... ہاشم نے مود بادشہ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس پر کوئیں کی بارش کر دو۔ جہار ابا حق اس وقت تک نہیں رکا جائے ہجت تک یہ زبان نہ کھول دے۔..... نواززادہ نے کہا۔

”میں سزا۔..... ہاشم نے کہا اور کوئے کو فحاسیں جھٹکایا اور بعد میں ہوئے ذیوک کی طرف بڑھ گیا۔

”رک جاؤ میں سب کچھ بتائیا ہوں رک جاؤ۔..... ذیوک نے کہا۔

”تو نواب زادہ آصف رفانے ہاشم اخراج کر آگے بڑھتے ہوئے ہاشم کو روک دیا۔ اس کے بھرے پر بے اختیار ایسے ہلاکات ابھر آئے تھے جسے ذیوک

کے سب کچھ بتانے پر رضا مند ہو جانے سے اس کی اتنا کوئے حد تکین ہیجنی ۶۵۔

”ہمازگے تو نجی بجاوے گے۔..... نواب زادہ آصف رفانے کیا۔

”میلے حلف د کے اگر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا تو تم نجی ہا کر دو گے۔..... ذیوک نے کہا۔

”میں حلف و خیرہ اخراج نے کا د تاکل ہوں اور نجی جسے آؤ کو اس کی ضرورت ہے اگر تمہیں بخوبی اخراج کرو تو ہما دو د ہو تو خاموش رہو ہا ہش خود ہی تمہیں سب کچھ بتانے پر مجبور کر دے گا۔..... نواززادہ نے من بناتے ہوئے بڑے غصت بھرے لیجے میں کہا۔

”تو سنو میر اتعلق پر نسرو دانتا کے ذاتی سٹریکٹ سے ہے پر نسرو دانتا نے پالیٹڈ میں ایک غصیہ سٹریکٹ بنایا ہوا ہے جس کو دہانی دانتا سٹریکٹ کہا جاتا ہے۔ پر نسرو دانتا اس کی سرراہ ہیں اور سرراہ کے طور پر وہ مادام ذاتا کہلاتی ہیں۔ یہ سٹریکٹ صرف بڑے بڑے جنم ہیں ملوث رہتا ہے اسے جنم ہیں کر دوں اردوں والر حاصل کیے جا سکیں۔ اس میں پیشہ در قاتلوں کی پوری نیم موجود ہے۔ پر نسرو دانتا ہمہاں پر مجرم حاصل کرنے آئی ہیں کیونکہ انہیں نوادرات سے بھی ہے حد نکاہ ہے۔ میں یہ جسم پر نسرو کو دے دوں گا اور پر نسرو اپس چلی جائے گی یہیں اگر تم نے نجیے مارڈا تو پر نسرو ملٹوک ہو جائیں گی اور پھر وہ لپٹنے سٹریکٹ کو ہمہاں بلا کر میری لکائش کرائیں گی اور اس کے بعد اس کے بھرے پر بے اختیار ایسے ہلاکات ابھر آئے تھے جسے ذیوک کہ وہ کیا کریں گی۔ چونکہ تو پر نسرو ہیں اس نے حکومت کو قیامت بھک معلوم نہ ہو سکے گا کہ کس نے کیا کیا ہے۔ یہیں تم، بڑے نواب صاحب اور ان دونوں محل ہنار مدارتوں میں سہنے والا ہر آدمی اجتماعی ہے وردی سے ہلاک کر دیا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ پر نسرو کے آدمی بڑے نواب صاحب کا سارا ذخیرہ ہی الملاکر لے جائیں۔..... ذیوک نے کہا۔

”پر نسرو کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ تم ہمہاں ہو۔..... نواززادہ آصف رفانے من بناتے ہوئے کہا۔

”میں نے انہیں زانسیں پر بیٹ کر دیا تھا اور ان کی منظوری سے

ہی یہ سارا کام کیا ہے۔ ان کی منکوری کے بغیر تو میں ایک قوم بھی نہیں اٹھا سکتا۔..... فیوک نے کہا تو نواززادہ کے بھرے پر بھن کے تھڑات امبار آئے۔

• لیکن اب مجسہ جھیں نہیں مل سکتا کیونکہ میں نے اسے واپس بیگوادیا ہے دراصل جو کیداروں کے قتل ہو چانے سے دھان اعلیٰ افسر تھیش کے لئے آرہے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں وہ مجھے کی مکاش میں بھاٹاں نہ آجائیں۔..... نواززادہ آصف رضاۓ

• لیکن قتل کے سلسلے میں بھی تو آئیں گے۔..... فیوک نے کہا۔

• نہیں انکل بڑے نواب کو مجھے سے دلچسپی ہے تو کروں سے نہیں۔ وہ ان کے خاندان انوں کو محاوضہ دے دیں گے اور محاذِ عظم ہو جائے گا۔..... نواززادہ آصف رضاۓ

• شفیک ہے تم مجھے بھاکر دو میں جا کر پر نسر کو روٹ دے دیں گا کہ مجسہ فقط اٹھایا گیا تھا اس لئے واپس کر دیا گیا ہے پھر وہ کوئی بیا پلان بنانے لے گی۔..... فیوک نے کہا۔

• کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اٹھایی ہو گا میرا نام در میان میں نہیں آئے گا۔..... نواززادہ آصف رضاۓ

• جھارا نام آبھی جائے تو جھیں کیا فرق پر سکتا ہے تم صاف آثار کر سکتے ہو اور جھاری حیثت ایسی ہے کہ کوئی تم پر انکی بھی نہ اٹھائے گا دیسے میرا وعدہ کہ جھارا نام بالکل در میان میں نہ آئے گا کیونکہ قاہر ہے میں تم سے کوئی دشمنی سول نہیں لینا چاہتا اور مجھے صرف اپنی

زندگی بچانے سے دلچسپی ہے۔ مجرم حاصل کرنا نہ کرنا پر نسر کا ذاتی مسئلہ ہے۔..... فیوک نے کہا۔

• ہاشم اس کی زنجیریں کھوں دو اور اسے ساقتے لے جا کر دارالحکومت ہنپخا کر تم واپس آجائو۔..... نواب زادہ آصف رضاۓ کے اٹھے ہوئے کہا۔

• میں سزا۔..... ہاشم نے کہا اور نواب زادہ آصف رضا سرہاتا ہوا تیری سے ٹرا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی در بحدود لپھنے ذاتی کمرے میں بیٹھ گیا۔ کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر کے وہ کونے میں موجود ہی سی میز کی طرف بڑھ گیا۔ میز کے یونچے ایک ریو اور نگ کری موجود تھی۔ وہ کری پر جا کر یونچے گی اور اس نے میز پر موجود فون کار سیور اٹھایا اور تیری سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

• نور محل۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مودبادلہ کی آواز سنائی دی۔

• نواب زادہ آصف رضا بول رہا ہوں۔ نواب زادہ آصف سے یات کراو۔..... نواب زادہ آصف رضاۓ رعب دار لمحے میں کہا۔

• مہتر حباب۔..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

• ہلیو آصفہ بول رہی ہوں۔..... چند لمحوں بعد آصف کی آواز سنائی دی۔

• نواب زادہ آصف رضا بول رہا ہوں مجسہ واپس کر دیا ہے تم نے یا نہیں۔ نواب زادہ آصف رضاۓ

مکیون کیا ہوا کوئی خاص بات۔..... دوسری طرف سے آمد نے  
بچنگ کر پوچھا۔

مختل بنا تو ہی۔۔۔ نواب زادہ آصف رفانے بھیں ہو کر کہا۔

وہ تو میں نے آتے ہی اکل کو دے دیا تھا اکل اس قدر خوش  
ہوتے کہ جیسے انہیں شاید فراہد وابس مل گیا ہو۔ انہوں نے مجھ سے  
پوچھا کہ کہاں سے طاہے تو میں نے وہی کہانی سنادی لیں جیسیں کہ  
ہوا۔ کیوں پوچھ رہے ہو۔..... آمد نے جواب دیجئے ہوئے کہا۔

اوہ پہر تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اصل میں مجھے خیال آگیا تھا کہ یہ مجرم

کیوں نہ براہ راست پرنسپر کا حق فروخت کر دیا جائے اس طرح اس

کے حوصلہ بھی دولت آسمانی سے مل سکتی ہے۔..... نواب زادہ آصف

رفانے کہا۔

اور وہ اکل کو پیاری اور تم جلتے ہو کہ اکل جھرادر کیا حر

کرتے۔..... آمد نے کہا۔

ہاں یہ بات تو ہے۔۔۔ جیل چھوڑ دہ میرے پیاس لا کہ روپے والا  
وعددہ یاد رکھنا۔..... نواب زادہ آصف رفانے کہا۔ واقعی دولت کا  
پاگل بن کی حد تک بھاری تھا۔

مر کیوں رہے ہو۔۔۔ جائے گی رقم۔۔۔ تم نے اس آدمی کو تو چھوڑ دیا  
ہے تاں۔..... آمد نے کہا۔

ہاں میں نے ہاشم سے کہا ہے وہ اسے دارالحکومت چھوڑ آئے

گ۔..... نواب زادہ آصف رفانے کہا۔

اوکے تھیک ہے۔..... آمد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابط  
ٹھم ہو گیا جیسی اسی لمحے دروازے پر دھنک کی آواز سنائی دی تو نواب  
زادہ آصف رفانے نے اختیار چونک کر اٹھ کردا ہوا۔۔۔ ڈیزی سے  
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ اس نے جو شیخ مٹا کر دروازہ کھولا ہی تھا کہ  
ڈیوک اسے دھکیلنا ہوا اندر آگیا اور پھر اس سے بچنے کے نواب زادہ  
آصف رفانے کچھ کھماں اس کی کشپی پر دھماکہ سا ہوا اور اس کے ذہن پر  
جیسے سیاہ چادری پھیلی چل گئی پر جس طرح اپنا نک اندھیرے میں  
روشنی کی ہر سی کی اٹھتی ہیں اس طرح اس کے ذہن میں بھی ہر سی  
انھیں اور اس کی انھیں کھل گئیں۔۔۔ بچنے چد ٹھوں بھ تو اسے لہتے سر  
میں دھماکے سے خالی دیتے رہے اور آنکھوں کے سامنے دھوان سا  
چھیڑا ہاں کین پھر آہست آہست اسے سب کچھ یاد آئے لگ گیا کہ اس نے  
دھنک سن کر دروازہ کھولا تھا اور ڈیوک اسے دھکیلنا ہوا اندر واپس ہوا  
تھا اور پھر اس کی کشپی پر دھماکہ سا ہمبوں ہوا تھا اور اس کے ذہن پر  
سیاہ چادری پھیل گئی تھی اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ کسی پر یہ تھا  
ہوا ہے اور اس کے جسم کو رسی سے باندھ دیا گیا ہے اور سامنے موجود  
کر کی ہے ڈیوک یعنی تھا۔

جمیں ہوش آگیا نواب زادہ آصف رفانہ صاحب۔..... ڈیوک  
نے اچھائی کر کر لمحے میں کہا۔

تم تمہاں کیسے آگئے اور یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے تم  
تو ہاشم کے ساتھ گئے۔..... نواب زادہ نے حیرت پھرے لمحے میں کہا۔

"میں مجھے کے بیٹھ کیسے جا سکتا تھا جہارے آدمیوں کی لاٹھیں باہر  
نکھری پڑیں اور آخر تم بھی لاش میں جدیل ہوتا نہیں پڑھتے تو مجر  
مجھے دو میں تھیں زندہ چھوڑ کر واپس چلا جاؤں گا۔..... ذیوک  
نے احتیٰ کر کرتے مجھے میں کہا۔

"لا۔ لا۔ شیں۔ لا۔ شیں۔ کیا مطلب کس کی لاٹھیں۔..... نواب راڈہ  
آصف رضاۓ نے بوکھلاتے ہوئے مجھے میں کہا۔

"جہارے چہ آدمی سیرے سلتے آئے اور چہ کے چہ مارے گے۔  
مجھے خلوم ہے کہ عویلی میں آدمیوں کی تھدا دزیادہ ہو گئی تین میں نے  
ابھی صرف انہیں ہلاک کیا ہے جو سلتے تگستھے۔ آخری آدمی مجھے سپاں  
لے آیا تھا اور پھر دروازے پر دھک دینے سے بچتے میں نے اس کی بھی  
گردن توڑی ہے۔ اس کی لاٹھ پاہر پڑی ہے۔ کہو تو انھا کر سپاں لے  
آؤ۔..... ذیوک نے احتیٰ سروچھے میں کہا۔ اس کے انداز میں ایسی  
سفاکی اور سرد مہری تھی کہ نواب راڈہ آصف رضاۓ کے جسم میں سردی  
کی تیزی سی دوڑتی چلی گئی۔

"چہ۔ چہ آدمی ساری ہی۔ اودے یہ تم نے کیا کیا دادہ مجرم تو واپس  
ذخیرے میں بچتے چکا ہے۔ تھیں ہوش میں لانے سے بچتے نواب راڈہ  
آصف سپاں آئی تھی وہ مجرم لے گئی ہے اور تھیں ہوش کے ساتھ بھیخت  
کے بعد میں سپاں اگر اسے فون کیا ہے تو اس نے بتایا ہے کہ مجرم  
اس نے انکل ہڑتے نواب صاحب کو دے دیا ہے۔..... نواب راڈہ  
آصف رضاۓ بوکھلاتے ہوئے مجھے میں کہا۔ چہ لاٹھوں کا سن کر اس کے

بھرے کارنگ زرد پڑ گیا تھا۔  
تو پھر تم بھی مرنے کے لئے خیار ہو جاؤ۔ مجرم میں خود بھی وہاں سے  
لے لوں گا پاہے مجھے اس کے لئے پورے محل کو کیوں نہ بھوں سے  
اڑانا پڑے۔..... ذیوک نے جب سے سائیلنسر نگاریو اور نقال کر اس  
کارخ نواب راڈہ آصف رضاۓ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے رک جاؤ۔ میرا دعہ کہ میں تھیں  
دوبارہ مجرم لا دوں گا۔ مجھے مت مارو۔..... نواب راڈہ آصف رضاۓ ذیوک  
کے ساتھ میں سائیلنسر نگاریو اور دیکھ کر بہری طرح خوفزدہ ہو گی تھا۔  
اس کا مطلب ہے کہ تم نے یہ بات درست کی ہے کہ مجرم واپس  
نکھنچا ہے ورنہ تم دوبارہ کا لفڑا ادا د کرتے۔ اب جہاری ضرورت  
ہیں رہی اب مجھے خود بھی دوبارہ کام کرنا پڑے گا۔..... ذیوک نے احتیٰ  
سروچھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلی میں حکم ہوتی ہوئی اور  
تھک کی آواز کے ساتھ ہی نواب راڈہ آصف رضاۓ کو محسوس ہوا کہ گرم  
سلالہ اس کے سینے میں دھنٹی پلی گئی ہوا۔ اس کے منہ سے بے اختیار  
بیچ تھلی اسے لپٹتے ذہن میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔ اس نے  
تھلیف کی شدت سے دوبارہ بیچ لارنے کے لئے من کھولا یکن اس کا  
ساتھ اس کے گھے میں انکھ گیا۔ اس نے سانس نکلنے کے لئے زور  
لگایا یکن اسی لمحے اس کا ذہن اس طرح تاریک پڑتا چلا گیا جسے کیرے  
کا شہر بند ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی سلتے موجود ذیوک اور کہہ  
اندھیرے میں ذوبتا چلا گیا۔

کے ساتھ ذاتی تعلیمات تھے اس لئے وہ سپرینٹلائنز فیلمز کے ساتھ نور  
مک خود کی گئے تھے اماں کو زادہ آمس رضاکی فاتح خوانی کرنے کے  
ساتھ ساتھ ابھائی مسلوبات حاصل کر سکیں۔ سر جدرا رحمن نے  
تبلیج جنس کے چار قابل اور تیرانسپکٹرزوں کی ایک فیم بنا دی تھی جو  
زواب زادہ آمس رضاکی بہانش گاہ پر انکو اتری کرتے میں مصروف

ہاں میری اس سے بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے جو تفصیل بتائی ہے وہ میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ اس نے بتایا ہے کہ اس کے باورپی

بڑے کرے میں کرسیوں پر اس وقت بڑے نواب صاحب کے ساتھ ان کی بھیجنی اور سکر شری آئندہ بھی ہوئی تھی جب کہ سامنے والی spk.com قطار میں کرسیوں پر سر حمدالرحمن اور ان سے ہٹ کر بچھلی قطار میں سپر تشنڈن فیاض بڑے موڈباد انداز میں بیٹھا تھا۔ بڑے نواب صاحب اور آئندہ دونوں کے ہمراوں پر شدید عزم و مطالب کے گزارات غاییاں تھے۔ نواب زادہ آصف رضا اور اس کی عوامی میں جگہ افزاد کی بیک وقت موت کی خبریں جب اخبارات میں شائع ہوئیں تو اعلیٰ حکام ہل کر رہے گئے۔ بڑے نواب صاحب کے تعلقات جو نکل کے صدر نکل سے ذاتی تھے اس لئے اس قتل عام کی انکوائری کے لئے صدر ملکت نے مخصوصی طور پر سائز اشیلی جنس یورو کو تعینات کیا تھا اور سر حمدالرحمن کو مخصوصی طور پر حکم دیا گیا تھا کہ وہ قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کریں۔ سر حمدالرحمن کے بھی یونک نکل بڑے نواب صاحب

سلیمان کا کوئی رشتہ دار نواب زادہ امیر رضا کے پاس ملازم تھا اس سے قلیلی ہوئی تو نواب زادہ امیر رضا نے اسے کوئوں سے بٹا دیا۔ جس پر بادپنی سلیمان اچانی دل برداشت تھا۔ اس نے اسے خوش کرنے کے لئے اسے پرنس کا پچان کا روپ دے کر اور خود اس کا سکندری بین کر سپاہ آگیا۔ سلیمان نے میران کے پاس جانے سے بھتے سیرے پاس کو ختمی آگر بھی اس بات کی شکایت کی تھی لیکن میں نے اسے نال دیا تھا وہ میران کے ساتھ رہتا ہے اس نے میران نے اس کا دل رکھنے کے لئے یہ سب دراہم کیا لیکن نہ ہی میران نے مجسہ بھر دی کیا اور نہ ہی اس نے جو کیدا اوروں کو قتل کیا۔..... سرمد بال حمن نے کہا۔

ملازم کر کے میں داخل ہوا۔  
علیٰ مران صاحب تشریف لائے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ فوری  
ملاقات چاہتے ہیں۔ ..... ملازم نے اپنائی موڈ بانڈلگی میں جوے نواب  
صاحب سے مخاطب ہو کر کہا تو ہرے نواب صاحب کے ساتھ ساق  
اصد، سرمیدار ہجن اور سر پر شنڈن فیاض سبجدنگک پڑے۔  
اب کیا کرنے آیا ہے وہ کیا ہمارا مذاق ادا نے آیا ہے۔ ..... ہرے  
نواب صاحب نے ۲۷ فٹ بجاتے ہوئے کہا۔  
آپ بالیں اسے آکر اکل سرمیدار ہجن کے سامنے ہی بات  
ساف ہو جائے۔ ..... نواب زادی احمد نے کہا تو ہرے نواب صاحب  
نے ملازم کو اسے لے آئے کی اجازت دے دی۔ تھوڑی در بحد روازہ  
حکما اور مران اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر ٹھیکنگ برس تھا۔ نئے  
رینگ کی چلچلن جس پر پیٹھ ما سروں کی طرح سفید رنگ کی پیشیاں گئی  
ہوئی تھیں۔ تیز در در رنگ کی ہرے ہرے اوت اتف فیشن کارروں کے  
در میان گہرے سبز رنگ کی ثانی اس نے پاندھ رکھی تھی جس میں  
سر رنگ کے ہوش بھول بنتے ہوئے تھے اور ہر ایوں کار رنگ گہرا یا  
تماسہ ہرے پر حماقت کا آہنگار سا بہہ رہا تھا۔ اس کے پیچے ایک نوجوان  
تماشا جس نے یوہی ٹھری جیزی کی سیاہ جیکنگ ہون رکھی تھی۔ مران اندر  
داخل ہوا تو اس طرح آنکھیں پیش کر کر دیکھنے لگیں جسے زندگی میں ہمیں بار  
انسانوں کو دیکھ دیا ہوا۔ اس کے پیچے پر بے پناہ مخصوصیت تھی۔  
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یا بزرگان دین و خاتون النسام

میرا مطلب ہے نیک النساء وہ حورت کو النساء بھتے ہیں لیکن -  
بہر حال ..... مران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں بولنا شروع کر دیا  
لیکن پر اس طرح بات کرتے کرتے چپ ہو گیا جسے اب اس کے پاس  
الفااظ کا ذخیرہ اپاٹنک ختم ہو گیا ہے یا اس طرح یہ پڑھنے پڑھنے بکھلی فیل  
ہو جانے پر اپاٹنک خاموش ہو جاتی ہے۔

تو یہ ہے چہار بیٹا۔ کیوں ..... ہرے نواب صاحب نے اجھائی  
طنزیہ لمحے میں سر جدال الرحمن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ سر جدال الرحمن  
کا ہبہ مران کی حالت اور اس کی بات سن کر بھوکت ہوئے تور کی  
طرح سرخ ہو گیا تھا وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے کھرے ہو گئے تھے  
لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ خاموش بھی تھے۔ شاید فسے کی شدت نے  
ان سے گویاں کی طاقت ہی چینی لی تھی ان کے اٹھتے ہی ان کے بیٹھے  
بیٹھا ہوا سر نشانہ فیاض بھی اٹھ کردا ہوا تھا۔

سہیلی بات تو یہ ہے کہ آپ میں سے کسی نے میرے سلام کا ہو اب  
نہیں دیا اور دوسرا بات یہ ہے کہ میں ہمار کسی کا بیٹا بن کر نہیں آیا  
میں پا کیلیا سکرٹ سروس کے چیف کا نائبہ مخصوصی ہوں اور  
نواب زادہ آصف رضا اور اس کے طازمین کے قتل اور بھر کی بھری کا  
کسیں سکرٹ سروس کے چیف نے صدر مملکت کو کہہ کر ایک دوسرا  
سرکاری خلیم نائیکر ٹرپ کو دے دیا ہے کیونکہ نائیکر ٹرپ کا کام  
ملک میں ہونے والے ایسے قاتلوں کا سر اسخانہ گاہ ہے جن میں ہے  
ہرے آدمی ملوث ہوں اور یہ ہیں نائیکر ٹرپ کے چیف جلب نائیکر

صاحب اور میں بھوکھ بچپن سے ہی شیر و میتوں کے ساتھ کھلئے کا ہے  
حد ہوتیں رہا ہوں۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو ہے ٹھک ڈینی سے  
تصدیق کر لیں۔ انہوں نے میرے ساتھ کھلئے کے لئے کوئی میں  
شرروں اور پیتوں کے سچے ملکا اکر رکھے ہوئے تھے۔ بہر حال جتاب  
نائیکر صاحب نے مجھے ہاتر کیا ہے اور اب میں اس کیس کا اضافہ رکھ  
ہوں۔ اس سلسلے میں یہ کافذات بھی موجود ہیں ..... مران نے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ کھلا کر اس کے  
مودباد انداز میں سر جدال الرحمن کی طرف بڑھا دیا۔ سر جدال الرحمن کے  
بہرے پر اب فتحے کی بگھ جیت نے لے لی تھی۔ انہوں نے لفافہ  
مران کے ہاتھ سے لیا اور پر اسے کھول کر اس میں موجود کافذات کو  
ایک نظر دیکھا اور پھر کافذات جو بے نواب صاحب کی طرف بڑھا دیئے۔  
تم اس کیس کی ایک اونٹی نہیں کر سکتے مجھے اس لئے کہ تم خود  
اس میں براہ راست ملوٹ ہو۔ میں چھارے چھیٹ سے بات کروں  
گا ..... سر جدال الرحمن نے فرمائے لمحے میں کہا۔

چھیٹ تو موجود ہیں آپ بے ٹھک بات کر لیں گھبراں نہیں  
انہیں جھگل سے آئے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے اس لئے اب انسانی  
زبان بولی بھی لیتھے ہیں اور سمجھ بھی لیتھے ہیں ..... مران نے ساتھ  
کھوئے نائیکر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

یہ چھیٹ کی بجائے مجھے کوئی گھلیسا ساختہ لگ رہا ہے۔ میں  
سکرٹ سروس کے چھیٹ سے بات کروں گا ..... سر جدال الرحمن نے

بچتے سے زیادہ فضیلے لئے میں کہا۔  
”سرمیں آپ کی دل سے مت کرتا ہوں لیکن میں آپ کو اپنی توہین  
کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں نائگر شپ کا چیف، ہوں اور یہ  
ظفیرم بھی اسی طرح سرکاری ہے جس طرح آپ کی وکیانی ہے۔ یہ  
دوسری بات ہے کہ ہمارا کام کرنے کا انداز اپنا ہے۔ ..... نائگر نے  
اچھائی سپاٹ لیجے میں سرحدار حمن کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نواب صاحب اب جب کہ سرکاری طور پر یہ لیکن مجھ سے لے لیا  
گیا ہے تو اب ہمیں اجازت۔ اب آپ جانیں اور یہ لوگ جانیں  
بہر حال یہ بلت میں پر بھی کہہ ہا ہوں کہ اگر یہ احق مرحان کسی  
طرح بھی اس کسی میں ملوث نہیں ہوا تو اسے بہر حال اس کی صفت  
ناک سزا بھکنی پڑے گی۔ ..... سرحدار حمن نے بڑے نواب صاحب  
سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز قدم اٹھاتے ہو رونی  
دوراڑے کی طرف بڑھ گئے انہوں نے مرحان اور نائگر کی طرف آنکھ  
انھا کر بھی نہ دیکھا تھا۔ سوپر فیاں بھی منہ لٹکائے اور کاندھے جھکائے  
ان کے بچپنے خاموشی سے باہر نکل گیا۔

”میں۔ میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں کیا میرے بچپنے کے  
قتل کی تفصیل کے لئے ان کے پاس یہ سفرے ہی باقی رہ گئے  
تھے۔ ..... بڑے نواب صاحب نے چھٹا کرتے ہوئے لیجے میں کہا اور  
ایک طرف پڑے ہوئے میلی فون کی طرف لے کر۔  
”میں نے لکھنی بار کہا ہے کہ نام بدل لو لیکن تم باز نہیں آئے۔ یہ

نواب لوگ نائگر کو چیف کہے مان سکتے ہیں یہ تو اس کی لاش پر ہے  
رکھ کر فوٹو کمپنی اپنے کرتے ہیں۔ ..... مرحان نے منہ بنتے ہوئے  
نائگر سے کہا اور آگے بڑھ کر اطمینان سے اس کری پر بیٹھے گی حمن پر  
بڑھ لئے بچتے سرحدار حمن بیٹھے ہوئے۔

”مجھے بڑے نواب صاحب سے اجازت لیتی ہے کی محدودت نہیں ہے۔  
میں نے اپنا کام کرنا ہے اور میں کروں گا۔ چاہے انہیں پند ہو یا نہ  
ہو۔ ..... نائگر نے جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر مرحان کے ساتھ کری  
پر بیٹھے گیا۔ آمد اس دوران خاموش بیٹھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔  
اس کے بھرے پر حریت کے ساتھ ساتھ قدرے ہلن کے ہٹلات  
نہیں ہوتے۔

”آپ سیکڑی ہیں میں آمد نواب صاحب کو اگر انگریزی پڑھنی  
نہیں آتی تو آپ انہیں پڑھ کر سادیں ہا کر انہیں خواہ تواہ صدر  
صاحب سے بات کر کے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ ..... مرحان نے آمد  
سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یو شٹ اپ نائسٹ۔ احق۔ جہیں تیز ہی نہیں ہے بات  
کرنے کی تکل جاؤ میری حیلی سے آتی سے گٹ آؤ۔ ..... نواب  
صاحب نے فٹھے کی شدت سے بچپنے ہوئے کہا ہوں نے رسور کریڈل  
پر بیٹھ دیا تھا۔

”سس سس سوری۔ میں سماں اپ کو انگریزی نہیں آتی لیکن آپ  
کو تو آتی ہے آتی سے، شٹ اپ، گٹ آؤ۔ یہ تو واقعی انگریزی زبان

آئندے اخیر اس چلی۔  
میرا مطلب ہے کہ اس پر تحریر، ہرس، دستخط وغیرہ اصلی ہیں  
تے تھے۔ فرمادا جائے کہ تھے کہ

..... احمد سے ریزی وہ سب رہے ہوئے ہے۔  
”مس آحمد آپ نے نواب راہدار آمد رخا سے جب مجس دا بیس لیا  
تو کیا اس وقت فیر ملکی زندہ تھا..... اچانک تائینگر نے کہا تو آحمد کے  
جمک کوئے اختصار اک جھنگا رساں گا۔

- کیا۔ کیا مطلب کیا ہے رہے ہو تم۔ کون غیر علیٰ۔ میں نے مجھ کس سے واپس لیا ہے۔ فیض تو یہاں ایک آدمی پیٹک دے کر گیا ہے۔ اس میں مجھ تھا میں نے پیٹک کھا اور مجھ انکل کو دے دیا یہ آپ کسی باتیں کر رہے ہیں۔ ..... آمد نے بے اختیار بوکھلانے ہوئے

مس آمد اپ کو ابھی ناٹک کے بارے میں پوری طرح معلوم  
نہیں ہے یہ تو سونگھ کر لپٹھ کارکن تھی جاتا ہے۔ یہ تو میری صحبت  
میں رہ کر اس نے اپنی کچھ عادتیں بدل لی ہیں ورنہ تو یہ اندر آتے ہی  
اپ کو سونگھنا شروع کر دیا لیکن اب تک یہ جس کو سونگھ جا  
ہے اس سے اسے ملوم ہو گیا ہے کہ نواب زادہ آصف رفاقت پر  
سامعیوں کے ساتھ رات گئے جیپ پر نور محل کے مقابلی طرف ملازمن  
کے احاطے کے مقابلی گیٹ پر ہیچا۔ پھر اپ اس مقابلی راستے سے باہر  
چکیں اور اپ نواب زادہ کے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر باشیں کر قریبیں  
پر اس کے دو سلے کو ساتھ لے کر مقابلی دروازے سے نور محل

کے القاب میں یہیں آپ کے ہاتھ میں کافر میں انہیں پڑھ لیجئے ہے سرکار  
کافر میں آپ کو آپ کے نتھیں کا قاتل چاہئے مل جائے گا۔..... عمران  
نے کے ہاتھ نتھیں کیا۔

۱۰۔ اکل یہ کاشفات بھی دکھائیں اور آپ لپٹنے کرے میں آرام کریں  
میں ان سے خود ہی سُٹ لوں گی۔..... آمد نے اٹھ کر کھوئے ہوتے  
ہوئے کہا تو جسے نواب صاحب نے افوبات میں سر بلاتے ہوتے  
کاشفات آمد نے ہاتھ میں تھیں اور حقارت بھری نظریں گرانے  
شاگرد پر ڈالتے ہوئے وہ تین تیر قوم اٹھاتے کرے سے باہر چل گئے۔ ان  
کے جانے کے بعد آمد نے کسی پر بینجے کر کاشفات کھولے اور انہیں  
پڑھنا شروع کر دیا۔

کیا یہ کافی ذات اصلی ہیں یا صرف رعبِ ذات کے لئے بنا  
ہیں..... آمنہ نے ملک سکراتے ہوئے کہا۔

اصل۔ کیا مطلب۔ کافدات بنا سپتی کہے ہو سکتے ہیں کیون  
چیز تائیگر کیا کافدات بھی بنا سپتی ہوتے ہیں۔..... عمران نے احتفال  
حرث بھرے اندازیں کہا۔

بنا سپتی نہیں تلقی۔..... آمدنے سکراتے ہوئے کہا۔  
اوہ اچھا میں سمجھا شاید اصلی مگی اور بنا سپتی مگی کی طرز پر بات کر رہی ہیں آپ۔ ویسے نقلی کافی ثابتات تو میں نے اب تک نہیں دیکھے اس  
بے ٹھہ اپنیں پہونچ مار کر دیکھ لیں۔ اگر یہ نقلی ہوئے تو لا محال  
خدا۔ سہ ماہیں۔ مگر۔ محمد انتہا نے طوبی، سانکر، لعلیت ہوئے کہا

امانی کی طرف آئے گے تو انقاومتی کیروں نے انہیں چک کر دیا جس پر ان آدمیوں نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ دونوں آدمی بھی اس غیر ملکی ڈیوک کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں اور نواب زادہ آصف رضا بھی۔ مجسہ بھی واپس آئے۔ آپ نے بھروسی میں ملوث ہونے کا کفارہ اس طرح ادا کر دیا کہ مجسہ غیر ملکی کو دینے کی وجہ سے واپس انکل ہو اپنے ہوش موجود تھا۔ آپ کے بعد نواب زادہ آصف رضا اس کرنے میں تشریف فرمائے۔ اس کے بعد آپ جیپ پر بیٹھ کر واپس نور محل آئیں اور آپ نے بھروسی شدہ مجسہ نواب صاحب کو یہ کہ کر دے دیا کہ کوئی آدمی اسے واپس کر سکتا ہے۔ اور نواب زادہ صاحب نے اپنے خاص آدمی پاٹھوں کو بٹالیا اور پھر اس غیر ملکی کو آزاد کرنے کے ساتھ بیچ دیا اور خود اپنے خاص کرنے میں ملے گئے اس کے بعد اس غیر ملکی کے ہاتھ میں شریک ہونے کی بنا پر یا قاعدہ گرفتار کر دیا جائے گا اور آپ کو ہیڈ کوارٹر لے جا کر وہاں آپ سے بیان یا جائے گا۔ آپ یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ کیا فحیضہ کرتی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہ تو آمذن کا رنگ زرد پڑ گیا۔

تم۔ تم۔ تم مم جسے گرفتار کر دے گئے تھے یہیں۔۔۔۔۔ نواب زادہ آمذن نے رک رک کر ایسے لمحے میں کہا جسے اسے اپنی گرفتاری کا تصور ہی شہ ہوا۔

نو افراد کے قتل اور مجسے کی بھروسی کے سلسلے میں آپ براہ راست ملوث ہیں اور یہ احتاسکن جرم ہے کہ آپ کی ضمانت صدر مملکت بھی دکر اسکن گے۔ میں نے آپ کو بیان دینے کی رعایت مرف اس نے دی ہے کہ آپ نے مجسہ واپس لا کر ہبے نواب صاحب کو دے دیا

میں گئیں۔ اس کے بعد ان سلسلے افراد کی واپسی ہوئی اور جیپ چلی گئی۔

مجسہ بھی بھروسی ہو چکا تھا اور دوست کیوں کی قتل ہو چکتے۔ اس کے بعد آج بھی آپ نواب زادہ آصف رضا کے محل میں گئیں وہاں ایک کرنے میں ایک غیر ملکی جس کا نام ڈیوک تھا زنجیروں سے بندھا ہوا ہے ہوش موجود تھا۔ آپ کے بعد نواب زادہ آصف رضا اس کرنے میں تشریف فرمائے۔ اس کے بعد آپ جیپ پر بیٹھ کر واپس نور محل آئیں اور آپ نے بھروسی شدہ مجسہ نواب صاحب کو یہ کہ کر دے دیا کہ کوئی آدمی اسے واپس کر سکتا ہے۔ اور نواب زادہ صاحب نے اپنے خاص آدمی پاٹھوں کو بٹالیا اور پھر اس غیر ملکی کو آزاد کرنے کے ساتھ بیچ دیا اور خود اپنے خاص کرنے میں ملے گئے اس کے بعد اس غیر ملکی کے ہاتھ میں شریک ہونے کی بنا پر یا قاعدہ گرفتار کر دیا جائے گا اور آپ نے ہاتھ سیست دوسرے افراد کو قتل کیا اور پھر وہ نواب زادہ کرنے کے میں گیا وہاں اس نے نواب زادہ صاحب کو ہبے ہوش کر کے انہیں کری پر باندھا پھر انہیں ہوش دلایا۔ اس سے باہمیں کہیں اور پھر انہیں گولی مار کر وہ حوالی سے نکل گیا۔ آپ ناٹک ٹپ کے آدمی اسے لکاش کر رہے ہیں اس کا طیبہ بھی نواب زادہ کی حوالی کے ملوثوں سے معلوم ہو گیا ہے اور مجھے ٹک ہے کہ اس کا تعلق پرنسرو اسٹاٹس سے تھا اور پرنسرو اسٹاٹس برہا راست اس بھروسی میں ملوث تھیں۔ ہم آپ کے پاس اس نے آئے ہیں کہ آپ ٹک ناٹک نے سوٹکھ کر جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے مطابق آپ نے نواب زادہ آصف رضا کی ایسا پر مجسہ بھروسی کیا اور نواب زادہ آصف رضا کے آدمیوں کو دے دیا۔ جب طازہ میں کے

ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے فطری طور پر بھرم نہیں ہیں۔ کوئی دوسرے اس کے ساتھ ہی ناتینگر بھی اٹھ کر کھوا ہو گیا۔ آمنہ نے اثبات میں دقتی جذبائی فیصلے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے جو نکلے بھرسہ داہیں ہو گیا۔ اس لئے اب کوچوری کے الزام میں گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ سڑا دیا اور پھر وہ آمنہ کے یقینے پڑھنے ہوئے محل کے ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے دروازہ بند تھا۔ آمنہ نے بڑے مودباد انداز میں میران نے کہا۔

سیا۔ کیا جیف نائیگر صاحب بھی وعدہ کرتے ہیں۔ ..... آمنہ۔ لکھ دی۔  
نائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔  
لماں کی کچھ تباہات سنائے۔

جو کچھ گران صاحب نے کہا ہے میں آئندہ درست ہے میں صاحب کی لرخت ادا سناتی دی۔  
ناٹنگہرپ کاچیف ضرور ہوں لیکن اس کمیں میں ناٹنگہرپ۔ میں آئندہ ہوں انکل میرے ساقط علی گران صاحب اور ناٹنگہرپ  
گران صاحب کی خدمات حضوری طور پر حاصل کر رکھی ہیں اس۔ صاحب بھی ہیں۔ ایک انتہائی ضروری بلت کرنی ہے۔۔۔ آئندہ  
اک سوکھ کے لئے جو کچھ گران صاحب۔ انتہائی سخنیدہ لمحہ میں کہا۔

میں بیان دینے کے لئے خیال ہوں میں سب کچھ کو حق بتا دوں۔ خرکے انداز میں سمجھا گیا تھا اور ایک بڑی و فخری میز کے پیچے بڑے گی۔ آمد نے ایک طویل سانس لپٹھے ہوئے کہا۔

۔ بیان ہے نواب صاحب کے سامنے ہوگا اور ہر دو نواب صاحب اپنی پشت کی کرسی پر بینتے ہوئے ہوئے ۔ ان کے ملنے کا ذکر نہ کیا گی اور کافیات تکمیرے ہوئے ۔

نہیں سنی گے بلکہ آپ کو گرفتار کر کے لے جائیں گے۔ عمران کا بھیں۔ جسے اب صاحب نے ہری تھروں سے عمران اور ناعینگر کی طرف کہا۔

میں ان سے کہتی ہوں: ..... آمد نے اٹک کر کھوئے ہوتے ہوئے کھکھتے ہوئے کہا۔

نہیں انکل بلکہ انہوں نے تو مجھ پر بے حد ہمہ راتی کی ہے۔ آمد کا

پر نسرو اتنا اور پر نس کاچان دھوت پر آئے تھے۔ دنوں بی وابس ملے گئے رات گہری ہونے پر نواب زادہ آصف رضا پتے دش ساتھیوں کے ساتھ ملازمین کے احاطہ کے عقیبی دروازے کے باہر جیب پر فوجی میں جا کر اس سے ملی میں نے اسے ایک بار پھر دوکن کی کوشش کی لیکن وہ شماتا تو میں اس کے دو ساتھیوں کو ساختے کر فور محل کے عقیبی دروازے سے اندر داخل ہو کر ذخیرے والے کمرے میں پہنچی سارے خاتمی انتظامات کا مجھے علم تھا جو حاضر میں نے انہیں آف کیا اور پھر ذخیرے کے اندر جا کر سملائنا کہ مجرم اخفا کا اور اکر اس کے سامنے آدمیوں کو دے دیا اور خود پہنچ کرے میں چلی گئی۔ جس کو مجھے معلوم ہوا کہ دوچھو کیوں اڑاٹاک ہو گئے میں تو میں بے حد غمگرا گئی اور اس گھبراہست کی وجہ سے میں نے ملی مرحان کے بارے میں بتایا کہ وہ سیکریٹری ڈم ڈم بن کر آئے تھے اور ان کے ساتھی نسلیمان جو پرنس کاچان بن کر آئے تھے انہوں نے یہ کام کیا ہے پھر میں نے نواب زادہ آصف رضا سے بات کی تو میں نے مجھے اپنی حوالی میں بلا یا میں بھاں گئی تو بھاں میں نے دیکھا کہ اس نے ایک فری ملکی جس کا نام اس نے دیوک بتایا تھا سے ہو شی کے عالم میں زنجیروں سے قید کر رکھا تھا۔ نواب زادہ آصف رضا نے بتایا کہ اس غیر ملکی نے اسے مجرم ہو ری کرنے کے لئے کہا تھا اور اس کے عومن پہاں لاکھ روپے دینے کیے تھے۔ اب وہ زیادہ لاٹھ میں آگیا ہے کیونکہ اسے معلوم ہوا ہے کہ اس دیوک کا تعلق پالیٹکی پر نسرو اتنا سے ہے اور پر نزد کے ذریعے وہ

آمد رضا اور ان کے چھ ملازمین کے قتل کی اگونگی ابھی باقی ہے۔ مس آمد کے بیان سے ان کے قاتل یا قاتلوں کی گرفتاری آسان ہو جائے گی ورد دوسری صورت میں مس آمد گرفتار بھی ہو سکتی ہے۔ ..... مرحان نے اجتنائی سمجھیہ لمحے میں نواب صاحب سے خاطب ہو کر کہا تو نواب صاحب اس طرح حریت سے مرحان کو دیکھنے لگے جسے انہیں اپنی آنکھوں پر تھیں ہی شاہراہوں کہ مرحان جیسا مکرہ بھی اس طرح سمجھیہ اور باوقار ہو سکتا ہے۔

۰ مم جیار ہوں۔ آمد تم بیان دو اور جو کچھ ہے سب کہ ڈالو۔ ..... نواب صاحب نے آمد سے کہا تو اس نے اہلات میں سرلا دیا پھر مرحان نے پیپ کا بیٹن آن کیا اور آمد کو اٹھا رہ کیا تو آمد نے مرحان کی ہدایت کے مطابق بیان و خال شروع کر دیا۔ اس نے باقاہدہ حلف دینے کے بعد کہا کہ نواب زادہ آصف رضا بھوک کہ میرا کردن بھی تھا دولت کا بھاری تھا۔ وہ بھیشہ دولت کے مجھے بھاگتا رہتا تھا۔ میں نے اسے کہی بار کھایا یہیں وہ بازار نہیں آیا۔ اس روز جبکہ اس نے مجھے اپنی بہائی گاہ پر بیالیا اور مجھے کہا کہ اس نے ایک پارٹی سے وعدہ کر دیا ہے کہ جسے نواب صاحب کے ذخیرے سے مجرم کاٹا کر پارٹی کو دے گا اور اس سے بھاری رقم انجھے کر جسمہ وابس کر دے گا اس نے میں اس کام میں اس کی مدد کروں بھلے تو میں نے الٹا کر دیا یہیں جب اس نے منت سماحت کی اور حلف المعاکر وعدہ کیا کہ وہ دوسرے روز بھر وابس کر دے گا تو میں جیار ہو گئی یہ اس رات کا واقعہ ہے جس روز

لیجے میں کہا اور پھر فون کار سیور انعام کراہنگوں نے دو بیٹن پر میں کر رکھی۔  
سر جید الرحمن دفتر میں ہوں یا کوئی پر تھاں بھی ہوں میری ان  
سے قوری بات کراؤ..... بڑے نواب صاحب نے حکم داد لیجے میں  
دوسری طرف موجود اپنے فون سیکرٹری سے کہا اور پھر سیور رکھ دیا۔  
اگر اس میں لاڈوڑ ہے تو پرانے ہمراں فی اس کا بیٹن آن کر دیں۔  
حران نے سکراتے ہوئے کہا تو بڑے نواب صاحب نے اہلیات میں  
سر بڑاتے ہوئے لاڈوڑ کا بیٹن آن کر دیا۔ سجد الحسنی بھائی پر انھوں  
نے رسمور انعام دیا۔

میں ..... بڑے نواب صاحب نے کہا۔  
 سر عبدالرحمن صاحب سے بات کریں جاتی ہے ..... ایک مودودی  
 آواز سنائی دی۔  
 ہلے میں نواب احمد خان بول رہا ہوں ..... نواب احمد خان نے  
 کہا۔

- کیاں احمد نے تمہیں زیادہ جنگ کر دیا ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر جبار حسن کی عزتی ہوئی آواز سنائی دی تو گمراں ہے انخیار مسکرا دیا۔۔۔۔۔

- نہیں جبار حسن میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ میں تم سے محفوظ رکنا پڑا تھا گمراں بٹیا تو اچھائی ذمہ دار اور کھدا رلا کا ہے۔۔۔۔۔ اس سے بھلے میں نے اس کی تم سے ملکتست کی تھی میں اس پر دل محفوظ رکھا، ہوں۔۔۔۔۔ جبے نواب صاحب نے کہا۔۔۔۔۔

اس بھے کے کروڑوں روپے حاصل کر سکتا ہے وہ اس ڈیوک کو ہلاک کر دننا پاہتا تھا لیکن میں نے اسے منع کیا اور سمجھایا کہ اس طرح « گہری دلدل میں پھنس جائے گا۔ وہ مجرم و اپس کر دے اور اگر اسے دوست چلہتے تو میں اسے دے دوں گی چنانچہ میں نے اسے پھاس لا کر روپے دینے کا وعدہ کیا تو اس نے مجرم بھجے و اپس کر دیا اور اس غیر علی کو چھوڑ دینے کا وعدہ کر لیا۔ میں مجرم نے کر داپس آگئی اور میں نے مجرم بڑے نواب صاحب کو دے دیا۔ پھر بھجے اطلاع ملی کہ نواب زادہ آصف رضا کو ان کے ملازمین سمت ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے بھاں کے ایک ملازم کو ہلاک کر پوچھ چکی تو اس نے بھے بتایا کہ = قتل وقارات اس غیر علی ڈیوک نے کی ہے لیکن میں خاموش ہو گئی اور اب اپنی مردھی سے یہ بیان دے رہی ہوں تاکہ اصل حقائق جانتے آ جائیں..... میں آصف نے بیان فرم کیا تو نواب صاحب نے اپنا بیان میں کہا یا پھر ناٹیگر کے لئے ہوئے بیان پر دستخط کر دیتے۔

اب اپ فون اٹھا کر ڈینی سے بات کریں اور انہیں ساری بات  
بیانیں وردہ وہ میری واپسی پر مجھے کوئی مار دیں گے..... مران نے  
میپ اٹھا کر واپس جیب میں رکھتے ہوئے سکرا کر کہا۔  
ہاں میں کر دیا ہوں فون اور میں شرمند ہوں کہ میں نے جیسیں  
اور چہارے ساتھی کو بر اجلا کیا میں مخذالت خواہ ہوں میرے دراصل  
وہ دنگان میں بھی نہ تھا کہ آصدہ اور نواب زادہ آصف رضا بھی اس  
حکایتے میں ملوث ہو سکتے ہیں..... نواب صاحب نے مخذالت خواہ بڑے

حقیقی مختار لکھو ڈالوں لیکن ذیلی آپ کو تو چہ ہے کہ آج کل کی  
ہمہ نگانی کے دوسریں تحقیق پر بھی جزا سرمایہ غرقہ کرنا پڑتا ہے۔ عمران  
کی زبان روایاں ہو گئی تھیں۔

بکواس مت کیا کرو تم واقعی الحق ہو سمجھے۔ نہ جگد ویکھتے ہو نہ  
وقت اور اپنی بکواس شروع کر دیتے ہو۔ مجھے بتاؤ کہ سب کچھ تم نے  
کیسے معلوم کیا اور وہ بھی اتنی جلد۔ سر عبد الرحمن نے اہتمامی  
غصیلے لمحے میں کہا۔

قسم لے لیجئے جو میں نے معلوم کیا ہو یہ سارا کیا دھرا اس چیز  
آف نائگر شرب کا ہے۔ وہ واقعی نائگر ہے۔ اب سدر مردود گیا ہے  
لیکن ابھی اس کی سوٹھیتے والی جبلت کروز نہیں ہوئی۔ بھس طرح  
بھگل میں نائگر، درسے لپٹنے شکار کی بو سوٹھیتے اس طرح یہ بھی  
دور سے ہی قاتلوں اور ان کے اداویوں کی بو سوٹھیتے اور پھر اس  
ذرا سی غواہت سے کام لیتا ہے اور لیکن مکمل ہو جاتا ہے۔ عمران  
نے کہا۔

شٹ آپ یو ناسن۔ ہونہہ اب تم مجھے بھی بے وقوف بنانا  
چلتے ہو۔ سر عبد الرحمن نے پھاز کھانے والے لمحے میں کہا۔  
اوه نہیں ذیلی میری کیا جرأت کسی کو کچھ بنا سکوں یہ کام تو انہ  
تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے میں وہی بھس کو جو چاہتا ہے بنا دتا  
ہے۔ عمران نے بڑے مقصوم سے لمحے میں کہا تو دوسری طرف  
رسیور پچھے بانے کی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے

کیا اس نے تم پر بیو الور تو نہیں نکال رکھا۔ دوسری طرف  
سے سر عبد الرحمن کی حریت بھری آواز سنائی دی۔  
نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ اس نے اپنی سے پناہ فہانت سے  
سارے لکھیں کی کتحی ہی سلحدادی ہے۔ بڑے نواب صاحب نے  
مسکراتے ہوئے کہا۔

کتحی سلحدادی ہے کس کیس کی کیا مطلب۔ سر عبد الرحمن  
نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو بڑے نواب صاحب نے آمد  
کے بیان کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

اوه۔ اوه تو یہ سلسلہ تمہارے کیا عمران موجود ہے ہمہاں۔ سر  
عبد الرحمن نے کہا۔  
ہمہاں کیا تم اس سے بات کرنا پڑتے ہو۔ بڑے نواب صاحب  
نے کہا۔

ہم بات کراؤ میری اس سے یہ سب کچھ اتنی جلد اس نے کیے کر  
لیا۔ سر عبد الرحمن نے حریت بھرے لمحے میں کہا اور بڑے نواب  
صاحب نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

السلام علیکم در حمد اللہ و برکاتہ۔ ذیلی میں آپ کا احمد بن علی  
عمران بول رہا ہوں ولیے ماہرین نفیت نے بعد تحقیق تو سمجھی کی  
ہے کہ فہانت اور حماقت کسی بھی انسان کو درافت میں طلقی ہے لیکن  
آپ کو اور اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے مجھے ان ماہرین نفیت سے شدید  
اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ اس موضوع پر ایک

رسیدہ الیں بلطف نواب صاحب کی طرف پڑھا دیا۔  
جہیں لہا دلاسے اس طرح مذاق نہیں کرنا چاہئے وہ اچھائی  
نہیں آدمی ہیں۔..... جسے نواب صاحب نے رسیدہ کے کے اسے  
کرپل پر رکھتے ہوئے سکرا کر کہا۔

مس آصد سے مذاق نہیں کر سکتا کیونکہ اماں بی کی بھاری بھرم  
جو یوں سے ڈرگتا ہے جن کا حکم ہے کہ تا ہرم ہوتوں سے بات کرنا  
بھی گناہ ہے مذاق توہست دور کی چیز ہے آپ سے اس نے نہیں کر سکتا  
کہ ڈینی چجے گولی بانے کے لئے چیار ہو جائیں گے۔ ڈینی سے کروں  
تو اپ تارا فیں ہو جاتے ہیں اور تائیگر ابھی سدھا ہی نہیں ہے کہ مذاق  
بداثت کر سکے اس نے ایک ہی جنہے مارتا ہے اور اپنا کام تمام ہو جاتا  
ہے جب کہ ماہرین صحت کہتے ہیں کہ مذاق کرنے والے آدمی کی مر  
ٹوبیل ہو جاتی ہے اسے بلپر پریٹر نہیں ہوتا دل کا دودہ نہیں ڈرتا اس  
کے خون میں کو سزاں کی سطح بلند نہیں ہوتی لیکن اب ان ماہرین  
صحت کو یہ کون بتائے کہ یہ سب کچھ توہوتا ہے لیکن مذاق آدمی کس  
سے کرے۔..... غرمان نے ایک بار پر سلسہ بولتے ہوئے کہا تو  
بڑے نواب صاحب بے اختیار ہنس پڑے۔  
ان ماہرین صحت سے ہی کریا کردا۔..... بڑے نواب صاحب نے  
ہنسنے ہوئے کہا۔

وہ فوراً کوئی شکوئی نہیں آمدی بھاری نکال کر ماہرین نفیات کو  
کسی ٹرانسٹر کر دیں گے کیونکہ ان کے نزدیک مذاق کرنا اور بہتنا بھی کر

نفیاتی بھاری ہے اور اس کا لیقٹنگ کوئی سبا ساطھی نام بھی ہو گا جسے سن  
کر ہی آدمی نفیاتی مریض ہن جائے۔..... غرمان نے بڑے مخصوص  
سے لچھے میں جواب دیا اور اس بار بڑے نواب صاحب کے ساتھ ساتھ  
خاموشی بخشی ہوئی آصد بھی ہنس چڑی۔

لچھے اب ان محترمہ کا بلپر پریٹر نارمل ہو گیا ہے اس نے اب بھیں  
اجازت۔..... غرمان نے سکراتے ہوئے کہا۔

ارے یعنی تم تو واقعی ہے حد خوبصورت باتیں کرتے ہوئے۔  
بڑے نواب صاحب نے کہا۔

خوبصورت باتوں والا کھاد تو الگ ہے وہ تو میں نے کھوا ہی  
نہیں ہے ورنہ ملک میں سامان آرائش کی قلت بھی ہو سکتی ہے۔  
غرمان نے جواب دیا تو بڑے نواب صاحب بے اختیار اچھے مار کر ہنس  
پڑے۔

اچھا کون سی وہ خوبصورت باتیں ذرا ہم بھی تو سیں۔..... بڑے  
نواب صاحب نے کہا۔

یہ باتیں کہ سلسلہ گھبے کی ایسی کیا اہمیت ہے کہ اس کے لچھے  
پر نسرو دانتا اس طرح پاگل ہو رہی ہے۔..... غرمان نے کہا تو بڑے  
نواب صاحب بے اختیار اچھل پڑے۔

پر نسرو دانتا۔ کیا مطلب یہ پر نسرو دانتا در میان میں کہاں سے  
آگئی۔..... بڑے نواب صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

آپ نے مس آصد کا بیان سن بھی اور تحریری بیان پر دستخط بھی کر

دیئے یعنی آپ نے یہ نہیں سن کر اس ڈبوک کے بیچے پر نسرو اتنا کا ہاتھ ہے۔..... میران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بڑے نواب صاحب کا سنا جرت سے کھل ساگیا۔

"اوه اوه تو یہ بات ہے۔ اوه تو وہ اسی لئے میرے پاس آئی تھی اب مجھے یاد آتا ہے کہ اس نے پورے ذخیرے میں سے سملتا کا مجرم ہی انھا کر خاص طور پر دیکھا تھا۔..... بڑے نواب صاحب نے اشیات کے انداز میں سرطاتے ہوئے کہا میں اپنیں اصل بات کی اب بھی آئی ہو۔" یہ سارا کھلیل پر نسرو اتنا کا ہے ہے بڑے نواب صاحب اور اس کا مقصد سملتا کا مجرم حاصل کرنا ہے۔ تواب زادہ آمنہ رضا تو خواجوہ لاخھیں اگر در میان میں الکار بن گئے اور انہیں بیاں کر دیا گیا ہے کہ میں آخذ مجرم داپس لے آئی تھیں اور یہ بھی بتا دوں کہ اب وہ دوبارہ اس مجھے کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

میران نے اس بار اچھائی سمجھیہ مجھے میں کہا۔ "تم درست کہ رہے ہو یعنی اب اگر وہ بہاں آئے تو ان کی رو میں حاصل کیا اور وہ اسے لے کر پر نسرا کے پاس بھیج گیا یعنی پر نسرا نے اس کیا کیا اس کی اسے اچھائی کم قیمت دی جس پر اس کا ٹھنڈے احتجاج کیا تو اسے دھنے دے کر بھیجا دیا گیا۔ وہ بے چارہ وہاں پالیٹ میں سیکر سکتا تھا اس نے روتا پینتا وہیں آگیا۔ پر نسرا جس بہاں آئی تو وہ ہونل پلازو میں نصیری۔ ہونل پلازو کے ڈائٹنگ ہال میں پر نسرا موجود تھی کہ وہ ڈبلر بھی اپنے ساتھی سیست وہاں بھیج گیا اور اس نے شاید یہ بھی کہ کہاں پا کیشیاں پر نسرا کا کیا بکار سکے گی اس سے باقی رقم

پاس ہے لیکن بھرنا تھا دیوی کے مجھے کا آج تک پتہ نہیں چل سکا یعنی جب تک دونوں مجھے کسی کے پاس نہ ہوں وہ تحریر نہیں کھو سکتا اور جب تک وہ تحریر نہ پڑھی جائے تو تک پر سام خزادہ نہیں مل سکتا۔..... بڑے نواب صاحب نے کہا تو میران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اسی لئے پر نسرا اس سملتا کے مجھے کے بیچے بہاں آئی ہے کیونکہ بھرنا تھا دیوی کا مجرم اس نے بھٹے ہی حاصل کر رکھا ہے۔..... میران نے کہا تو بڑے نواب صاحب ایک بار پر اچل چڑے۔

کیا۔ کیا مطلب کیا پر نسرا کے پاس بھرنا تھا دیوی کا مجرم ہے۔ یہ کسی مکن ہے میں نے اسے بہت تلاش کیا یعنی اس کا کہیں سراغ پہیں مل سکا۔..... بڑے نواب صاحب نے کہا۔

جس طرح سملتا کا مجرم آپ کے پاس ہے اسی طرح بھرنا تھا دیوی کا مجرم پا کیشیاں ہی تھا۔ نوادرات کے ایک بڑے ڈبلنے اسے حاصل کیا اور وہ اسے لے کر پر نسرا کے پاس بھیج گیا یعنی پر نسرا نے سے مجرم لے کر اس کی اسے اچھائی کم قیمت دی جس پر اس کا ٹھنڈے احتجاج کیا تو اسے دھنے دے کر بھیجا دیا گیا۔ وہ بے چارہ وہاں پالیٹ میں سیکر کر سکتا تھا اس نے روتا پینتا وہیں آگیا۔ پر نسرا جس بہاں آئی تو وہ ہونل پلازو میں نصیری۔ ہونل پلازو کے ڈائٹنگ ہال میں پر نسرا موجود تھی کہ وہ ڈبلر بھی اپنے ساتھی سیست وہاں بھیج گیا اور اس نے شاید یہ بھی کہ کہاں پا کیشیاں پر نسرا کا کیا بکار سکے گی اس سے باقی رقم

طلب کی جس پر پرسہ کے حکم پر اس کے باہمی گارڈ نے اس آدمی کو گولی مار دی اور یہ ظاہر کر دیا کہ وہ مگن پو اسٹ پر پرسہ کو بھرے ہوئے سے اخواز کرتا چاہتا تھا اس نے باقی گارڈ نے اسے گولی مار دی ہے۔ سچوں پر نسری شخصیت دی وی آئی ہی ہے اس نے ہوئی والوں نے بھی اس کا ساتھ دیا یا شاید انہیں اصل حالات کا علم نہ تھا یا بھی ہو سکتا ہے کہ اس مقتول نے واقعی حماقت میں ایسی کوشش کر دی تھی، ہو۔ پر حال وہ مارا گیا اس طرح بھرنا تھا دیروی کا بھر سچی طور پر پرسہ کی علیت میں پہنچ گیا۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے سیپرنسر تو اجتنائی طرف ناک حورت ہے۔ پر ہر ہے نواب صاحب نے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے بھرے پر یک لفٹ اجتنائی خصیٰ کے ہاتھ ابھر آئتے تھے۔ آئندہ بھی حیران ہو کر عمران کی طرف دیکھتے گی۔ نائگر کے بھرے پر بھی ایسی ہی آثار تھے جیسے ان سب کو عمران کی طرف سے اس جواب کی توقع بھی نہ تھی۔

”کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ یہ کچھے مکن ہے نہیں میں اپنی جان تو دے سکتا ہوں لیکن اپنا نادر کسی کو نہیں دے سکتا۔ الیسا تو سوچتا بھی سیڑے نزدیک حماقت ہے۔..... ہر ہے نواب صاحب نے کہا۔

”نواب صاحب آپ کے پاس سملکا کا جو بھر ہے وہ نقلی ہے۔ آپ نقلی پر کھڑے ہوئے کیا کریں گے۔..... عمران نے من بناتے ہوئے کہا تو نواب صاحب نے بے اختیار ہوتے پہنچنے۔

”میں جسیں گوئی بھی مار سکتا ہوں کچھے۔ لیں تم طے جاؤ نے کہا۔

ہے اور آپ کو اس کا عالم ہی نہیں ہو سکا۔ بہر حال جو مجرم اس وقت  
آپ کے ذمیتے میں ہے وہ نقلی ہے آپ مجرم ملکوائیں میں ابھی آپ  
کے سامنے اسے ثابت کر دیتا ہوں۔۔۔ عمران نے اپنائی سنبھیوں لمحے  
میں کہا۔۔۔

” میں اسے ثابت کر سکتا ہوں ابھی اور اسی وقت۔۔۔ عمران نے  
صاحب نے کہا اور انھوں کی تیر ترقیم الحادت کر کے کی اندر ورنی دیوار میں  
موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

” کیا آپ درست کہ رہے ہیں عمران صاحب نیکن انقل تو ان  
معاملات میں بے حد وحی ہیں۔۔۔ آمنہ نے کہا۔۔۔

” ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اصلیت کیا ہے۔۔۔ عمران نے  
سکرکاری شہرت رکھتے ہیں اور ان کے دینے ہوئے سرمیتیت کو پوری  
دیبا کے عجائب گھروں اور نوادرات ڈیل کرنے والی فرمومیں  
ایضاً قابلِ اعتقاد تھا جاتا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔۔۔

” میں نے بھی بھی آپ کو بتایا تھا کہ مجھے زندہ اور جدید نوادرات کا  
شقق ہے۔۔۔ مردہ اور قدیم نوادرات کا شوق سرے پر نس آف کاچان کو  
ہے۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو آمنہ بے اختیار سکرا  
دی۔۔۔

” آپ کی شخصیت، اقیٰ اس قابل ہے کہ آپ کے ذمیتے میں  
 شامل ہو جاتا چلتے۔۔۔ آمنہ نے کہا۔۔۔

” ذمیتہ لا جوں والا قہبہاں ایک نوادر کے حصول کے نئے سرٹیک  
جبلیں ہو گیا ہے یا دوسری صورت یہ کہہاں اسے تبدیل کر دیا گی۔۔۔

نواب صاحب نے جملے خاموش رہنے کے بعد کہا۔۔۔

” جی ہاں مجھے معلوم ہے کہ وہ نوادرات کی پرکھ کے سلسلے میں میں  
ایضاً قابلِ اعتقاد تھا۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔۔۔

نواب صاحب نے جملے خاموش رہنے کے بعد کہا۔۔۔

” میں اسے ثابت کر سکتا ہوں ابھی اور اسی وقت۔۔۔ عمران نے  
صاحب کے ہمراہ پر نکوت فسے کی بجائے حریت کے  
کھڑاں اپنے آئے۔۔۔

” ڈاکٹر ارشاذ ان کو جانتے ہو۔۔۔ اطابی کے ڈاکٹر ارشاذ ان کو تیرے  
نواب صاحب نے جملے خاموش رہنے کے بعد کہا۔۔۔

ہے اور آپ کو اس کا عالم ہی نہیں ہو سکا۔ بہر حال جو مجرم اس وقت  
آپ کے ذمیتے میں ہے وہ نقلی ہے آپ مجرم ملکوائیں میں ابھی آپ  
کے سامنے اسے ثابت کر دیتا ہوں۔۔۔ عمران نے اپنائی سنبھیوں لمحے  
میں کہا۔۔۔

” میں اسے ثابت کر سکتا ہوں ابھی اور اسی وقت۔۔۔ عمران نے  
صاحب نے کہا اور انھوں کی تیر ترقیم الحادت کر کے کی اندر ورنی دیوار میں  
موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

” کیا آپ درست کہ رہے ہیں عمران صاحب نیکن انقل تو ان  
معاملات میں بے حد وحی ہیں۔۔۔ آمنہ نے کہا۔۔۔

” ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اصلیت کیا ہے۔۔۔ عمران نے  
سکرکاری شہرت رکھتے ہیں اور ان کے دینے ہوئے سرمیتیت کو پوری  
دیبا کے عجائب گھروں اور نوادرات ڈیل کرنے والی فرمومیں  
ایضاً قابلِ اعتقاد تھا جاتا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔۔۔

” میں نے بھی بھی آپ کو بتایا تھا کہ مجھے زندہ اور جدید نوادرات کا  
شقق ہے۔۔۔ مردہ اور قدیم نوادرات کا شوق سرے پر نس آف کاچان کو  
ہے۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو آمنہ بے اختیار سکرا  
دی۔۔۔

” آپ کی شخصیت، اقیٰ اس قابل ہے کہ آپ کے ذمیتے میں  
 شامل ہو جاتا چلتے۔۔۔ آمنہ نے کہا۔۔۔

” ذمیتہ لا جوں والا قہبہاں ایک نوادر کے حصول کے نئے سرٹیک  
جبلیں ہو گیا ہے یا دوسری صورت یہ کہہاں اسے تبدیل کر دیا گی۔۔۔

نواب صاحب نے جملے خاموش رہنے کے بعد کہا۔۔۔

” جی ہاں مجھے معلوم ہے کہ وہ نوادرات کی پرکھ کے سلسلے میں میں  
ایضاً قابلِ اعتقاد تھا۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔۔۔

نواب صاحب نے جملے خاموش رہنے کے بعد کہا۔۔۔

” میں نے اصل ہونے کا سرمیتیت دیا ہے۔۔۔ اب  
یو لو۔۔۔ نواب صاحب نے کہا۔۔۔

” کیا آپ نے انہیں مجرم بیچ کر ان سے سرمیتیت حاصل کیا تھا  
انہیں ہبھاں بلوایا تھا۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔

” نہیں میں نے مجرم بیچ کر ان سے سرمیتیت بیا تھا۔۔۔ بہر  
نواب صاحب نے کہا۔۔۔

” تو پھر وہ اصل مجرم یا تو انہیں نے رکھا یا ہے یا پھر راستے میں  
جبلیں ہو گیا ہے یا دوسری صورت یہ کہہاں اسے تبدیل کر دیا گی۔۔۔

کا جو مجس دیکھا تھا اس کے سر جزو کی لکیر تھی اسی لئے تو اسے نقلی کہ رہا تھا۔ آپ کی مہربانی کہ آج آپ نے میری سلومنات میں اچھائی فتحی اضافہ کیا ہے لیکن میرا خیال اب بھی بھی ہے کہ آپ یہ مجس پر نسرا کو دے دیں۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ پرنسروں سے آپ کو صرف سلسلہ کا بلکہ اس بھرنا تھا دیوبی کا مجس بھی لا کر دے دوں گا۔..... مران نے کہا۔

اب میں اسے ایسی جگہ رکھوں گا کہ جہاں سے دیا کی کوئی طاقت

اسے حاصل نہ کر سکے گی۔..... جسے نواب صاحب نے کہا۔

- تو پھر میں اجازت دیجئے۔..... مران نے کہا اور انھوں کووا ہوا اور

پھر جسے نواب صاحب اور آمذنے مل کر مران نائیگر سیست کار میں

بیٹھ کر تو عمل سے باہر آگیا۔

- باس آپ نے نائیگر شہر کے کاظفات بھی حیدر کرنے اور مجھے

بھایاںکھ نہیں۔..... نائیگر نے کارے نور محل سے باہر نکلے ہی کہا۔

سچھی تو شہر تھا جس میں نائیگر کو پہنچانا تھا۔..... مران نے

جواب دیا اور نائیگر بے اختیار کھلکھلا کر پنس پڑا۔

وئیسے سچھے سر عبد الرحمن کے سامنے بولتے ہوئے واقعی مجتب سا

گہ بھا تھا اور میں دل میں شرمندہ بھی ہو رہا تھا کہ کہاں میں اور کہاں

وہ۔..... نائیگر نے کہا تو مران بے اختیار سکردا دیا۔

میں نے بھٹلے فون کر کے سلمون کریا تھا کہ ڈینی سوپر فیاض کے

ساتھ پہاں گئے ہیں اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ ڈینی نے کسی صورت

بھی یہ بات نہیں ماننی کہ آمذن یا نواب زادہ آسف رشا اس میں طوث

نہیں میں یہ رسک کسی صورت بھی نہیں لے سکتا ایم ایم سوری

یہ میری بجوری ہے۔..... نواب صاحب نے صاف اور دو ڈیوک لے

تھیں جو اب دیتے ہوئے کہا۔

- مس آمذن نے جو مجرم بجوری کیا تھا کیا وہ اصلی تھا یا نقلی۔-

مران نے اچانک ایک خیال کے تحت بوجھا۔

- اصلی چوری ہوا تھا نقلی ہو جاتا تو مجھے اس قدر پر بیان ہونے کی

کیا ضرورت تھی۔..... جسے نواب صاحب نے کہا۔

- اس کا مطلب ہے کہ اصلی بھی آپ اسی ذخیرے میں رکھتے

ہیں۔..... مران نے کہا۔

- اس ذخیرے کے سچھے ایک اور خفیہ کردہ ہے جس کا عالم میرے

علاءہ صرف آمذن کو ہے اس میں یہ ٹھیکے اور ان کے سرٹیفیکیٹ گورڈ

حالت میں رکھے جاتے ہیں تاکہ یہ امداد ازمانہ سے محظوظ رہیں۔..... جسے

نواب صاحب نے کہا۔

- اوہ اسی لئے ڈیوک کو نواب زادہ آسف رشا کی خدمات حاصل

گری چیف نائب کے لوگ واقعی جیل کی نظر رکھتے ہیں سچاچے  
چیف نے صاف انکار کر دیا جس پر عموراً مجھے اعجازی تخفیم بنانے کی  
جانی بھرنی پڑی اسر طرح نائیگر نسب نایی تخفیم دبودیں آئی۔ البتہ یہ  
تخفیم اس لحاظ سے منفرد حیثیت رکھتی ہے کہ اس تخفیم کے چھوٹی سے  
لے کر چیف بھک ایک ہی آدمی ہے۔ البتہ چیف اعجازی طور پر کسی  
بھی وقت کسی بھک کیس میں کسی بھی آدمی کی خدمات اعجازی طور پر  
ہائز کر سکتا ہے اور وہ قربانی کا بکر ایس ہی ہوں اس نے نائیگر نسب  
کے چیف کی نظر، بھی بھک ہی پڑیں سچاچے اب میں بے چارہ اعجازی  
طور پر نائیگر نسب کا اعجازی بن کر دھکے کھاتا پڑ رہا ہوں۔ ..... غرمان  
کی زبان چل پڑی در بنا نیکر بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ اب وہ ساری  
بات بھج گیا تھا کہ یہ تخفیم غرمان نے صرف سر عبد الرحمن کی بخشی  
سے کیں نکلتے۔ کے لئے چیف کو کہہ کر بتوانی ہے ورنہ گاہر ہے کیس  
سرکاری طور پر وہار سے نکل سکتا تھا۔  
اب آپ کا بکر پروگرام ہے۔ ..... نائیگر نے جلدی خاموش رہنے  
کے بعد پوچھا۔

اس ذیوک کا کلاش کر دوہ بہر حال تو اب زادہ آصف رضا اور اس  
کے طالبوں کا قائل ہے اور قائل کو اس کی سزا ملنی چاہئے اس کے  
ساتھ ساتھ اس پر نسرا کی بھی نگرانی کرائی پڑے گی کیونکہ وہ واقعی  
دوبارہ تمد کرے گی اور اب میں اس کی سرگرمیوں سے واقع رہنا  
چاہتا ہوں ورنہ گئے خدا شہ ہے کہ اس پار نواب زادہ آصف رضا کی

ہیں خاص طور پر اس نے کہا اس آمد نے ہٹلے مجھے اور سلمان کو براہ  
راست اسی میں ملوث کر دیا تھا اور بھر آمد نے بھی ذیہی یا سوپر فیاں  
کے سامنے کبھی اعتراف جرم نہیں کرتا اس نے مجھے چیف سے بات  
کرنی پڑی اور چیف نے صدر مملکت سے کہ کہ کیس نزول اشیلی  
ہنس سے اپنے ہاتھ میں لے لیا اس طرح معاملات سیئے ہو گئے۔  
غمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
یہیں نائیگر نسب نام کی تو گاہر ہے کوئی تخفیم نہیں ہے بھر  
چیف نے اس تخفیم کا ذکر کافی ذات میں کیے کر دیا۔ ..... نائیگر نے  
کہا۔

چیف کے سامنے بھی ہلکن تھی کہ نزول اشیلی ہنس سے کسی  
لے کر کے دیا جائے کیونکہ سکرٹ سروس اس کیس کو ہاتھ میں نہ  
لے سکتی تھی۔ فور مدار کے دامہ کار میں بھی یہ قتل و غارت اور  
نوادرات کی چوری وغیرہ نہیں آئی کیونکہ یہ سماجی برآمدے کے دامہ میں  
نہیں آتا۔ اس پر میں نے انہیں تجویز پیش کر دی کہ وہ ایک ایسی تخفیم  
بنادیں جو اجتماعی بیچیدہ قتل وغیرہ پر کام کر سکے یہیں چیف نے کہا کہ وہ  
اپنے کسی آدمی کو اس میں شامل نہیں کر سکتے تو میں نے جہاد امام  
پیش کر دیا یہیں چیف نے کہا کہ وہ جمیں اعجازی طور پر تو رکھ سکتے  
ہیں تھواہ یا گوارا الاؤ اس نہیں دے سکتے۔ ورنہ چیف کا خیال تھا کہ  
جہادے نام پر میں یہ سب کچھ دھوکہ کر لوں گا۔ مسئلہ بھی کچھ انتہا ہی  
تھا میں نے سچا تھا کہ ٹھوکی ہہانے ہر ماہ کچھ دال دیں ہو جایا کرے گا

طرح آمدہ اور ہرے نواب صاحب اس کے ہاتھوں بلاک نہ ہو جائیں۔  
تم ذیوک کو کلاش کرو پر نسری نگرانی کے لئے میں ارباب کی ذیوٹی  
نگاون گا۔ اس کے پاس اپنے لوگ موجود ہیں جو اچھے انداز میں یہ کام  
کر سکتے ہیں۔..... مران نے کہا تو نائگر نے اہلتوں میں سر بلاد دیا۔

دارالحکومت کی نو تعمیر شدہ بجید اور اجتماعی و سین و عربیں کو نصیوں  
پر مشتمل یہ تاؤن کی ایک اجتماعی شاندار کوئی تھی کے کمرے میں پرنسپ  
و انتاراہبہت کے ساتھ یعنی ہوتی تھی اس نے ہوشیار پڑاکہ کی رہائش  
ترک کر کے یہ کوئی اپنی رہائش کے لئے منتخب کرنی تھی اور ساتھ ہی  
اس نے ایک مقامی کمپنی کی مدد سے خدمت گار گورتوں اور مردوں پر  
مشتمل ایک پورا گردہ بھی بھاں مسکوا یا تھا جس میں ہر قسم کے  
طلاز ہیں تھے جسی کہ سکورٹی کے لئے دس سلے اور اجتماعی چاک وہجہ بند  
گاڑہ بھی شامل تھے۔

ذیوک کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا ہے یا نہیں۔..... راہبہت  
نے پرنسپ سے مخاطب ہو کر کہا۔  
ذیوک نے راہبہت کیا تھا اس نے تفصیل بتانے کی کوشش کی تھی  
لیکن میں نے اس فون پر بہت کرنے سے منع کر دیا تھا اور ہمیں بلو ایسا

تحا۔ اب وہ آئے ہی والا ہو گا۔ میں نے سکر فی والوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ جسے ہی بھائی تھے اسے میرے پاس بیٹھ دیا جائے۔۔۔ پرنر نے حواب دیا۔

”لیکن ڈیوک نے یہ بتایا ہے کہ وہ مجرم لے کر واپس کیوں نہیں گی۔۔۔ رابرٹ نے حریت ہمرے لئے مجھے میں کہا۔

”اس نے مجرم حاصل کر دیا تھا لیکن پھر انہاں کچھ چل گیا۔ بہر حال تفصیل وہ خود اکر باتے گا۔۔۔ پرنر نے حواب دیا اسی لمحے کرے کے دروازے پر دھک ہوئی۔

”لیکن کم ان۔۔۔ پرنر نے بھوک کر کیا تو دروازہ کھلا اور ایک ستائی نوجوان اندر داخل ہوا تو پرنر اور رابرٹ دونوں ہے اختیار اچھل پڑے۔

”تم۔۔۔ تم کون ہو اور بھائی اس طرح کیسے داخل ہوئے۔۔۔ پرنر نے اجھائی حریت ہمرے لئے میں کہا تو رابرٹ نے بھالی کی تیزی سے جیب سے روپا اور نکال دیا۔

”میں ڈیوک ہوں ہرہائی نس اور مقامی پولیس ایجنسیوں سے چیزوں کے لئے سیک اپ میں ہوں۔۔۔ آئے والے نے سر جھکاتے ہوئے ہواب دیا تو پرنر اور رابرٹ دونوں کے سامنے ہوئے پھرے ملکت دھیلے پنگئے۔

”جا کر سیک اپ صاف کرواد رہتا۔۔۔ پرنر نے کرخت لمحے میں کہا تو ڈیوک نے ایک بار پھر سر جھکایا اور تیزی سے مذکور کرے سے

باہر چلا گیا۔

”مقامی ایجنسیوں سے چیزوں کا مطلب ہے کہ یہ جو ری خاصی ہے نگاہ خرچ ناہست ہوتی ہے حالانکہ عام طور پر تو ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

”وہاں نور محل میں دیجو کیدار بھی قتل ہوئے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ بھاگ دوڑ ہو رہی ہو اور چونکہ ہرے نواب صاحب بھائی کے ہرے باڑا آدی ہیں اس لئے انہوں نے بھی اعلیٰ حکام سے بات کی ہو گی۔۔۔ پرنر نے ہواب دیا اور رابرٹ نے ایجاد میں سرطا دیا۔ پھر تکریباً میں مت بحد دروازے پر ایک بار پھر مذہب اندرا میں دھک ہوئی۔

”میں کم ان۔۔۔ پرنر نے اوپری آواز میں کہا۔ دوسرا لمحہ دروازہ کھلا تو ڈیوک اپنی اصل شکل میں اندر داخل ہوا۔۔۔

”بیٹھو۔۔۔ پرنر نے کہا تو وہ مذہب اندرا میں سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تم اپنے مشن میں ناکام رہے ہو۔۔۔ پرنر نے ایچے لمحہ میں کہا جسے وہ بات کرنے کی بجائے کوڑا مار رہی ہو۔۔۔

”میں سزا مجھے کئے تیار ہوں ہرہائی نس۔۔۔ ڈیوک نے سر جھکاتے ہوئے ہواب دیا۔

”تفصیل بتاؤ کہ ہم فیصلہ کر سکیں۔۔۔ پرنر نے بھلے بیٹھ میں کہا۔

چاہکنا ورد پولیسی گرفتار کر لیجے ہے تو نواب زادہ آصف رفانے مجھے  
ٹھہرا لیا کہ میں مجھے سیست سیج سرے چلا جاؤں بھروسہ بھونک میری  
تحویل میں تھا اس لئے میں مطمئن ہو گی۔ پھر میں بھروسہ سیست ایک  
ٹھیکہ کرے میں اندر سے دروازہ لاک کر کے اور ہر طرف سے سلی کر  
کے سو گیا ہیں پھر ہب میری آنکھیں کھلیں تو میں ایک کرے کی دیوار  
کے ساتھ دنیبوں کے ساتھ جکڑا ہوا تھا اور نواب زادہ آصف رفانہ  
میرے سامنے موجود تھا۔ میں ہے حد حیران ہوا۔ پھر پتے چلا کہ نواب  
زادہ آصف رفانے یہ مرکت ہبی رقم حاصل کرنے کے لئے کی ہے۔  
بہر حال میں نے اسے چکدے کر مطمئن کر دیا تو اس نے مجھے بہا کر  
کے لپٹے ایک طازم کے ساتھ دار الحکومت جانے کا حکم دے دیا اور خود  
وہ لپٹے کرے میں چلا گیا۔ سلی طازم کو کور کرنے میں کچھ درگ  
گئی۔ پھر میں نے دہاں موجود چند افراد کو ہلاک کیا اور اس کرے میں  
داخل ہو گیا جہاں نواب زادہ آصف رفانہ موجود تھا میں پھر پتے چلا کہ  
نواب زادہ آصف رفانے آصف بھروسہ اس لئے واپس لے گئی ہے کہ نور  
مل میں مجھے کی چوری کے دوران دوچو کیدار ہلاک ہو گئے میں اور  
سنزل اشیلی جس کی نیم دہاں انکھوں تھی کر رہی ہے اور آصف خوف زدہ  
ہو گئی تھی۔ اس نے نواب زادہ آصف رفانہ کو ہلاکھلا کر اس سے  
بھروسہ واپس لے لیا اور جا کر نواب صاحب کو دے دیا۔ اس پر میں نے  
نواب زادہ آصف رفانہ کو ہلاک کیا اور دہاں سے دار الحکومت بھٹک گیا  
لیکن مجھے فوری طور پر مقایی میک اپ میں آنا پڑا تاکہ میں کپڑا نہ جاؤں

”ہرہائی نس آپ کے حکم پر میں نے دہاں جا کر صورت حال کا جائزہ  
یا۔ نور محل کے ایک باخبر طازم کو بھاری رقم دے کر میں نے اس  
سے تفصیلات حکوم کیں تو مجھے پتے چلا کہ بڑے نواب صاحب کے  
علاءہ ان کی بھتی اور سیکھ ری آصف کو اس بات کا حکم ہے کہ اصل  
بھروسہ کیاں رکھا گیا ہے لیکن آصف نے ہمچنانہ میکن تھا۔ وہ اہمیتی ریز دو  
لڑکی ہے اور کسی سے نہیں ملتی۔ اس کے ساتھ ہبی مجھے حکوم ہوا کہ  
نواب صاحب کا بھتیجا نواب زادہ آصف رفانہ میکن میں رہتا ہے اور  
اس کا آصف سے بہت قریبی تعلق ہے اور آصف اس کی کوئی بات نہیں  
نالائق اور نواب زادہ آصف رفانہ اہمیتی لاطی آدمی ہے۔ گوہ خود بھی  
ایک بہت چڑا جا گیر دار ہے لیکن معمولی سی رقم بھی نہیں چھوڑتا جانپ  
میں اس سے جا کر طا۔ اور واقعی وہ یہ بھروسہ آصف کے ذریعے لے آنے کے  
لئے حیا رہو گی اور وہ بھی اہمیتی معمولی رقم کے عوض۔ میں نے اسے  
محابدے کے مطابق رقم دے دی۔ اس نے آصف کو بھروسہ کیا اور پھر  
رات کو بھروسہ حاصل کر لیئے کاپلان بنایا۔ میں نواب زادہ آصف رفانہ  
حوالی میں رہا جب کہ نواب زادہ آصف رفانہ دو سلی طازموں کے  
ساتھ رات کو بیچ پس بینچ کر نور محل چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً دو  
ڈھانی گھنٹے بعد ہوتی تو اس کے پاس واقعی اصلی بھروسہ موجود تھا۔ اس  
نے یہ بھروسہ مجھے دیا۔ میں نے اس بارے میں جب پوری تسلی کر لی یہ  
واقعی اصلی ہے تو میں نے کوڈ کے مطابق آپ کو کال کر کے اطلاع  
دے دی۔ سچونکہ اس علاقے سے رات کے وقت دار الحکومت نہیں آیا

مجھے کیا ذیوک کے بھرے کے تہرات ہی باتار ہے تھے کہ وہ خود ہے۔ وہ پندرہ سال پہلے جہاں شفت ہوا ہے۔ میں نے ستارت خانے ہی یہ بات کچھ لگایا ہے۔ تم نے اسے کہا ہے کہ وہ جہاری ہدایات کا بارے میں علم ہوا اور میں نے اس کا فون نمبر حاصل کر کے اس کے انتظار کرے۔ اگر تم نے اسے صاف کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو تو تم اسے فیصلے کے انتظار کئے رہیں۔ رابرٹ نے کہا تو پرنسپر نے الجلت میں سر بلادیا۔

یہ بات درست ہے۔ میں نے ذیوک کو صاف کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ یہ اس کے لئے ابھی بھگ ہے اس نے اپنا کام کر لیا تھا میں احیثیت کی وجہ سے وہ مار کھا گیا اور وہ لینکن کمپنی مارڈ سکھتا اس کو تباہی میں اس کا ذاتی طور پر کوئی قصور نہیں ہے۔ پرنسپر نے کہا۔

ذیوک کے بارے میں یقیناً یہ معلومات انہیں مل گئی ہوں گی کہ ذیوک کا تعلق پالیٹس سے ہے اس طرح اب اگر دہاں مزید قتل و فقارت ہوئی تو عرف آپ پر بھی آئتا ہے۔ رابرٹ نے کہا۔

ابنیں کیسے معلوم ہوا ہو گا کہ ذیوک کا تعلق مجھ سے یا پائیڈسے مکری۔ پرنسپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اب کیا پروگرام ہے بات تو میں مخفی گنی جہاں بھلے تھی۔

ذیوک کا طبع پولیس کو نواب زادہ آصف رضا کی عیلی سے مل رابرٹ نے کہا۔

اب مجھے معلوم ہو چاہے کہ اصل مجرم اس نور محل میں ہے اس لئے اب یہ دوسرے طریقے سے حاصل کیا جائے گا اور اس کا میں نے اور آپ کو کون نہیں جانتا اور یہ بات بھی سب جلتے ہیں کہ آپ بندوبست بھلے ہی کر لیا ہے۔ پرنسپر نے کہا۔

کہاں انتظام۔ رابرٹ نے حیران ہو کر پوچھا۔

جہاں ایک ظیہہ مجرم گروپ ہے جس کے باس کا تعلق پائیڈسے اس لئے کوئی سے کوئی آسائی سے ہو سکتی ہے۔ رابرٹ نے کہا۔

• گلہ جہاری اسی نیاست کی وجہ سے میں تمہیں لپھنے ساتھ رکھتی ہوں لیکن مہلی بات تو یہ ہے کہ یہ پالینڈ نہیں ہے پس ماندہ ملک ہے سچاں کی پولیس اور بھنیاں بھی ظاہر ہے پس ماندہ ہی ہوں گی اس لئے جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ یہ یہ لوگ کام نہیں کر سکتے اور بفرص محل اگر کر بھی لیں تو ہماری حیثیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پالینڈ کے لوگ ہمہ آتے رہتے ہوں گے۔ یا تو ہری جہاری دوسری بات تو جو منسوب ہے اس کے مطابق مجھ سے پاس ہنہیں آئے گا براہ راست پالینڈ تھی جائے گا اور ہر ہی کوئی آدمی ہم سے ملے گا۔ اس لئے ہمارا کسی بات سے کوئی تعلق کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ پر نمرنے کہا تو رابرٹ نے ابتداء میں سر بلادیا۔ اس کے ساتھ ہی پر نمرنے پا پڑے ہوئے فون کار سیور انھیا اور تیزی سے نہر ڈائل لڑنے شروع کر دیتے۔

• لا جھسٹ کلب ..... رابط قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

لا جھسٹ سے بات کراؤ میں مادام رافیل بول رہی ہوں۔ ..... پر نمرنے نے بجہ بدلت کر کہا۔

• میں مادام ..... دوسری طرف سے اس بار مودباد لیجے میں جواب دیا گیا۔

• ہلکہ مادام میں آپ کا خادم لا جھسٹ بول رہا ہوں ..... چند لمحوں بعد ایک اہتمامی مودباد آواز سنائی دی۔

• میرے پاس فور انھی فجاو۔ ..... پر نمرنے کہا اور رسیدور کھ کر اس نے انٹر کام کا رسیدور انھیا اور بیشن پر میں کر دیا۔

• حکم ہر ہائی نس ..... دوسری طرف سے ایک مودباد نسوانی آواز سنائی دی۔

• ایک آدمی آبنا ہے اس کا نام لا جھسٹ ہے اسے میرے پاس ہنچا رہنا یکن بھٹلے اس کی سکھ رئی کھیز کر لینا۔ ..... پر نمرنے کہا اور رسیدور کھ دیا۔ پھر تقریباً آدم سے گھٹلے بعد دروازے پر دھنک کی آواز سنائی دی۔

• میں کم ان ..... پر نمرنے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیر مر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چشم پر سوت تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ پر نمرنے کے سامنے رکھ کر جملہ تحفہ گیا۔

• ہم تمہیں لپھنے سامنے یعنی کام عمار بخش رہے ہیں لا جھسٹ۔ ..... پر نمرنے نے حکم دیجے میں کہا۔

• یہ میری زندگی کا سب سے بڑا فخر جائے گا ہر ہائی نس۔ لا جھسٹ نے اہتمامی فدویاں لیجے میں کہا اور پھر سامنے کری پر اس طرح یعنی جسے کسی بھی لمحے احتک کر کھو ہو جائے گا۔

• رابرٹ تم جا کر ڈبوک کو بلا لاؤ۔ ..... پر نمرنے ساتھ یعنی ہوئے رابرٹ سے کیا۔

• حکم کی تعمیل ہوئی ہر ہائی نس ..... رابرٹ نے ایک جھٹکے سے احتک کر کھوئے ہوئے ہے کہا اور پھر وہ تیر تیر قدم انھما کرے سے باہر چلا گیا۔

چاہے پوری ہمارت کو بھوں سے ازانا پڑے ازانا ہو گا لیکن ذیوک کی بات تم نے حرف مانی ہو گی..... پر نمرنے کہا۔  
میں ہر ہائی نس کے حکم کی تعییں میں پورے پاکیشیا کو ہلاک کر سکتا ہوں اور دیجے ہو یہ ہمارے مطلب کامام ہے مجھے اس کام کا ویسیح تجویز ہے - اس لئے ہر ہائی نس کے حکم کی حرف بحرف تعییں ہو گی..... لا جسٹ نے دو اور دیجے ہو ۔ اس کے میچے ذیوک  
سرے ڈین میں ایک تجویز آتی ہے اگر ہر ہائی نس اجازت دیں تو میں عرض کروں ..... ذیوک نے کہا۔  
”کھل کر بات کر، ذیوک یہ احتیائی اہم سند ہے۔..... پر نمرنے کہا۔

”نور محل میں ملازمین کی تعداد ہماری توقع سے کافی زیادہ ہے پھر“  
سلی بھی ہیں - رات کو وہاں پھوکیدے اور ہوتے ہیں اور احتیائی خونخوار کئے ہو گی۔ اگر وہاں فائزگ ہو گئی تو اد گرد کے مہماں توں سے سینکڑوں ہزاروں آدمی سلی ہو کر ہمیں گھر لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ پولیس ہمیں پہنچ جائے ایسی صورت میں مجھے کامصول مسئلہ ہو جائے گا اس لئے سرے ڈین میں تجویز ہے کہ ہم نور محل میں احتیائی وسیع رنج کی دوداڑ پہ ہوش کر دیجئے والی لیں پھیلادیں۔ اس سے تمام افراد بھی ہے ہوش ہو جائیں گے اور کئے بھی پھر تم اندر داخل ہوں اور وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر کے خاموشی سے مجسم حاصل کریں اور واپس چل جائیں ..... ذیوک نے کہا۔

”دارالحکومت کے نواحی میں نواب احمد خان بنتے ہیں جنہیں ہرے نواب صاحب کہا جاتا ہے کیا تم اسے جلتے ہو۔..... پر نمرنے ملئے بیٹھے ہوئے لا جسٹ سے کہا۔  
”نہیں ہر ہائی نس ..... لا جسٹ نے ایسے لمحے میں جواب دیا مجھے ہے نواب صاحب کو نہ جان کر اس نے کوئی بھی ایک ہرم کیا ہو۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور راہبر اندر داخل ہوا۔ اس کے میچے ذیوک تھا۔

”پیغمبر ذیوک ..... پر نمرنے کہا تو ذیوک لا جسٹ کے ساتھ چلی ہوئی دوسرا کری پر سو دباد انداز میں بیٹھے گیا سب کہ راہبر دبارہ پر نمرنے کے ساتھ والی کری پر بیٹھے گیا۔

”یہ لا جسٹ ہے اس کا تعلق پایہنڈ سے ہے جہاں اس کا گروپ ہے اور یہ ہر کام کر لیتا ہے میں نے اسے مجرم حاصل کرنے کے لئے ہاڑ کیا ہے۔ تم اسے اور اس کے گروپ کو بیٹھ کر دے۔ مجھے اب اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ نور محل میں کون زندہ رہتا ہے اور کون ہلاک ہوتا ہے۔ نور محل اپنی بنیادوں پر کھرا رہتا ہے یا بھوکی کی طرح فنا میں بکھر جاتا ہے مجھے مجرم چلہتے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر ..... پر نمرنے نے احتیائی سر دلچسپی میں کہا۔

”حکم کی تعییں ہو گی ہر ہائی نس ..... ذیوک نے کہا۔  
”لا جسٹ تم بھی من لو۔ کسی نری کی ضرورت نہیں چاہے ایک لاکھ آدمی جمیں ہلاک کیوں نہ کرنے چیزیں تم نے کرنے ہوں گے۔

۔ گذ۔ یہ واقعی ہترن ترکیب ہے الجھاہی ہو گا۔ کیا تم ایسی لگتیں  
کا بندوبست کر سکتے ہو لا جھڑ۔ ..... پر نسر نے لا جھڑ سے مخاطب ہوا کر  
کہا۔

۔ میں ہر ہاتھی نس۔ ..... لا جھڑ نے مودباد لمحے میں جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

۔ اُو کے پھر تم باہر جا کر یہ سٹھو میں ڈیوک کو ضروری ہدایات دے کر  
بیچ رہی ہوں۔ اب تجھے کامیابی کی خیر طرف چاہئے۔ ..... پر نسر نے کہا اور

۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سائینی چانپی پر پڑا ہوا اچھائی فیجھی پر س کھوڑا  
اور اس میں سے ایک کافنڈ تکال کر اس نے رابرٹ کی طرف بڑھا دیا۔  
۔ یہ ایک کروڑ دار کا گھر تسلیم چیک ہے یہ لا جھڑ کو دے دو۔ یہ

لا جھڑ کا ابتدائی انعام ہے کام مکمل ہونے پر اسے مزید انعام دیا جائے  
گا۔ اسی انعام کہ شاید اس نے کبھی خواب میں بھی دی سوچا ہو گا۔ پر نسر

۔ اب تم جاسکتے ہو۔ ..... پر نسر نے کہا تو ڈیوک اٹھا اور اچھائی  
مودباد انداز میں سلام کرے کرے سے باہر نکل گیا۔  
۔ نے سکراتے ہوئے کافنڈ اس کی طرف بڑھا دیا جسے لا جھڑ نے لے کر  
چوہا اور پھر سیحہ حکڑا ہو گیا۔ اس کا بھرہ سرت کی شدت سے بڑی  
طرح تھار ہاتھا۔

۔ میں کامیابی کے لئے جان لڑادوں گا ہر ہاتھی نس۔ ..... لا جھڑ نے  
سرت سے کچپاتے ہوئے لمحے میں کہا اور پھر وہ قدم پر قدم لپٹنے پر  
یچھے کیے اور مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ غالباً ہے لا جھڑ صیہے عام  
سے بدحاش کے لئے ایک کروڑ دار کی رقم اتنی تھی کہ جیسے کسی



ہوئے کہا۔

”میں کہاں جاؤں تم بتاؤ۔۔۔ لڑکی نے اسی طرح سخنیہ لمحے میں

کہا۔

”جہاں جی پاہے چلی جاؤں لیکن بہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔ پارکنگ

بوائے نے ہٹلے سے بھی زیادہ سخت لمحے میں کہا۔

”آپ بتائیں جتاب میں کہاں جاؤں۔۔۔ لڑکی نے اس بار عمران

سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ کیا سلسلہ ہے۔۔۔ عمران نے لڑکی کو کوئی جواب دینے کی

بجائے پارکنگ بوائے سے مخاطب ہو کر کہا۔

عمران نے کار ہوٹل فائیو ستار کی پارکنگ میں روکی اور پر کار سے

چیخے اڑ کر ابھی وہ کار لاک ہی کر رہا تھا اک اسے اپنے عقب میں قدموں

کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے ڈا اور درسرے لمحے اس کے ہٹھے

پر حریت کے تاثرات ابراہیم کیونکہ ایک نوجوان لڑکی میں کے حم

پر اچھائی سلیقے کا صاف سحر ایسا تھا اس کے قریب ہٹھ کر کھوئی ہو گئی

چی۔۔۔ اس لڑکی کے ہٹھے پر بے پناہ بلکہ تھریلی سخنیہ گئی۔۔۔

”آپ کا نام کیا ہے جتاب۔۔۔ لڑکی نے اچھائی سخنیہ لمحے میں کہا

تو عمران جو نکل چلا پر اس سے ہٹلے کہ ”وہ کوئی جواب دیتا اچانک

پارکنگ بوائے وہاں ہٹھ گیا۔

”جتاب یہ۔۔۔ پارکنگ بوائے نے کچھ کہتا چاہا۔

”جسے میں کہہ رہا ہوں دیکھی ہی کرو جاؤ۔۔۔ عمران نے اسے

ڈالنے ہوئے کہا اور پارکنگ بوائے ہونٹ ہٹھ کر واپس چلا گیا۔

”ہاں اب بتاؤ کیا سلسلہ ہے تم کون ہو اور کیا جاتی ہو۔۔۔ عمران

تم پھر آگئی ہو۔۔۔ ہزار بار جسمیں کہا ہے کہ بہاں مت آیا کرو شیر

صاحب نے ہٹھ سے منع کر رکھا ہے لیکن تم باز نہیں آتیں۔۔۔ جاؤ دفع

ہو جاؤ۔۔۔ پارکنگ بوائے نے اسے اچھائی سخت لمحے میں جھوکتے

ایک منٹ..... میران نے کہا تو لڑکی مزگئی اس کے بھرے پر  
حرث کے تاثرات تھے۔

اپنے مجھے بلایا ہے..... لاکی نے حرث بھرے مجھے میں کہا۔  
ہاں اپنے اپنا نام نہیں بتایا..... میران نے کہا۔  
میرا نام راحیل ہے..... لاکی نے اسی طرح سخیوہ مجھے میں  
حوال دیتے ہوئے کہا۔

اگر میں دعوت دوں کہ میرے ساتھ بیٹھ کر ایک کپ چائے پی  
لو۔ بھیشت چھوٹی ہن تو کیا تم الکار کر دو گی۔..... میران نے  
سکراتے ہوئے کہا تو لاکی نے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے ہمراۓ  
بھرے پر ہمکلی بارا ہجاتی سخیوہ کے تاثرات ابراۓ۔

چھوٹی ہن۔ کیا آپ مجھے دل سے یہ بات کر رہے ہیں یا یہ بھی  
کسی لڑکی کو پختانے کا یا طریقہ ہے۔..... راحیل نے کہا۔

میری چھوٹی ہن کا نام شریا ہے اور وہ بھی تمہاری طرح ہے۔ میں  
مکھوں گا کہ شریا کے ساتھ ساتھ راحیل بھی میری چھوٹی ہن ہے۔  
میران نے سکراتے ہوئے کہا۔

میں ہوتی میں آپ کے ساتھ چائے نہیں پی سکتی جہاں کے  
دربان مجھے اندر بھی نہیں جانے دیں گے البتہ جہاں سے قریب ہی میرا  
گمر ہے آپ اگر چاہیں تو میرے ساتھ چلیں ہاں بیٹھ کر چائے پی جا  
سکتی ہے اور چائے بھی میں پلااؤں گی اپنے بڑے بھائی کو۔..... راحیل  
نے کہا۔

لڑکی سے مخالف ہو کر کہا جو اسی طرح سخیوہ من بنائے کھوئی تھی  
اہمی سخیوہ مجھے میں کہا۔

میرا نام نہیں ہے..... میران نے اہمی سخیوہ مجھے میں کہا۔  
تمکٹویہ کہیا نام ہے۔ آپ اسی ملک کے بہتے والے ہیں۔ لڑکی  
نے کہا تو میران اس کے بات کرنے کے انداز پر حرث ان رہ گیا۔

اسی ملک بلکہ اسی شہر کا بہتے والا ہوں لیکن میرے والد نہ کٹنے  
تھے بس یہ نام انہیں پسند آگیا انہوں نے میرا نام رکھ دیا۔..... میران  
نے حوال دیا۔

بہر حال اچھا اور نیا نام ہے۔ کیا آپ میری مد کر سکتے ہیں۔ لڑکی  
نے کہا۔

ہاں کیوں نہیں بولو۔..... میران نے کہا۔  
وقت بتا دیجئے۔..... لڑکی نے کہا تو میران ایک بار پھر جو نک  
پڑا۔ اس کے خالیہ ذہن میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ لڑکی یہ بات کرے  
گی۔

وس نج کر آٹھ منٹ ہوئے ہیں۔..... میران نے کلامی کی گھوڑی  
دیکھتے ہوئے کہا۔  
مٹکری۔..... لڑکی نے کہا اور واپس مزکر تیر تیر قدم المحتق کپاڑا  
گیٹ کی طرف جستے گی۔

• تشریف رکھیں ..... نوجوان نے کہا۔  
 • جہار اتام خاید رضاہے ..... عمران نے کہا۔  
 • بھی ہاں میرا نام رضا احمد ہے اور میں کامیں میں پڑھتا ہوں ۔  
 نوجوان نے جواب دیا۔  
 کیا تم مجھے پیڑا گے کہ جہاری باجی کیوں ہوئی فائیو سار جا کر  
 انھیوں سے اس قسم کی باتیں کرتی ہے کہ اسے ہاں ڈیل کیا جاتا  
 ہے ..... عمران نے کہا تو نوجوان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلنے  
 لگ گئے۔  
 اورے ارسے روئے کی کیا بات ہے۔ اداہ اگر کوئی ایسی بات  
 ہے تو مت بتاؤ ..... عمران اس کے اس طرح روئے پر واقعی یوں کھلا گی  
 تھا۔ نوجوان نے ہاتھوں سے آنکھیں صاف کیں۔  
 یہ روئات اب ہماری قسمت میں لکھا جا چکا ہے اور الیہ یہ ہے کہ  
 ہم کسی کو کچھ کہ بھی نہیں سکتے ہیں کاپورا مدد باجی کی انہی عرکتوں  
 کی وجہ سے ہم سے نفرت کرتا ہے حتیٰ کہ کامیں میں بھی میرا ذائق اڑایا  
 جاتا ہے لیکن ہم کیا کریں ہم کچھ نہیں کر سکتے ..... نوجوان نے احتیانی  
 دل ٹھکتے سے لمحے میں کہا۔  
 تم مجھے اپنا بڑا بھائی کھو کر سب کچھ کہ دو اس طرح جہارے دل  
 کا بوجھ بھی پہنکا ہو چکے گا اور ہو سکتا ہے کہ میں کسی بھی طرح جہاری  
 کوئی مدد بھی کر سکوں ..... عمران نے اس کا کاندھا چھپتا کر اسے  
 تسلی دیتے ہوئے کہا۔

• نمیک ہے جلو ..... عمران نے کہا اور پھر وہ راحیدہ کے ساتھ  
 کپاڈنگیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل سے باہر تک کروہ دائیں طرف  
 کو بڑھ گئے اور پھر ایک سڑک پر مزکرہ آگے بڑھتے چل گئے۔ تھوڑی رہ  
 بعد وہ ایک چھوٹی سی بہائی کالونی میں داخل ہو گئے جہاں چھوٹے  
 چھوٹے کوئی نامکان ہے ہوئے تھے۔ ایک مکان کے پچھاںک پر جنگی کر  
 راحیدہ رک گئی۔ اس نے پاٹھ اٹھا کر کال بیل کا بنن پر میں کر دیا ہے جو  
 لوگوں بعد پچھاںک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا وہ راحیدہ کے ساتھ  
 عمران کو دیکھ کر بے اختیار ہو نکل پڑا۔  
 • رضوی ٹیکنوساٹس میں انہیں ڈرائیگر روم میں بخداو میں آرہی  
 ہوں ..... لاکی نے آنے والے سے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گئی۔  
 • آپ باجی کے ساتھ کیوں آئے ہیں ..... نوجوان نے احتیانی  
 لمحے میں کہا۔  
 یہ آپ کی تو بابی ہے لیکن میری چھوٹی ہیں ہے اور اس نے مجھے  
 سہاں چانے پہنچنے کی دعوت دی ہے ..... عمران نے سکراتے ہوئے  
 کہا تو نوجوان بے اختیار ہو نکل پڑا اور بڑے خود سے چند لوگوں تک  
 عمران کو دیکھا رہا پھر اس کے پہرے پر نیکت احتیانی شاٹنگی کے  
 ہڑوات ابراہی ..... اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔  
 • لیپٹے ..... نوجوان نے واپس ہوتے ہوئے کہا تو عمران خاموشی  
 سے اس کے پیچے پل پڑا۔ حسن کر اس کر کے وہ برآمدے میں پہنچنے اور  
 پھر برآمدے کے کونے میں ایک چھوٹے سے ڈرائیگر روم میں پہنچنے۔

ٹویل سانس یا۔  
 "چہاری باتی داپن نہیں آئیں حالانکہ وہ کہ کر گئی تھیں کہ وہ آ  
 رہی ہیں..... عمران نے کہا۔  
 "وہ نہیں آئیں گی۔ وہ جب بھی ہوٹل سے واپس آتی ہیں تو گھنٹوں  
 کرے میں بعد ہو کرو قریبی ہیں اب بھی روہی ہوں گی۔ رفانے  
 جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 "انہیں بھاں لے آؤ اور ہے فکر رہو میں چہاری باتی کا علاج  
 کراؤں گا اور انشا۔ اللہ سب تھیک ہو جائے گا۔ چہارے والد صاحب  
 کہاں ہیں..... عمران نے کہا۔  
 "وہ اس صدرے سے چھ ماہ گھنٹے وقت پا گئے ہیں۔..... رفانے سر  
 جھکاتے ہوئے کہا۔  
 "اوہ چڑا افسوس ہوا لیکن اب تم لوگ گوارہ نکس طرح کر رہے  
 ہو۔..... عمران نے کہا۔  
 "میں خام کے کاغذ میں پڑھتا ہوں جس کو میں مارکیٹ میں ایک  
 کپڑے کی دکان پر بلور سنبل میں کام کرتا ہوں۔ کاغذ میں ایک سہیان  
 پر فیبری وجہ سے فس ادمی صاف ہے۔..... رفانے جواب دیا۔  
 "تھیک ہے باتی کو لے آؤ۔ جا کر اسے کہو کہ چہار چار بھائی بڑا  
 ہے ابھی آؤ۔..... عمران نے کہا تو رضا احمد خاصو شی سے اٹھا اور  
 دروازے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک ٹویل سانس  
 لیا۔ تھوڑی در بحد دروازہ کھلا اور راحید اندر داخل ہوئی اس نے باس

- تھیک ہے میں بتا رہا ہوں نجات کیا بات ہے کہ آپ کو دیکھ  
 کر مجھے موس ہوتا ہے کہ آپ واقعی ہمارے ہمدرد ہیں آپ کی نظر دیں  
 میں ہمارے لئے حصارت یا باتی کے لئے شیخانی چمک نہیں ہے۔ اس  
 لیے کا آغاز آج سے دو سال پہلے ہوا۔ باتی نے دو سال پہلے یو یورپی  
 سے ہوٹل ٹھنڈت کی ڈگری لی اور پھر ہوٹل فائیو ستار میں انہیں بہت  
 اچھی طازمت مل گئی والد صاحب محمد ڈاکٹر سے رشائز ہو چکے تھے اور  
 ہمارا بہت تھے۔ ہماری والدہ بھی ضعیف ہو چکی تھیں۔ ہم صرف دو  
 ہن بھائی ہیں۔ باتی کی طازمت سے ہمیں ہے حد سہارا ہو گیا۔ پھر باتی  
 نے ہوٹل فائیو ستار کے ایک اسٹیشنٹ شیخ راشد سے والد صاحب کی  
 مرثی سے بالتفاہ شادی کر لی۔ ایک سال تو تھیک گور گیا لیکن پھر  
 باتی کو مظلوم ہوا کہ راشد نے خفیہ طور پر دوسری شادی کر لی ہے۔  
 جب باتی نے اتحاج کیا تو راشد نے باتی کو کھوئے کھوئے نہ صرف  
 طلاق دے دی بلکہ باتی کو طازمت سے بھی نکلوادیا۔ باتی شدید ہمار  
 ہو گئی۔ وہ ہمکی ہمکی باتیں کرنے لگیں۔ ہم سب پر قم کا بہاذ نوت چڑا۔  
 والد صاحب نے باتی کا علاج کرایا۔ ماہرین نفسیات کی محاری نفسیں  
 ادا کیں۔ اس طرح ہم نے باتی کے علاج کے لئے سوائے اس گھر کے  
 باقی ہر چیز فروخت کر دی لیکن باتی پوری طرح تھیک نہ ہو سکیں۔  
 راشد اس وقت ہوٹل فائیو ستار کا شیخ ہے۔ باتی اب اچانک حیمار ہو کر  
 ہوٹل فائیو ستار جلی جاتی ہیں اور ہمکی ہمکی باتیں کرتی ہیں۔ مزید کیا  
 کہوں آپ محمد ارہیں۔..... رفانے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک

بدل یا تھا۔ اس کے بیچے رضا احمد تھا۔

بیٹھو راحید سیرے سلسلے بنھوار رضا احمد تم ان کے قریب بیٹھ جاؤں ان سے بعد ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن تم نے مانعت نہیں کرنی۔..... عمران نے اہمیتی سنجیہ سنجھے میں کہا۔

آپ نے سراگھر دیکھ لیا ہے پھر آپ کیوں جہاں موجود ہیں۔ جائیں ویسے اس گھر میں راشد کے بعد شاید آپ دوسرے مرد ہیں جو آئے ہیں لیکن آپ آپ تو آتے رہیں گے لیکن راشد آپ کبھی نہیں آئے گا۔..... راحید نے کہی پر بیٹھنے ہوئے کہا تو عمران نے اختیار سکرا دیا۔

”مری طرف دیکھو راحید۔..... عمران نے راحید سے کہا تو راحید جو سر جھکائے یعنی ہوتی تھی جو نک کر سر اٹھایا اور پھر جسمے ہی اس کی نکائیں عمران سے نکرائیں اس کی آنکھیں جسمے پتھر ای گھنی۔ اس کی پلکیں جھپٹنا بند ہو گئی تھیں۔ عمران بھی بیٹھر پلکیں جھکائے سلسل اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

- جسمیں نیند آرہی ہے راحیدہ جہاری آنکھیں بونھل ہوتی جا رہی ہیں تم سورہی ہو۔..... عمران کی زبان سے اچانک نکلا۔

- مجھے نیند آرہی ہے میں سورہی ہوں۔..... راحید نے آست سے جواب دیا اور اس کی آنکھیں واقعی بند ہونے لگ گئیں۔

- جب میں تالی بجاوں گا تو تم بیگ اٹھو گی اور تم ہمیشہ کے لئے راشد کو اپنے ذہن سے نکال دو گی تم اسے ابھی سمجھو گی۔..... عمران

نے اسی طرح سرد سنجھے میں کہا۔

”ہاں میں جاگ انہوں نی اور راشد کو ہمیشہ کے لئے اپنے ذہن سے نکال دوں گی اور اسے ابھی سمجھوں گی۔..... راحید نے آست سے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ اس کا جسم ڈھیلاؤ گیا اور اس کا سر کری گی کی پشت سے جا کر نک گی تھا۔ رضا احمد کے سرپر اہمیتی حریت کے تاثرات تھے عمران نے یقینت حملہ کا کھایا اور پھر سکرا کر رضا احمد کی طرف دیکھنے لگا۔

”جہاری بابی اب تھیک ہو جائے گی۔ اس کے لاششور میں راشد کے لئے بے پناہ محبت موجود تھی اس لئے طلاق اور راشد کی دوسروی شادی نے اس کے لاششور پر بر اثر ڈالا اور اس کے ششور اور لاششور دو توں کے درمیانی مطابقت اور ہم آئندگی باقی نہیں بڑی لیکن اب ایسا نہیں، ہو گا میں نے جہاری بابی کے لاششور سے راشد کی شدید ترین محبت کو کھرچ دیا ہے۔ اب یہ تاریخ انسان کے طور پر رہے گی اس طرح لاششور اور شور کے درمیان ہونے والی فکری ختم ہو جائے گی جس میں پھنس کر جہاری بابی ابنا رہی ہو گئی تھی۔..... عمران نے رضا احمد سے مخاطب ہو کر کہا۔

”خدا کرے اسما ہو جائے لیکن جس طرح کی کارروائی آپ نے کی ہے اس طرح کی کارروائی جعلی ماہرین نفیات بھی کرتے رہے ہیں۔ گواہوں نے یہ باتیں تو نہیں باتی تھیں جو آپ نے باتی ہیں لیکن کہا انہوں نے بھی ایسا ہی تھا لیکن بابی تھیک نہ ہو سکی تھیں۔..... رضا

احمد نے جواب دیا۔

"میں نے بتایا ہے کہ جہاری بائی کے لاششور میں راہد کے لئے اچانیِ خدید مجت موجود تھی اور مجت ایک ایسا جنگل ہے جسے واش کرتا ہے سے جسے ماہر کے لئے سستہ بن جاتا ہے۔ بھی وجہ ہے کہ ماہر نفیت کس حد تک جہاری بائی کا طلاق کر سکے اس کے بعد وہ آگے نہ پڑ سکے۔ اس کے علاوہ جہاری بائی اعلیٰ تعظیم یافتہ اور فتنے خاتون ہے۔ ایسے طاقتورِ ذہن پر مکمل کمزوری کر لینا بھی ہر ایک کے لئے میں نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں نے کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیابی دے دی ہے وہ میں سوچ رہا تھا کہ انہیں بیرون ملک ایک بہت بڑے ماہر کے پاس بھجوادون یعنی فلسطین ہے کہ کام ہو گیا ہے۔..... مران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

سی اپ بھی ماہر نفیت ہیں۔..... رضا احمد نے حیران ہو کر کہا۔

..... مہارت کا دعویٰ تو ہست بڑا دعویٰ ہوتا ہے میں تو طالب علم ہوں۔..... مران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تو سامنے آنکھیں بند کیے یعنی راحید کے جسم کو ایک جھٹکا سانگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ سیمی ہو کر بیٹھ گئی۔ اس کے پھرے پر حیرت کے ہاترات تھے۔ وہ اس طرح سامنے بیٹھے ہوئے مران کو دیکھ رہی تھی جسے بھلی بار مران کو دیکھ رہی ہو پھر اس نے گردن گھٹائی اور رضا احمد کو ساتھ بیٹھے دیکھ کر بچک پڑی۔

"یہ یہ کون صاحب ہیں اور میں بھاں کیوں ہوں یہ کیا ہو رہا ہے۔..... راحید نے اپنے جسم کو بے اختیار کیتھے ہوئے حیرت برے مجھ میں کہا۔

"میں آپ کا بڑا بھائی ہوں میر انعام شیکھنے ہے۔ آپ ہوئی فائیوسٹار سے مجھے خود ساختے آئی تھیں۔..... مران نے سکراتے ہوئے کہا تو راحید نے اختیار بچک پڑی۔

"اوہ ہاں مجھے یاد آ رہا ہے شیکھنے۔ ہاں یہ مجتب ساتھ میرے ذہن میں موجود ہے۔ اوہ ہاں پاں مجھے یاد آگیا میں آپ کو چائے پڑانے ساختے آئی تھی۔ اوہ ہاں مگر۔..... راحید نے حیرت برے مجھ میں کہا۔

www.BooksPK.com

..... شکر ہے۔ آپ کا ششور اور لاششور دونوں ایڈجیٹ ہو گئے ہیں۔ آپ آپ تھیک ہیں۔ یہ بتائیں کہ راہد نے آپ کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کے بد لے کیوں نہ راہد کو گولی مار دی جائے۔..... مران نے کہا۔

..... راہد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اب میرا راہد سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ میری طرف سے آپ اسے گولی مار دیں یا اس مار دیں مجھے اس سے کیا فرق پڑے گا۔..... راحید نے من بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کے ساتھ سلوک کے بد لے کی بات کی ہے اس نے بہر حال آپ سے زیادتی کی ہے۔..... مران نے کہا۔

"نہیں میں کسی سے انتقام نہیں لیتا جاتی۔ آپ یہ بات جھوڑیں

”کہیں ایسا نہ ہو کہ راشد کے سلسلے جاتے ہی بائی کو پھر دورہ پڑ جائے۔۔۔ رفانے راحیلے کے جانے کے بعد آہست سے کہا۔  
سمی بات تو میں چیک کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اگر ایسا ہو تو پھر آپ کی  
بائی کو بیر دن تک بچوٹا پڑے گا۔ اس کا مطلب ہو گا کہ میں بھی  
جہاری بائی کے ذہن کو مکمل طور پر کمزول کر لینے میں کامیاب نہیں  
ہو سکا۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو رفانہ احمد نے ابلات میں سرلا دیا۔  
تموزی در بحد راحیلے والیں آئی تو اس نے وہی بس ہیں رکھا تھا جو اس  
نے عمران سے مکراتے وقت ہیں رکھا تھا۔

”تھی۔۔۔ راحیلے نے کہا تو عمران اور رفانہ اٹھ کر ہوئے ہوئے۔۔۔  
تموزی در بعد وہ تینوں مکان سے باہر آئے اور پھر ہوٹل فائیو سٹار کی  
طرف روادہ ہو گئے۔۔۔ راحیلے کے ہمراہ پر بھٹے جو تحریکی سنبھلی تھیں اسی تھیں  
کہیں اب دیسی سنبھلی ہے تھی اب اس کا بھرہ ناصل اور عام سائز تھا۔۔۔  
کیا واقعی آپ کا نام سنبھلو ہے۔۔۔ پھاٹک راحیلے نے کہا تو  
عمران نہیں پڑا۔۔۔  
”میرے تو بہت سے نام ہیں، بہر حال میرا اصل نام علی عمران  
ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راحیلے بھی بے اختیار  
مسکرا دی۔۔۔ ہوٹل فائیو سٹار کے کپاؤنٹ گیٹ میں داخل ہو کر وہ  
سیدھے میں گیٹ کی طرف بھٹک لے گئی۔۔۔  
”بہسے طویل عرصے کے بعد میں ہوٹل کے اندر جا رہی ہوں۔۔۔

”میں آپ کے لئے چائے بنالاتی ہوں۔۔۔ راحیلے نے اٹھنے ہوئے کہا۔  
”چائے آپ کے ساتھ ہوٹل فائیو سٹار میں جوں گا اور رفانہ بھی  
ساتھ ٹھیک ہے۔۔۔ عمران نے اٹھنے ہوئے کہا۔  
”میرے کافی کا دقت ہو رہا ہے۔۔۔ رفانہ احمد نے کہا۔  
”آج کافی سے سچی کرو رفانہ یہ جہاری بائی کا مسترد ہے۔۔۔ عمران  
نے رفانہ سے کہا تو رفانہ احمد نے اشارہ کر گیا۔۔۔  
”ٹھیک ہے وہیے بھی آج پر فیبر صاحب شاید آئیں۔۔۔ رفانہ  
احمد نے کہا۔

”ہوٹل فائیو سٹار میں جا کر چائے پینے کی کیا ضرورت ہے ہمارا بن  
سکتی ہے چائے۔۔۔ راحیلے نے دھیما سا احتجاج کرتے ہوئے کہا۔  
”آپ کو ہوٹل فائیو سٹار کی نوکری سے نکال دیا گیا ہے میں یعنی  
بات مسلم کرنا چاہتا ہوں کہ کیوں ایسا ہوا ہے اس نے ہم چائے  
راشد صاحب کے دفتر میں بینج کر دیں گے۔۔۔ کیا آپ راشد کا سامنا  
کرنے سے گھبرا رہی ہیں۔۔۔ عمران نے کہا تو راحیلے ہونک پڑی۔  
”میں کیوں گھبرا دیں گی اب جب میرا اس سے کوئی تعطیل نہیں رہا  
تو میرے لئے جیسے آپ ہیں ویسے ہی راشد۔۔۔ راحیلے نے منہ بنتاے  
ہوئے جواب دیا۔۔۔  
”گذھوٹیئے انہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔  
”میں بس جلدیں کر لوں۔۔۔ راحیلے نے کہا اور انھوں کر بیرونی  
دوروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

راحید نے کہا تو میران نے اٹلات میں سرلا دیا۔ ہوٹل کے گیٹ پر  
کمرے دربانوں نے راحید کو میران کے ساتھ آتے دیکھ کر حرمت سے  
چلتے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ایک دربان آگئے بڑھ کر گیٹ  
کے درمیان کھوا ہو گیا۔

جذاب میڈم اندر نہیں جاسکتی۔ ..... دربان نے قدر سے سرد  
لنج میں کہا ہیں درسرے لمحے اچل کر لپٹے دوسرے ساتھی کے  
ساتھ جا کھوا ہوا۔ میران نے اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکا دیا تھا اور  
اچل کر لپٹنے ساتھی کے ساتھ جا کھوا ہوا تھا۔

اب اگر تم نے کوئی بات کی تو گولی مار دوں گا۔ ..... میران نے  
خراستے ہوئے کہا اور پھر خود ہی شیشے کا دروازہ کھل کر اس نے راحید

کو اندر داخل ہونے کا اخبارہ کیا۔ راحید جو دربان کی بات سن کر  
ٹھیک ہی طرف پر بیٹھا ہوتے ہوئے کہا۔  
ایک طرف ہٹوپہ میرے ساتھ آئی ہیں۔ ..... میران نے سر دلچسپی میں اور کاؤنٹر کی  
میں کہا۔

وہ وہ میران صاحب یہ سی۔ ..... سپرو اندر نے میران کو دیکھ کر  
ہری طرف پر بیٹھا ہوتے ہوئے کہا۔

تجھے سب سالم ہے۔ ..... میران نے سر دلچسپی میں اور کاؤنٹر کی  
طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر دو لاکیاں موجود تھیں وہ دونوں ہی حرمت سے  
میران اور اس کے ساتھ کاؤنٹر کی طرف آتی ہوئی راحید کو دیکھ رہی

ہے۔ ..... تینجراں احمد صاحب لپٹنے دفتر میں ہیں۔ ..... میران نے کاؤنٹر کے  
لپٹنے کی کسر دلچسپی میں کہا۔

میں ہاں مگر۔ ..... لڑکے نے بکھلانے ہوئے انداز میں جواب دیتے  
وئے کچھ کہنا چاہتا۔

میران نہیں کہو کہ علی میران ان سے فوری طور پر ملا جاتا ہے اور اس  
کو کچھ کہنے کی خرودت نہیں ہے۔ ..... میران نے سر دلچسپی میں لڑکی کی  
لٹکائی ہوئے کہا تو لڑکی نے ہوس دیکھنے ہوئے کاؤنٹر پر موجود امن  
کام کا سیور المایا اور کیے بعد دیگرے کی بیٹن پر لیں کر دیتے۔

کاؤنٹر سے بول رہی ہوں سر۔ ..... علی میران صاحب تشریف لائے  
ان کے ساتھ اپ کی ساپتہ بیگم راحید صاحبہ اور ان کا بھائی بھی

ناموش کمرے رہے تھے انہوں نے کوئی بات نہ کی تھی۔ قاہر ہے  
میران بھاں اکٹھتا جاتا رہتا تھا اور وہ میران کو ابھی طرف جلتھتھے۔  
انہیں یہ بھی میران تھا کہ میران سر تنشیت فیاض کا دوست ہے اور  
سپر تنشیت فیاض چاہے تو ہوٹل ایک لمحے میں سیل کر اسکتا تھا اس  
سے ساری انتظامیہ ذوقی تھی اس لئے دربانوں کو میران کو روکنے کی  
ہراثت نہ ہو سکی تھی۔

اپ کیوں آئی ہیں آپ کو کہتی بار۔ ..... ایک سپرو اندر نے ان

ہے ملی مران صاحب آپ سے ملا چاہتے ہیں۔..... لڑکی نے مران کے سامنے رسمیور لے کر کافوں سے لگایا۔  
 سے تقریب ہوتے ہوئے کہا اور مران بے اختیار سکرا دیا۔ لڑکی نے کہا اور پھر دسری طرف سے بات سن کر  
 بھی سپروائزر صاحب نے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن مران اس نے رسمیور کریم پور کھو دیا اور ایک طرف کمرے سپروائزر کو اس  
 صاحب نے سپروائزر کو واپس دیا ہے۔..... لڑکی نے دسری طرف پر ایک ایک شیر صاحب کے سینہل آفس میں لے چاہا نیجیر صاحب  
 سے بات سن کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ لڑکی نے دسری طرف پر ایک ایک شیر صاحب کے سینہل آفس میں لے چاہا نیجیر صاحب  
 پر ایک خوب بات کر لیجئے۔..... لڑکی نے رسمیور مران کی طرف پر ایک ایک شیر صاحب کے سینہل آفس لفت کی طرف چڑھاتے ہوئے کہا۔  
 لیا سجد ہوں بعدہ تینوں اس لفت کے ذریعے جسے مرغ مولڈ کے  
 میں علی مران بول رہا ہوں۔..... مران کا پھر اجتماعی سفیدہ تھا۔ قرار استعمال کرتے تھے اور اسی لئے اسے آفس لفت کہا جاتا تھا۔  
 مران صاحب آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ ..... دوسروں میلات کی سب سے آخری آٹھیں منزل پر رکھنے لگئے۔ راہداری کے آخر  
 طرف سے نیجنے کھا شروع کیا۔  
 مجھے سب سطح میں ہے۔ آپ میری سلوکات میں مزید اضافہ کرنے کی ایک کامیابی کے باہر دو سکھ افراد کھوئے ہوئے  
 کی کوشش کریں میں آپ سے مدد ضروری یا تینیں کرنا چاہتا ہوں اور ..... انہیں صاحب نے بلایا ہے۔..... سپروائزر نے دربانوں سے  
 ہو سکتا ہے کہ یہ باتیں آپ کے مفاد میں ہوں ورنہ آپ جلتے ہیں کہ اپ ہو کر کہا جو جنی حریت بھری تقریبوں سے راحیلہ کو دیکھ رہے  
 ہوئیں کی چیزیں اور مالک بیگم قرباش سے بھی بات ہو سکتی ہے۔ تھے ایک دربان نے ایجاد میں سرطانے ہوئے دروازے کے ساتھ  
 مران نے سرد گھے میں کہا۔  
 تمہیک ہے آپ تشریف لے آئیں لیکن اگر راحیلہ تے کوئی رنگاں ..... جاہ مران صاحب۔ آپ کی سایدہ بیگم راحیلہ صاحبہ اور ان  
 کیا تو پھر اسے سمجھانا آپ کا ہی کام ہو گا۔..... دسری طرف سے جواب لے بھائی تشریف لائے ہیں۔..... دربان نے مران راحیلہ اور رضا کی  
 دیا گی۔  
 آپ ہے فکر میں کوئی بندگاں نہیں ہو گا۔..... مران نے جواب دیا۔ تمہیک ہے جاہ ..... دربان نے کہا اور رسمیور واپس ہبک میں

ٹھاکر اس نے دلیر ایک بجگ مخصوص اندازی میں بارا تو دروازہ کھلے چلا گیا۔

”جلو راحیلے لیلیز فرست.....“ عمران نے سکراتے ہوئے راحید سے کہا تو راحید ایک لمحے کے لئے بھی اور پھر ایک لمحے سے آگے بڑھ گئی۔ اس کے بعد چھپے عمران کرے میں داخل ہوا اور سب سے آخر میں رضا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک دسین و عرض کردہ تھا جسے احتیائی شاندار انداز میں سجا یا گیا تھا ایک طرف ایک بڑی سی لینکن احتیائی قسمی شاندار آفس نیبل تھی جس کے بعد چھپے ایک آدمی کروہوا ہوا تھا اس کے جسم پر احتیائی قسمی کپڑے کا سوت تھا۔ اس کی لینکن کے بال غیر تھے لینکن وہ خاصاً وجہہ اور خوبصورت آدمی تھا لینکن اس کے ہمراہ کی مخصوص بناوت بیمار ہی تھی کہ وہ خود طرف اور اپنے مفادات کی بیک خاصاً سرو مرہ اور سنکاک طبیعت کا ماں ہے۔ اس کے ہمراہ پر شدید محن کے تاثرات نمایاں تھے۔ ہونٹ بھیجئے ہوئے تھے اور اس کی نظر راحید پر تھی، ہوئی تھیں۔

”اسلام علیکم راشد صاحب۔.....“ عمران نے سکراتے ہوئے کہ اور آگے بڑھ کر مصالخے کے لئے ہاتھ بڑھادیا۔

”وعلیکم السلام جاہب۔.....“ اس آدمی نے جو ہوش فائیو سٹار کا شیخ تھا اسی طرف ہونٹ بھیجئے بھیجئے ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصالخے کیا لینکن اس کے مصالخے میں گرمیش تھی۔

”تو تم جزل میجر بن گئے ہو اب کافی ترقی کر لی ہے تم نے۔“

راحید نے راشد سے حاطب ہو کر جسے سادہ سے لمحے میں کہا تو راشد بے اختیار بھوک پڑا اس کے ہمراہ پر حیرت کے ہڈات تھے۔

”تو کیا جہیں مسلم نہیں تھا حالانکہ تمہاں آتی جاتی رہی ہو۔“ راشد نے کہا۔

”نہیں مجھے توب مسلم ہو ہاہے۔ میں تو سمجھ تھی کہ تم بھٹکی طرح استشت فیخری ہو گے۔.....“ راحید نے اسی طرح سپٹ لمحے میں جواب دیا اور کہی پر بھیج گئی۔ عمران اور رضا بھی بھیج گئے۔ عمران کے ہمراہ پر راحید کی اس بات بیت کے بعد خاۓ المیمان کے ہڈات ابرا تھے تجھک رضا بار بار اس طرح راحید کو دیکھ رہا تھا جسے اسے خطرہ ہوا کہ کسی بھی لمحے راحید کو ذمی درود پڑ سکتا ہے۔ اپ کیا بیٹا پسند کریں گے۔.....“ راشد نے لمحے ہوئے لمحے میں کہا اسے بھی شاید راحید کی طرف سے اسی قسم کا خطرہ محسوس ہو رہا تھا جس طرح کارہا کو محسوس ہو رہا تھا اس نے وہ بار بار راحید کو دیکھتا اور پھر نظریں پھری لیتا۔

”بھی شکری چائے پڑاویں۔.....“ عمران نے کہا تو راشد نے امبابت میں سرپلائے ہوئے امزکام کا رسیور انہیا اور نہریں کر کے چائے لانے کا کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔.....“ راشد نے جسے کاروباری لمحے میں حاطب ہو کر کہا۔

”راحیدہاں اس ہوش میں طالزم رہی ہیں پھر انہیں نوکری سے

قادر گردیا گیا اس کی کیا وجہ تھی اور کس نے انہیں فوکری سے قادر گیا تھا۔..... مران نے ابھائی سخنیدہ لمحے میں کہا۔

”یہ بات آپ کیوں بوجھ رہے ہیں یہ ہمارے ہوش کے سکرنس میں ہے..... راہنہ نے بوجھے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”راہنہ صاحب میں نے آپ کی یہ بات اس لئے پرداشت کر لی ہے کہ آپ راحیلہ کے خاوند رہے ہیں اور راحیلہ اب میری جھوٹی ہیں ہے ورنہ آپ اچھی طرح جلتے ہیں کہ میں اگر چاہوں تو آپ دوسرے لمحے سڑکوں پر بھیک مانگتے تھے آئیں۔..... مران کا بچہ ہے حد سرد تھا۔

”آپ پلیز بچے بار بار دھمکیاں شدیں ہمہاں کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتے یہ ہمارا رہا ہے۔ میں آپ کی محنت صرف اس لئے کرتا ہوں کہ آپ سر جبار الرحمن کے صاحبزادے ہیں اور سر جبار الرحمن کے ہمارے ماگوں سے ذاتی تعلقات ہیں لیکن میرے ہاتھ بھی جلتے ہیں کہ میرا دامن ہر قسم کی آلو دگی سے پاک ہے۔ راحیلہ کو فوکری سے قادر گی میں نے نہیں کیا تھا اور نہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔ راحیلہ کو جیزین نے لا خود لپھنے دستخوں سے قادر گیا تھا۔..... راہنہ نے اس بار عکس لمحے میں کہا۔

”تو پھر بیگم قرباش سے میری بات کرائیے میں ان سے بات کرنا پاہتا ہوں۔..... مران نے اسی طرح سرد لمحے میں کہا تو راہنہ ایک بار پھر اپنے کام کا رسیور اٹھایا اور کیے بعد دیگرے کئی نسیروں کی وجہ پر کہیے۔

”راہنہ بول بھاہوں بیگم صاحب سے حمزہ اشیلی حصے کے ڈائریکٹر

جزل سر جبار الرحمن کے صاحبزادے علی مران صاحب بات کرنا چاہئے ہیں وہ میرے آفس میں موجود ہیں۔..... راہنہ نے بڑے سخنیدہ لمحے میں کہا اور ایک بار پھر ہوش بھجتے ہے پھر اس نے جو نک کر دوسری طرف سے بات سنی اور رسیور مران کی طرف بڑھا دیا۔

”آئیں۔..... دوسری طرف سے ایک بھارتی بھر کم اور ابھائی کرخت آواز سنائی دی۔

”آنی میں علی مران بول رہا ہوں۔ آپ کے جزل شیخ راہنہ صاحب کے پیشگوں آفس سے۔..... مران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”تم ہماں کیوں گئے ہو کیا کام تھا جیسیں راہنہ سے۔..... دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لمحے میں کہا گی۔

”تجھے معلوم نہ تھا کہ آپ بخش نصیل اور سو ری بخش بھارتی ہماں ہوش میں موجود ہیں ورنہ غالباً ہر براہ راست آپ کے پاس آتا اور آپ راہنہ کو بھی دیں کال کر لیتیں۔..... مران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”بکواس مت کرو۔ اب بکواس کی توکان سے پکڑ کر جوتے نگاؤں گی۔ بولو کیا کام ہے جیسیں راہنہ سے۔..... دوسری طرف سے فضیلے لمحے میں کہا گی۔

”راہنہ کی سابقہ بیوی راحیلہ میری جھوٹی ہیں ہے۔ اس نے یوں سو رکن سے ہوش مانگت کی ڈگری لی ہوئی ہے اور ہمہاں ملازم بھی رہی ہے۔ پھر جب راہنہ نے خوبی طور پر دوسری شہادتی کر لی اور

۱۰۔ اگر میں راہد صاحب کو گولی مار دوں تو کیا سیٹ پیدا نہ ہو جائے گی..... مران نے کہا تو راہد نے اختیار ہو گکھ چاہس کے بھرے پر خسے کے ہزارات ابمر آئے۔

۱۱۔ کوہاں مت کرو جب میں نے کہہ دیا ہے کہ سیٹ نہیں ہے تو پھر سیٹ نہیں ہے..... بیگم صاحب نے اور زیادہ فصلی کی ہے میں کہا۔

۱۲۔ ٹھیک ہے پر مجھے اٹھم صاحب سے بات کرنی پڑے گی۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ بات ان بھکنے لیں..... مران نے من بناتے ہوئے کہا اور انھ کر رسیور لا خودہ کر پیٹل پر رکھ دیا۔

۱۳۔ او کے راہد صاحب اب اجلاست آپ کی چائے ابھی بھک نہیں آئی۔ سہر حال اگر آجائے تو مجھے ہاں میں بیٹھا دیجئے..... مران نے افسوس ہوئے کہا یعنی اس سے چھلے کہ راہد کوئی ہواب رہتا اپنا لک اٹر کام کی گھنٹی نج اٹھی اور راہد نے جلدی سے رسیور اٹھایا۔

۱۴۔ بھتیز..... راہد نے کہا اور رسیور کو کراٹھ کھوا دیا۔

۱۵۔ ایسے بیگم صاحب نے کہا ہے کہ آپ کو ساقتے لے کر ان کے آفس میں پہنچاون۔..... راہد نے کہا۔

۱۶۔ پھٹیئے..... مران نے سکرتیس ہوئے کہا اور پھر وہ راحیلہ اور رفاقتی طرف ہزگی۔

۱۷۔ آؤ۔ آؤ۔ گھبراڈت سب ٹھیک ہو جائے گا۔..... مران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد وہ ساتویں منزل کے ایک کمرے میں داخل ہو رہے تھے یہ کہہ بھی اہتمائی شاندار انداز میں جما ہوا

اس کا علم راحیلہ کو ہوا تو اس نے احتجاج کیا اس پر راہد صاحب نے کوئے کھوئے اسے طلاق دے دی۔ اس کے ساقتے ہی اسے ملازمت سے بھی فارغ کر دیا گی۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا مطلقاً حورت کا ہیاں ملازمت کرنا منع ہے..... مران نے اس بار اہتمائی سنجیدہ مجھے میں کہا۔

۱۸۔ تمہاری چھوٹی ہیں کہے بن گئی اس کا تو ڈینی تو ازن درست نہیں ہے۔ طلاق کے بعد اس نے کام پر آتا چھوڑ دیا تھا اس نے مجبوراً مجھے اسے نوکری سے فارغ کرنا پڑا۔ البتہ میں نے اس کے سابقہ تقاضا جات کے ساقتے ساقتے ایک بھاری رقم اپنی طرف سے اس کے والد کو دی تھی تاکہ اس کا علاج کرایا جائے کہ مجھے اس لڑکی سے ہمدردی ہے۔ راہد نے واقعی اس سے زیادتی کی ہے یعنی میں اپنے ملازموں کے ڈالیں معاملات میں مداخلت کرنے کی قابل نہیں ہوں۔..... بیگم رضا قرباش نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

۱۹۔ اگر اس کا ڈینی تو ازن ٹھیک ہو گیا ہو تو کیا اب آپ اسے دوبارہ سروس دے دیں گی۔..... مران نے کہا۔

۲۰۔ اب نہیں ہوئی اب سیٹ نہیں ہے..... بیگم صاحب نے صاف اور دو توک ہواب دیتے ہوئے کہا۔

۲۱۔ سیٹ تو پیدا کی جا سکتی ہے۔..... مران نے کہا۔

۲۲۔ نہیں ہیاں ہر کام اصول کے تحت ہوتا ہے ہیاں کوئی سے اصولی نہیں کی جاسکتی۔..... بیگم صاحب نے کہا۔

خا۔ کونے میں ایک بڑی سی دفتری سرچی جس کے پیچے ایک خاصی بھاری بھر کم نیکن خاصی مرکی خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا بہرہ جدا اور پر بھال ساتھا۔ رنگ اچانکی سرخ و سفید تھا۔ سر کے بال اچانکی سینے سے سوراے گئے تھے۔ اس حورت کو دیکھ کر فرار ہی یہ احساس ہوتا تھا کہ اس کی ساری زندگی اچانکی صیل و قارام میں گوری ہو گی۔

۰ اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ..... میران نے اندر داخل ہوتے ہیں جسے خلوع و غضون سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

۰ علیکم اسلام یخواہور یہ بناز کہ تم نے مجھے احترم کی دھکی کیوں دی ہے چہار اکیا خیال تھا کہ میں احترم سے ذوقی ہوں یا اس کے کہنے پر میں لپٹنے اصول بدل دوں گی..... بیگم صاحب نے مصیلے لمحے میں کہا یعنی اس کا بہرہ بسارہ تھا کہ یہ خصہ منسوخ ہے۔ اس نے راشد، راحیل اور رضا کی طرف سرے سے توجہ ہی شدی تھی جیسے ان کا وجود عدم وجود برابر ہو۔

۰ مجھے تھارف ہو جائے یہ راحیل ہے میری چھوٹی ہیں اور یہ راحیل کا چھوٹا بھائی ہے رضا۔ کانچ کا سٹوڈٹ ہے اور راحیل تم تو بہر حال بیگم صاحب کو جانتی ہو گی البتہ رضا سے تھارف ضروری ہے تو رضا بیگم صاحب اپنے قاییو سفاریوٹ کی چھیری میں اور مالکہ ہیں۔ اچانکی اصول پسند ہیں۔ ان کے شوہر نادار اور میرے اٹکل کا نام آغا احترم رضا قربیاں ہے اور وہ مشہور فکاری ہیں۔ ان کا کہتا ہے کہ وہ صرف شریوں کا فکار کہلاتے ہیں اور آج تک کوئی شیران سے نیچ کرنہیں جاسکا تھا اب یہ

ان کی ستم فہرستی ہی ہے کہ وہ خود فہرستی کا فکار ہو کر اب اپنے فکار میں کے ایک کرے میں بیٹھے ہیں فکار کی کہانیاں پڑھتے ہیں۔ ..... میران کی زبان روشن ہو گئی تو بیگم قربیاں ہے اختیار پس پڑی۔

۰ تم ایک شہر شیطان ہو۔ جہاری اماں بی تم سے تھیک سلوک کرتی ہیں۔ بہر حال یخواہور تم لوگ بھی بیٹھے جاؤ۔ اور ہاں راشد میں نے چھپیں جہاں اس نے بلا یا ہے کہ اب تم نے راحیل کے محاملات میں کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں کرنی جہارا اب اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کچھے اور جاؤ۔ ..... بیگم صاحب نے راشد سے کہہ دیا ہے۔ میں بیگم صاحب۔ ..... راشد نے مودباد لمحے میں کہا اور وائیچے مرنے لگا۔

۰ ایک منٹ راشد صاحب۔ ..... میران نے جو اس دوران میں کے سامنے رکھی ہوئی کریں یہ بیٹھے چکا تھا بول الغافل۔

۰ بھی صاحب۔ ..... راشد نے ٹرٹے ہوئے کہا۔

۰ لا حصہ کب سے آپ کا کیا تعلق ہے۔ ..... میران نے کہا تو راشد ہے اختیار بھک چڑا۔

۰ لا حصہ کب۔ یہ کون سا کب ہے۔ ..... بیگم صاحب نے اچانک

حریت بھرے لمحے میں کہا۔

۰ اگرین وڈا پر ایک کب ہے جس کا ماں فیر ملکی ہے۔ میں ہاں کبھی گیا تو نہیں البتہ میں نے سزا ہوا ہے کہ یہ کب پیشہ در قاتلوں کا

مران سے مخاطب ہو کر کہا۔  
ان کی آفس میں لا جسٹر کلب کا کارڈ موجود تھا اور لا جسٹر کلب کے  
بارے میں تجھے جو معلومات حاصل تھیں وہ میں نے پہلے بتا دی ہیں تجھے  
حریت صرف اس بات پر ہوتی تھی کہ ہوٹل فائیو سٹار کی امتال میں نے  
پیش کر کر شش کی ہے کہ جو رام پیشہ حکیموں اور گروں سے ہوٹل  
کو دور رکھ کر کے پھر اس ہوٹل کے بجزل میرگر کی میز پر اس پہنام زمان  
کلب کا کارڈ کیسے پہنچ گیا اور اسی لئے میں نے راہد صاحب سے یہ بات  
پوچھی تھی..... مران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اس لا جسٹر سے یا لا جسٹر کلب سے ہر قسم کے تعلقات اور صاحبو  
جات فری طور پر منسون کر دو اور آئندہ ہے مجھی کسی قسم کا تھیکہ دو  
پہلے اس کے بارے میں پوری چیز ہیں کہ زیاد کرو۔ جاؤ اس بار تو میں  
چہاری کو ہماری معاف کر رہی ہوں آئندہ نہیں کر دیں گی..... بیگم  
قرباش نے اچھائی فصلیے لئے میں کہا تو راہد تھیک یوہ کہ کرمزا اور تیز  
تیر قدم اٹھا آفس سے باہر چلا گیا۔

پہاں اب یوں تم راحید کو ساقے لے کر کیوں اور کیسے آئے ہو اور  
تم نے کہے کہہ دیا کہ راحید کا ذہنی توازن درست ہے جب کہ میں  
نے کئی بار خود اس کی ذہنی انبار طی کا مظاہرہ دیکھا ہے..... بیگم  
قرباش نے راحید کو خور سے دیکھتے ہوئے مران سے مخاطب ہو کر  
کہا۔ راحید سلسیل خاموش یعنی ہوتی تھی۔

آپ نے اب تک راحید کے روپے میں کوئی جذر ملی محسوس نہیں

پسندیدہ کلب ہے..... مران نے بیگم صاحب کو جواب دیتے ہوئے  
کہا۔

پیشہ ور ہاتھوں کا پسندیدہ کلب پر تو وہ اچھائی گھٹیا جگہ ہوتی اور  
برام کا لفڑ ہوا یہ کلب۔ کیوں راہد ہمارا اس سے کیا تعلق ہے۔  
بیگم صاحب نے اچھائی فصلیے لئے میں کہا۔

میں تو اچھے ہاں بھی نہیں میا۔ بیگم صاحب البتہ اس کا مالک  
لا جسٹر ہے وہ پالینڈ کا یاد شدہ ہے اور طوبیل مرے سے سچھاں مقیم ہے۔  
ہمارے ہوٹل کے لائن پر شراب سپلائی کرتا ہے اس سلسلے میں  
اکڑا جاتا رہتا ہے۔ سر امداد ہے کار و باری سلسلے میں۔..... راہد  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوه ہاں تجھے یاد آگی لا جسٹر کا نام تو تجھے یاد ہے کہ ہوٹل کی شراب  
کی سپلائی کا تھیکہ اس کے پاس ہے لیکن اگر اس کا تعلق پیشہ ور ہاتھوں  
سے ہے تو تم نے اسے تھیک کیوں دیا جیسیں حکومت نہیں ہے کہ میں  
برام پیشہ افراد سے کس حد تک الرجک ہوں۔..... بیگم صاحب نے  
فصلیے لئے میں کہا۔

بیگم صاحب تجھے خود اس بات کا حکم نہیں ہے مران صاحب نے  
ہمیں بار بات کی ہے اگر واقعی الہما ہے تو میں تھیکہ کیسل کر دیتا  
ہوں۔..... راہد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیوں مران کیا واقعی الہما ہے یا تم نے اپنی مادت کے مطابق  
کسی خاص مقصد کے لئے یہ بات بنائی ہے..... بیگم قرباش نے

مجبوری یہ ہے کہ اب ہوئی میں اس کے لائق کوئی سیٹ نہیں ہے اور نبی سیٹ پیدا نہیں کی جاسکتی اس کے لئے یورڈ اف گورنری کی میں لیکھ ہو۔ اس میں تفصیلی بحث کے بعد اکثری فیصلہ ہو جب کوئی نبی سیٹ پیدا ہو سکتی ہے اور فی الحال ایسا ممکن نہیں ہے۔ لیکن اگر تم کہو تو میں کسی اور ہوئی میں اس کے لئے سفارش کر سکتی ہوں۔ ..... بیگم قرباش نے کہا۔

”ٹھیک ہے آپ کی مردمی۔ وہی میں سفارش کا قائل ہی نہیں ہوں اس نے آپ کو کسی سفارش کی ضرورت نہیں ہے البتہ کافی عرصہ ہو گیا ہے انل اعلیٰ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ کیا آپ اجازت دیں گی کہ میں ہمارا آپ کے آفس سے ان سے فون پر ملاقات کر دوں؟ ..... غرمان نے مضموم سے لمحے میں کہا۔

”تو تم باز نہیں آؤ گے ٹھیک ہے یہ بھی کرو۔ ..... بیگم قرباش نے خصیلے لمحے میں کہا اور پھر ساتھ موجود فون کار سیور انھا کر اس نے اپنی سکریٹری کو بہانش گاہ پر اپنے شہر اعلیٰ سے بات کرنے کا کہ کر سیور رکھ دیا۔

”میں تو بس ان کی خدمت میں سلام عرض کرنا چاہتا ہوں آپ کیوں نا راضی ہوئی ہیں۔ ..... غرمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں جہاری آئی ہوں جس طرح جہاری اماں بی جہاری رگ رگ سے واقع ہے اس طرح میں بھی ہوں مجھے معلوم ہے تم نے ان سے کیا کہنا ہے لیکن کان کھول کر سن لو کہ انہیں بھی معلوم ہے کہ

کی راشد کا سامنا کرنے کے باوجود اس نے کسی اباد طی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ..... غرمان نے کہا تو بیگم ہونک پڑی۔  
”اڑے ہاں واقعی تو کیا تم نے اس کا ملاعچہ کرایا ہے اگر الجھا ہے تو مجھے ذاتی طور پر اس بات پر ہے حد سرت ہوئی ہے۔ ..... بیگم قرباش نے کہا۔

”بیگم صاحبہ راشد نے مجھے طلاق دے دی ہے اس لئے اب میرا راشد سے کوئی تعلق نہیں رہا اس سے بھلے واقعی راشد کے لئے میرے ذہن پر ہے حد دباو تھا لیکن غرمان صاحب سے ملنے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ میں غلطی پر تھی اور اب میرے ذہن پر کوئی دباو نہیں ہے۔ ..... راحیل نے احتیائی سخینہ لمحے میں کہا۔

”یہ ہے ہی الجھا جادو! اس کے پاس جادو کی چوری ہے جسے گھر کر ہو جگد لہنے مطلب کے نتائج پیدا کر لیتا ہے اب دیکھو اس نے مجھے کس طرح میرے شہر اعلیٰ کی دھمکی دے دی اور مجھے مجبوراً اسے ہمارا لہنے دفتر میں بڑا بڑا کیوں کر کر مجھے مارنے کے لئے کو اس نے ایسی پی پڑھانی ہے کہ وہ بندوق لے کر مجھے مارنے کے لئے ہمارا آجائے میں بھی دریغ نہیں کرے گا۔ ..... بیگم قرباش نے کہا تو اس پر راحیل نے اختیار پڑی۔

”مجھے خوشی ہے کہ میرا بھائی عظیم آدمی ہے۔ ..... راحیل نے کہا۔  
”اب یو لو غرمان تم کیا چاہتے ہو۔ راحیل واقعی ذہنی طور پر درست ہو چکی ہے کس طرح ہوئی ہے مجھے اس سے مطلب نہیں ہے لیکن

میں اصولوں کے مقابلے میں کسی کی پرواہ نہیں کیا کرتی۔ ..... بیگم  
قرباش نے ہوتے جاتے ہوئے کہا اسی لمحے فون کی حصہ نہ اٹھی اور  
بیگم قرباش نے رسیور اٹھایا۔

میں بول رہی ہوں۔ سر عبدالرحمٰن کالاکاعلیٰ عمران بھائی میرے  
وفتریں موجود ہے۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔ ..... بیگم نے رسیور  
امحکار اہمیتی سنبھیڈ لمحے میں کھا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا کر  
لاوزر کا بنن آن کر دیا۔ ظاہر ہے وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی  
گلخکھ سننا چاہتی تھی۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہ میں حضرت فقیر تقصیر بندہ نادان  
علیٰ عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) دنیا کے عظیم ترین  
آنیڈیل شکاری سر اعظم خان قرباش کی خدمت میں ہدیہ عقیدت پیش  
کرتا ہوں۔ ..... عمران کی زبان روائی ہو گئی۔

و علیکم السلام پیش رہو عمران بیٹے۔ میں تم جیسے قدر شاس  
اویسوں کی اس دنیا میں شعیب کی ہے کاش سب جہاری طرح تقدیر  
شاس ہوتے۔ بہر حال خیریت ہے کہے اپنی اصول پسند آئنی کے دفتر  
لیٹی گئے ہو۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی یہکن لمحے  
میں موجود صرفت نایاں تھی۔

ارے یہ آپ نے کیا کیا کہ اپنا نام بدل دیا۔ اعظم تو ہرے رصب  
دبدبے والا نام ہے۔ اس کا تو اتنا حرب ہے کہ جسے ہرے خونوار شیر  
اعظم کا لفظ سن کر دیں زمین پر سرگونا شروع کر دیتے تھے۔ آپ نے

سی سی کہ اعظم کی جگہ اصول بروزن فضول جسمیا نام رکھ لیا۔ ..... عمران  
نے اہمیت حیثت بھرے لمحے میں کہا۔  
کہا۔ کیا کہر رہے ہو۔ کیا جہار ادا ماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ میں  
کے کہ نام بدلا ہے میرا نام تو اب بھی اعظم ہے۔ ..... اعظم صاحب  
نے اہمیت غصیلے لمحے میں کہا۔  
ابھی آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ آئنی اصول پسند ہیں اور یہ بات  
میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ پوری دنیا میں اگر آئنی کسی کو پسند کرتی  
ہیں تو وہ آپ ہیں۔ اس نے ظاہر ہے کہ آپ نے اپنا نام اعظم سے بدل  
کر اصول رکھ لیا ہے ورنہ آپ کہتے کہ آئنی اعلام پسند ہیں۔ ..... عمران  
نے بڑے مضموم سے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف  
اعظم صاحب کا ان پھاڑا قہقہہ سنائی دیا۔  
شیطان ہو۔ پورے شیطان۔ نا نیس۔ ..... بیگم قرباش نے  
اویسی آواز میں بڑراستے ہوئے کہا ان کا سرخ دسفید بھروسہ شرم و حیا سے  
اور زیادہ سرخ پڑ گیا تھا۔  
بہت خوب جہاری ذہانت اور خوبصورت باتوں کا جواب نہیں۔  
اگر تم نکھنڈ ہوتے تو نکھنڈ ملک و قوم کا بہتر سرمایہ ہوتے۔ اعظم  
صاحب نے پہنچے ہوئے کہا۔  
اور یہ سرمایہ بخوبی میں پڑا پڑا سڑھاتا۔ ..... عمران نے ترکی پڑ ترکی  
جواب دیا اور اعظم خان ایک بار پھر کھلکھلا کر پس پڑے۔  
اٹکل ایک لڑکی ہے راحیدہ میری جھوٹی ہیں ہیں۔ اس نے ہوش

مخفث میں ماسڑاگری کی ہوئی ہے وہ بھلہ ہوٹل فائیو سtar میں طازم تھی۔ اس ہوٹل کے موجودہ جزل شیر اور سابقہ شیر راشن نے اس سے شادی کر لیں راشن نے ایک سال بعد غصہ طور پر دوسرا شادی کر لی۔ راحیہ کو جب مسلم ہوا تو اس کے محتاج کیا تو راشن نے کھوئے کھوئے اسے ملاجع کھتے دی اس سے اس کو احتاصد س ہوا اک اس کے ذہن پر اڑا ہو گی۔ مجھے سخون ہوا تو ہم نے اس کا ملاجع کرایا۔ اب وہ ہر لحاظ سے حدمت ہے۔ میں سخا نہیں سے بات کی ہے لیکن ان کا ہکنا ہے کہ ان کے پاس کوئی سیکھ نہیں ہے اور وہ اصول پسند اور سوری اعلم پسند ہیں اس سے اگر تاب نشانہ کروں تو مجھے یقین ہے کہ آئنی فریست پیدا کر لیں گی۔ عمران نے اپنے اصل مقصد پر آئے ہوئے ہکنا۔

”وہ آج تک اولاد تو پیدا کر نہیں سکیں سیست کہیے پیدا کر لیں گی تا نفس۔ اور سیست پیدا کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے۔ جھاری ہیں راحیہ نے اگر ہوٹل مخفث کی ماسڑاگری لی ہوئی ہے تو اسے ہوٹل کا پرسائل شیر تعلیمات کیا جاسکتا ہے۔ پرسائل شیر کی سیست تو کافی مر صے خالی چلی آہی ہے۔ اپنی آئنی سے میری بات کراؤ۔ اعلم قرباٹ صاحب نے ہکا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسید بیگم قرباٹ کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ تم نے کیا ہکا ہے کہ میں اولاد پیدا نہیں کر سکتی۔ بولو کیوں کہا ہے تم نے۔ بولو ہمادوں اصل بات ان بھوئیں کے سلئے۔ بیگم

نے اچھائی خصلیے لے چکے میں ہکا۔  
”اڑے اڑے تم سن ہی تھیں میری بات۔ وہی بات تو پی ہے لیکن پھر بھی آئیں سوری۔ جھاریے پاس پر سائل شیر کی آسامی خالی ہے۔ پھر تم نے عمران کو انکار کیوں کیا ہے۔ اعلم قرباٹ نے ہکنا۔

”ہم میری مرضی میں نہیں رکھتی راحیہ کو اور اب جھاری سفارش پر تو انکل نہیں رکھوں گی۔ بیگم نے اور زیادہ خصلیے لے چکے میں ہکنا۔

”اڑے اڑے خصہ تھوک دیا تو عمران جو جھاری اور میرا بھیجا ہے اور یہ بھی خصہ پر اتر ڈیا تو پھر اس نے انکل اور آئنی کا لاملا چھوڑ دیتا ہے اور اس کے بعد تم اس کی میں کرتی نظر آؤ گی یہ کوئی شکوئی ایسا چکر چلا دے گا کہ ہوٹل کا بڑن جاہہ ہو کر رہ جائے گا۔ اعلم قرباٹ نے ہکنا۔

”کی مطلب یہ بلکہ مسئلہ ہے۔ یہ کیا چکر چلا سکتا ہے جمارا دامن ہر لحاظ سے صاف ہے۔ بیگم نے خصلیے لے چکے میں ہکنا۔

”ہم۔ مم تو اخبار میں صرف ایک بچوئی سی خڑخانع کر ادوس گا۔ پھر کر کے ہوٹل فائیو ستار کی اعلیٰ انتظامیہ نے دارالحکومت کے بد نام ترین لا جسٹ کلب کی خدمات خفیہ طور پر حاصل کر رکھی ہیں۔ لا جسٹ کلب جو پیشہ در ہے رحم اور سفاک قاتلوں کا گودھ سمجھا جاتا ہے۔ عمران نے آہست سے کہا کہ اس کی اولاد صرف بیگم قرباٹ کے کافوں

مکہ بیٹھ کے اعظم صاحب ملک نہ بیٹھ کے۔

ادہ۔ ادہ اچھا نصیک ہے میں جہاری بات بھی گئی ہوں۔ ادہ کے بھی ایسا ہی کروں گی جیسے تم کہہ رہے ہو تھا حافظ۔ ..... بیگم اعظم قربانی نے عمران کی بات سنتے ہی بوکھلانے ہوئے انداز میں کہا اور رسیور کھو دیا۔

یہ تم نے کیا کہا ہے۔ دوبارہ کہو۔ تو تم اب مجھے بلیک میں کرنا چلہتے ہو۔ ..... بیگم نے عصیلے لہجے میں کہا۔

میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی پھر یہ بلیک میلٹک کہے ہو گئی۔ آپ کے سامنے آپ کے جزل میرجھے سلیم کیا ہے کہ لا جسز جھلک کے لا جسز کو اس نے نصید دے رکھا ہے۔ ..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

وہ اور بات تھی۔ یہ پیشہ در قاتلوں والی بات تم نے کیوں کی۔ ..... بیگم قرباش نے کہا۔

یہ تو ہمارا کا ہر آدمی جانتا ہے کہ وہ پیشہ در قاتلوں کا گواہ ہے۔ ..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میا تم واقعی یہ خردے دو گے اس طرح تو ہو مل فائیو سٹار کی ساری ساکھی ہی تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ ..... بیگم نے ہونت جانتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں آئی میں تو مذاق کر رہا تھا بھلایہ کہے ہو سکتا ہے کہ میں لئے اچھے اور قانون پسند ہو مل کے خلاف کوئی کام کروں۔ آپ

بے کفر ہیں اور ہمارا راجحہ کو میں کسی اور جگہ ایڈ جست کر رہوں گا۔ نوکری ہی دلائی ہے نا۔ اب اجازت دیں۔ ..... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی راجحہ اور رضا بھی اٹھ کر ہوئے ہوئے۔ ان دونوں کے پہروں پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

واقعی تم شیطان ہو۔ گرگ کی طرح رنگ بدلتے ہو۔ اب جو نکلے تم نے اپنا دباؤ فتح کر دیا ہے اس لئے اب راجحہ کو نوکری ملے گی۔ میں نے ایک اور کے لئے پر سائل میرجھے لئے وعدہ کر رکھا تھا میں اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ راجحہ اس سیست کے لئے مناسب رہے گی اور کے راجحہ کل سے تم کام برآ جاؤ گے مجھے یقین ہے کہ تم حت سے کام کرو گی۔ ..... بیگم قرباش نے کہا تو راجحہ اور رضا دونوں کے پہروں پر ہے اختیار سرت کا آپشار پہنچنے لگا۔ غالباً ہے پر سائل میرجھے کا ہمدردہ ہوتا ہے اسی مدت تھا اور ہو مل فائیو سٹار اپنے ٹیکلے کو تختا ہیں اور دیگر مراعات بھی دل کھول کر رہا تھا اس نے راجحہ کی نوکری کا مطلب تھا کہ ان کے تمام دل در دوڑ ہو گئے۔

بُنْ بُنْ بُنْ بُنْ تھکری۔ بیگم حضور میں آپ کے اعتماد پر پورا التردد ہی۔ ..... راجحہ نے سر بھکاتے ہوئے کہا۔

گُڈ۔ جہارا یہ فقرہ بتا رہا ہے کہ تم میں وہ اعتماد موجود ہے جو اس سیست کے لئے ضروری ہے۔ ..... بیگم نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

ٹھکری آئی جسی سخال سے قابو آئی میں آپ نجا نے انکل نے کہے

آپ سے ہاں کرائی ہو گی۔ خدا حافظ۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور تیری سے دروازے کی طرف مل گیا۔ راحیلہ اور رضا بھی اس کے پیچے ہی باہر ہو گئے۔

آواب جہاری توکری اور صحت یا بی کی خوشی میں ڈائسٹنگ ہال میں بینچ کر لیں۔..... عمران نے سکراتے ہوئے راحیلہ اور رضا سے کہا اور جلد ٹوں بعد وہ ڈائسٹنگ ہال میں موجود تھے اور پھر عمران کے حکم پر دیڑپنے کی سرو کرتا شروع کر دیا کہ اچانک عمران کو اپنی کلاسی پر ضریبیں لگنی محسوس ہونے لگیں تو وہ جو نکل پڑا۔

تم پنج شروع کر دیں ذرا باقاعدہ روم نکل ہو آؤں۔..... عمران نے اٹھنے ہوئے کہا اور پھر تیرتیہ قدم انعاماتاہہ ایک طرف راہداری میں ہاتھے ہوئے باقاعدہ روم کی طرف بڑھ گیا۔ کلاسی پر ضریبیں سلسلہ لگ بی تھیں اور عمران جاتا تھا کہ یہ ٹرانسیسیز کال ہے۔ اس نے گھوڑی پر نظر ڈالی تو ڈائل پر دکا ہند سے جل بخھر رہا تھا اس کا مطلب تھا کہ کال بلیک زردو کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ وہ باقاعدہ روم میں داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کرتے ہی گھوڑی کا دکا ہند بننے کی وجہ سے دنوں سو یوں کو گھما کر ایک مخصوص ہند سے پر ایڈجسٹ کیا تو جلتا بجھتا ہند سے سلسلہ بنتے ہو گئے۔

ٹائلے ایکسٹو کا لٹک اودور۔..... عمران نے گھوڑی کو کان سے لگایا تو مخصوص آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں اودور۔..... عمران نے مودباد لجھ میں کہا“

بھائی تھا کہ پھونکہ یہ کال عام ٹرانسیسیز بر سیور کی جا رہی ہے اس لئے یہ کسی بھی دوسرے ٹرانسیسیز کی پر کچھ بھی ہو سکتی ہے اسی لئے بلیک زردو نے ایکسٹو کا کوڈ استعمال کیا تھا اور عمران نے بھی مودباد لجھ میں بواب دیا تھا۔

۱۰۔ بھی اطلاع ملی ہے کہ نواب احمد خان بڑے نواب صاحب اور ان کی بھتی آمد سیست ان کی حوصلی کے تمام ملازمین کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ حکام وہاں بھی بچے ہیں۔ تم پیرے فصوصی نمائندے کی حیثیت سے وہاں فوراً آئنے اور۔..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور عمران کے پھرے کے مضلات پے اختیار حفت سے ہو گئے۔

”لیکن یہ کیس تو اپ کے دائرہ کار میں نہیں آتا سر اور۔..... عمران نے اٹھنے ہوئے بھتی بھتی ہوئے کہا۔

ٹائلے ٹرپ کی وجہ سے اب یہ کسی بھی ذیل کرنا ہو گا اور ایڈنڈا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہنہ بن دیا دیا۔ اس کے ساتھ ہی سویاں خود بخود دا بس درست وقت دینے لگ گئیں اب عمران کو احساس ہو رہا تھا کہ بعض اوقات مذاق مذاق میں کیے ہوئے اقدامات گئے چڑھاتے ہیں۔ ناٹرک ٹرپ والا بچہ اس نے مرغ ڈینی کے سامنے اپنی ہے گھاٹی خاہر کرنے اور بڑے نواب صاحب کے سامنے اصل حالات لے آنے کے لئے چلایا تھا۔ اسے گویہ خیال ضرور تھا کہ اس بھی کوچوری کرنے کے لئے دوبارہ حملہ بھی کیا جاسکتا ہے لیکن یہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا۔

بیجے گیا تھا جہاں سے میں نور محل میں داخل ہوئے وہاں کو چک کر سکتا تھا۔ یہ ایسی بندگی ہے جہاں جب تک کوئی خاص طور پر داخل نہ ہو وہ تجھے پا نہیں سکتا تھا لیکن اچانک میرا دہن گھوم گیا اور میں ہوش ہو گیا جب تجھے ہوش آیا تو دن تک چکا تھا اور نور محل میں لوگ اکٹھے تھے اور پولس کی گاڑیاں موجود تھیں میں بڑی سلسلے سے لوگوں کی نظریوں سے چھپ کر دہاں سے باہر نکلا اور پھر تجھے مسلمون ہوا کہ رات کو بیٹھی آمد، جو یلی کے تمام بھوکیدار، تمام ملازمین جی کہ جو یلی کی حفاظت کے لئے رکھے گئے تمام اجتماعی خونخوار کے سب ہلاک ہو چکے تھے ان سب کو ان کی بچکوں بر گویاں ماری گئی تھیں۔ میں اگر خفیہ بندگی پر نہ ہوتا تو شاید میں بھی ہوئی کہ عوام میں مارا جاتا۔ ہر بڑے نواب صاحب کا نوادرات کا ذخیرہ بھی کھلا ہوا تھا اور اس کے نیچے ایک اور تہہ خاد تھا اس تہہ خانے میں موجود اصل نوادرات جاہ کر دیتے گئے تھے لہتہ وہ سلسلہ کا بھرپور غائب ہے اور باس سب سے بُجُب بات ہے جس کے لئے دیکھی کر لا جھسز کلب کا مالک لا جھسز اور اس کے آٹھ خاص پیغمور قاتلوں کی لا شیں محل کے گیت کے قریب پڑی ہوئی ملی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ وہی انہوں نے محل میں نوادرات کی ہے پھر کسی دوسرے گروپ نے ان پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ میں نے دہاں انکھواری کی تو تجھے دہاں سے کچھ فاصلے پر لا جھسز کلب کی دو بڑی بیسیں کھڑی مل گئیں ان جیسوں کی تلاشی پیش پر ایک جیپ کی سائیڈ محل کے ملازموں کے احاطے میں داخل ہو کر ایک ایسی بندگی چپ کر

کہ اتنی بڑی نوادرات بھی ہو سکتی ہے۔ وہ اس نے مطمئن تھا کہ جو یلی میں سلسلہ افزاد بھی موجود تھے اور خونخوار کئے بھی اور اس کے ساتھ ہی جو یلی میں ملازمین کی بھی کافی تعداد تھی اس نے اس کا خیال تھا کہ جہاں کوئی بڑی نوادرات نہیں ہو سکتی لیکن نوادرات ہو گئی اور یہ سے نواب صاحب اور آئندہ بھی ہلاک ہو گئے۔ عمران دیں کھوا جلد لے سوچتا رہا۔ پھر اس نے دنہ بنن کو دوبارہ کھنچ کر ۲۳ یوں کو ایک شخص بندس سے پر اکٹھا کر کے دنہ بنن کو تمہرا سادا بیان تو ڈائل پر ایک بندس سے تیری سے بیٹھنے لگ گیا۔ تھوڑی در بعد بندس یونکت سلسلہ چھٹنے لگ گیا تو عمران بھی گیا کہ کال رسید کر لی گئی ہے۔

”ہلے ہلے علی عمران کا لانگ اور..... عمران نے کہا۔“  
”میں باس ناٹیگر بول رہا ہوں اور..... دوسری طرف سے ناٹیگر کی آواز سنائی دی۔“

”تم کہاں موجود ہو اس وقت اور..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔“

”ساحل سمندر پر ایک کلب ہے لانگ برد کلب دہاں سے بات کر رہا ہوں اور..... ناٹیگر نے جواب دیا۔“  
”جمیں میں نے نور محل کی نگرانی سوچی تھی اور..... عمران نے مراتے ہوئے کہا۔“  
”میں باس دہاں سے بیٹھا قتل و غارت ہوئی ہے۔ میں رات کو نور محل کے ملازموں کے احاطے میں داخل ہو کر ایک ایسی بندگی چپ کر

سیست کے نیچے سے ایک کاٹھ مل گی جس پر لانگ برڈ کلب کا نام اور فون نمر درج تھا سہ تھا نیچے میں دہان سے سید حلبہاں ہنچاہی تھا کہ آپ کی کال آگئی اور..... نائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جبکہ دہان سے ہوش کر دینے والی اچھائی زور اڑ گیں فائز کی گئی ہے اس کے بعد واردات کی گئی ہے لیکن اگر یہ واردات لا جھسڑ اور اس کے ساتھیوں نے کی ہے تو پرانہیں کس نے ہلاک کیا ہے اگر ایسا کسی دوسرے گروپ نے کیا ہے تو غالباً ہے وہ بھی جیسوں پر دہان نیچے ہوں گے دہان ان کے نشانات نظر آئتے ہے اور اور ادھر سے پوچھ گئی جا سکتی تھی اور..... عمران نے کہا۔

"دہان ان لا جھسڑ کلب والی جیسوں کے علاوہ اور کسی گاڑی یا جیپ کے نشانات موجود نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ایک کار کے نشانوں کے نشانات ہیں جو بھلے انہی جیسوں کے ساتھ کھوئی رہی ہے پھر وہیں سے ہی بیک ہو کر واپس دار الحکومت کی طرف گئی ہے۔ کار کے نشانوں کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سین ان کار تھی۔ میں نے واپس کار کے بارے میں راستے میں معلومات حاصل کی ہیں تو مجھے پت چلا ہے کہ یہ کار جس سویرے واپس جاتی ہوئی دیکھی گئی ہے۔ سیاہ رنگ کی کار ہے اور اسے کوئی غیر ملکی چارہا تھا۔ اس غیر ملکی کا تفصیلی ملیے تو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ معلوم ہوا ہے اس سے تکمیل ہوتا ہے کہ یہ غیر ملکی دوی ڈیوک تھا جس نے جبکہ تواب زادہ آصف رضا کے ذریعہ مجرم حاصل کرنے کی واردات کی تھی اور تاکاہی کی صورت میں انہیں اور

ان کے ملازموں کو ہلاک کر کے نکل گیا تھا اور..... نائیگر نے جواب دیا۔  
"لانگ برڈ کلب کا نام تو تمہیں جیپ سے طاہے اور جیپ دیں موجود ہے۔ اگر یہ کاٹھ اس ڈیوک یا غیر ملکی کا ہوتا تو وہ کار میں ہوتا اور..... عمران نے کہا۔

"اس کا غیر تحریر کا انداز غیر ملکی ہے باس اس نے ہو سکتا ہے کہ وہ غیر ملکی آتے ہوئے جیپ میں بیٹھ کر آیا ہو اور واپسی اس کی کار کے ذریعے ہوئی ہو اور..... نائیگر نے کہا۔  
"کیا ہے یہ لانگ برڈ کلب اور..... عمران نے پوچھا تو جواب میں نائیگر نے اسے تفصیل بتا دی۔

"تم قہیں رکو میں خود دیں اربا ہوں اور یعنی آں..... عمران نے کہا اور دنہ بہن کو پرس کر کے اس نے باقاعدہ روم کا دروازہ کھولا اور تیری سے ڈائیکنگ ہال کی طرف بڑھ گیا۔

### ختم شد

مران سریز میں انتہائی دلچسپ اور قلمقوں سے بھروسہ ناول

## پرس کا چان

حصہ دوم  
معت — مطر کلیم ایم اے

○ کیا پر نزد اتنا اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ یا۔۔۔؟

○ ہرے نواب صاحب اور ان کے ملازموں کے قتل عام کے باوجود پر نزد اتنا قتل کے الزام سے فوجی۔ یا۔۔۔؟

○ وہ لو جب سر عبد الرحمن نے پر نزد اتنا کے ساتھ ساتھ پرانے کا چان اور اس کے سیکڑی کی گرفتاری کا بھی حکم دے دیا۔ پھر کیا ہوا۔۔۔؟

○ وہ لو جب پرانے کا چان کو سر عبد الرحمن کے ہمراپنے پر مجبور ہونا پڑا اور عمران نے بطور سیکڑی ڈم ڈم خوف کے مارے دوڑ گاہی۔ انتہائی انوکھے اور دلچسپ پیشہ سن۔

===== ایک ایسا ہاول جس کی ہر سلر قلمقوں سے بھروسہ ہے =====

☆☆☆☆☆ انتہائی دلچسپ اور بگاہد خیر بخوبی شہر ☆☆☆☆☆

- شائع ہو گیا ہے - ☆-

آج ہی اپنے قریبی بکھال سے طلب فرمائیں

يوسف برادرز - پاک گیٹ، لمان